روس و انگلستان
کا
سچا حال

جسکے مصنف

منشی محمد محفوظ علی صاحب کاکوروی ہین

بمقام لکھنؤ

باہتمام منشی احمد علی صاحب مالک اخبار آزاد

اردو پریس مین طبع ہوا

قیمت فی جلد ۸/



دیباچہ

[illegible] نے اہل روس کو اتنا [illegible] ہندوستانیون کے پہلو بہ پہلو کردیا کہ ہم لوگون پر خصوصاً اس اجنبی قوم کے طرز حکومت اور آداب معاشرت سے واقفیت حاصل کرنا فرض ہو گیا - اس فرض کے ادا کرنے پر اتفاقاً مین نے [illegible] ور سیاحون کی جمع کین جو معاملات وسط ایشیا کے مسلم الثبوت واقف کار تھے - [illegible] لوگ انگریزی نہ تھے بلکہ دیگر ممالک [illegible] تھے - ان کتابون سے [illegible] معلومات سے انتخاباً کوئی جزوی حصہ اپنے ہموطنون کے نذر کرون کیونکہ مین دیکھ رہا تھا کہ مباحث وسط ایشیا مین یہہ لوگ اکثر غلط خیالات اور توہمات مین مبتلا تھے - مین نے یہہ کتاب صرف ایک مہینے کی سیر اور تصنیف مین بعجلت تمام ختم کی اور یہہ وقت وہ تھا جب وزارت کنسرویٹو فرقے کے ہاتھ مین آچکی تھی اور سرحدی نزاعات کا طوفان بڑے جوش وخروش سے برپا تھا -

[illegible] تعلیم یافتہ [illegible] اس مختصر کتاب سے بہت کم فائدہ [illegible] سکتا ہے لیکن حالت موجودہ مین ملک کے [illegible] یہہ کتاب [illegible] خالی نہین ہے

انگریزی گورنمنٹ کی حکمت عملی پر جو خیالات لکھے گئے ہین وہ اگرچہ کوئی دقیق و جدید نہین ہین جنپر مین فخر کرسکون لیکن بہرحال ضرورت تصنیف کے مناسب ہین اور بڑی بات قابل فخر یہہ ہے کہ [illegible] تعصب سے غالباً یہہ کتاب مبرا ہے اور اسی وجہ سے یہہ سمجھنا جائز ہے کہ اگر سچ مین حق الحقیقت کوئی کرامت ہے تو یہہ کتاب بھی کچھ نہ کچھ موثر ضرور ہوگی -

البتہ اختصار کلام نے اکثر مباحث کو کسیقدر مجمل کردیا ہے لیکن اس امر مین ناظرین مجھے معاف رکھین کیونکہ مجھے ہرگز امید نہ تھی کہ میرے اکثر ہموطن زیادہ طویل و بسیط کتاب کو شوق کی نگاہ سے ختم کرسکین گے -

آخر میں مصنف کو افسوس یہہ ہے کہ تاخیر طبع نے ناظرین کتاب کے اشتیاق کو بہت کچھ ٹھی کردیا اور بہت سے خیالات رات زنون کی کثرت بحث سے غالباً ردی ہوگئے ۔

محمد مسعود علی

منیجر راج سنگاہی ضلع کھیری - ۱۹ - دسمبر ۱۸۸۵ء

روس و انگلستان کا سچا حال

روس کیا ہے!! اور ہمکو اپنے جدید ہمسایہ کے ساتھ کیسے سلوک کے لیے طیار رہنا چاہیے؟ یہہ وہ سوال اور انکی تحت مین سیکڑون سوالات ہین جو اس وقت اعلی و ادنی تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ ہندو مسلمانون کے دماغ مین گونج رہے ہین۔ پرانے مکتب کے تعلیم یافتہ اور انگلش فیشن کے دیوانخانون کے بیٹھنے والے جب اپنے یارون کے حلقے مین بیٹھتے ہین اور پولیٹکل مباحثات کی چھیڑ ہوتی ہے تو ان معصوم حضرات کی قطعی رائین اور پہر کیسے کیسے نازک مسائل پر بلاشبہہ الف لیلہ اور بوستان خیال کا مزا دے جاتی ہین۔

روس کی ادنے دہمکی مین انگلستان کا بہاگ نکلنا ایسا قطعی و یقینی امر ہے کہ اسکی نسبت تو بحث کی گنجایش ہی نہین فقط تقدیرات الٰہی پر اسکا فیصلہ ہے جسکے آثار ان حضرات کو بچشم ظاہر نظر آرہے ہین۔ البتہ چھوٹے چھوٹے درمیانی مباحث پر پنچایتی فیصلے یا عدالت خفیفہ کی ڈگریان صادر ہوتی ہین۔ ایک ہندو صاحب کسی منجمی کی پیشین گوئی سے چار برس بعد جنگ عظیم کی سند لاتے ہین۔ دوسرے متقی مسلمان روسی اور انگریزی گورنمنٹ کی باہمی جنگ سے حقیقی یعنی اسلامی سلطنت کے قائم ہونے کے امیدوار ہین۔ تیسرے صاحب کو خانسامان کے ذریعے سے معتبر طور پر یہہ دریافت ہوا ہے کہ انگلستان اور روس کے باہم دس آنے اور چھہ آنے پر صلح کی گفتگو درپیش ہے۔ چوتھے صاحب اس فیصلے پر چندان مطمئن نہین وہ فرماتے ہین کہ تین لاکھ روسی فوج ہندوستان مین ہوگی اور گورنمنٹ کی مالگذاری نصف معاف ہو جائے گی۔ یہہ اعلی درجے کے خرآنٹ اہل الرائے حضرات کی رائین ہین۔ لیکن ان حضرات اور انگریزی تعلیم یافتہ نوجوانون کے

درمیان مین ایک فرقہ اوربھی ہے جنمین سے بعض صاحبون کی رائین ہرچند اسباب ظاہر سے بالکل بیگانہ نہین ہین لیکن تاہم زیادہ تر ناواقفیت اور کسیقدر بےپروائی کی وجہ سے کبھی کبھی اونکی رائین بھی تعجب اور تماشے سے خالی نہین ہوتین پس ایسی حالت مین غالبا بےموقع نہوگا اگران دونون سوالات کے جواب مین بقدرضرورت مختصر طور پر کچھہ عرض کیا جاسے ـ

جسطرح دنیا کی تمام قومون مین اہل روس کا جنگجو سخت کوش ہونا مسلم ہے اوسی طرح سلطنت روس کی مجملی حالت پر ایک سرسری نظر کرنے سے یہہ سمجھنا بھی جائز ہے کہ اوسنے اس چھہ سات سوبرس کے زمانے مین عجیب وغریب ترقی کی لیکن اس وجہ سے کہ انسان کے افعال کو صرف تعجب اور تماشے کی نگاہ سے دیکھکر رہجانا ہمارا کام نہین ہے ہم اس ترقی کے اسباب ونتایج اور اوسکی حیثیت پر توجہ کرنا مناسب سمجھتے ہین ـ تاریخ سے سلطنت روس کی ابتدائی ترکیب یہہ معلوم ہوتی ہے کہ اصلی باشندگان روس توم سکتی یا سرتی صرف ایک وحشی قوم تہی اور گردوپیش کے اقوام گوتہہ وندال ہن وغیرہ جنہون نے مختلف اوقات مین اصل باشندون پر حملے کیے اور بعد فتح روسی خون مین ملتے گئے یہہ لوگ بھی وحشیون سے کچھہ زیادہ نہ تھے ـ سب سے آخر مین جس قوم کی آمیزش روس مین ہوئی وہ بیرحم تاتاری چنگیزخان کے ہمقوم تھے ـ اس قوم کی آمیزش نے روسی خون کو زیادہ تر پرجوش اور رنگین کردیا ـ جو قوی اثر تاتاریون کی آمیزش سے قوم مین سرایت کرگیا وہ خود پروفیسر گریگرف (ساکن شہر سینٹ پیٹرسبرگ) کے سطور ذیل سے ظاہر ہے ـ وہ لکھتے ہین کہ روس کے تمام امرا اور شہزادون اور عہدہ داران سرکاری اور تاجرون نے تنہا امور خارجی ـ لباس ـ وضع اور عادات ہی مین تاتاریون کی تقلید نہین کی بلکہ دنیا بسر کرنے مین تنہا اونکے محسوسات ـ خیالات اور جذبات تمام تر امور مین اہل روس تاتاریت کے مغلوب اور مقلد ہوگئے تھے ...... سلطنت ماسکو کے کل زمانے مین یہانتک کہ خود پیٹر اعظم کے عہد تک روسی زارون کے قواعد حکومت وانتظام ہرطرح پر تاتاری تھے اور جبتک تاتاریت سے کماحقہ واقفیت حاصل نہو روسی تاریخ کا واقعی

طور پر سمجھنا اور اندازہ کرنا ممکن ہے" پس روس کی تمام تاریخ پر نظر کرنے سے یہ امر نہایت واضح طور پر ثابت ہے کہ اہل روس کو جنگ اور نتایج جنگ - قتل عام - آتش زنی وغیرہ افعال سفاکی و بیرحمی سے ہمیشہ ایک مناسبت خداداد حاصل رہی اور مسلسل لڑائیوں کی وجہ سے بالخصوص تاتاریوں کی آمیزش سے اہل روس سخت جفاکشی اور محنت کے عادی ہو گئے -

دنیا کا ایک بڑا مشہور مورخ اور سیاح ہیروڈوٹس قدیم روسی باشندون کے حالات مین لکھتا ہے کہ "وہ لوگ اپنے دشمن کا خون پیتے تھے - دشمن کی کھال اپنی پوشش کے واسطے بناتے تھے - دشمن کی کھوپڑی آبخورے کے طور پر استعمال مین لاتے تھے اور تلوار کے سایے مین خدائے جنگ کی پرستش کرتے تھے" لیکن ہم اگلے وقتون کی تاریخ سے کسی موجودہ اور ترقی طلب قوم کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرنا پسند نہین کرتے بلکہ اسی اونیسوین صدی کے واقعات پولنڈ پر نظر کرتے ہین -

پولنڈ یورپ مین ایشیا کے مغربی جنوبی گوشے مین ایک چھوٹی سی خودمختار حکومت تھی جسمین تخت نشینی کا قاعدہ بطور انتخاب کے جاری تھا اور سلطنت روس اور پولنڈ کے باہم برادرانہ قرابت بھی تھی - شاہنشاہ نکلس نے اس صوبے کا جزو اعظم اپنی حکومت مین زبردستی شریک کر لیا - اس وجہ سے کہ باشندگان پولنڈ قومی عزت اور قومی محبت کے دیوانے تھے اس قدرتی جوش کو مٹانے مین جو وحشیانہ مظالم اور حیوانی حرکات اسی اونیسوین صدی مین غریب وطن دوست اہل پولنڈ کے ساتھ روسیون نے برتے ہین وہ غالباً دنیا کی تاریخ مین ہمیشہ کے لیے داغ ملامت ہین - پولنڈ کی قوم کشی مین ایک مورخ لکھتا ہے کہ "جسوقت ایک حصہ روسی فوج کا تعلقہ ایم فیخ (واقع پولنڈ) مین زخمیون کے جلانے مین مصروف تھا جنرل بینوکن نے دوسرا حصہ قصبۂ شمیاٹک کی جانب روانہ کیا - موقع پر پہونچکر جنرل مذکور نے روسی زبان مین اپنی فوج کو "پگولت" (تفریح) کا حکم دیا - لفظ پگولت مین شراب خواری - قتل - غارت - زنا بالجبر - قتل معذورین شامل ہین - بلفظ تفریح فوج کو آتش زنی کا حکم ہوا - کاسک (قزاق) آمادہ تعمیل تھے فوراً قصبے مین منتشر ہو گئے اور

ہر شخص نے آگ لگانا شروع کی - تہوڑی دیر مین کل قصبہ شعلۂ آتش تہا - اس قصبے کی گنجان آبادی پر جو کچہہ گذر گئی اوسکا بیان مشکل ہے - اوس اضطراب کی حالت مین تہیاردن کی کہڑک - وحشی کاسکون کی غارتگری کا غل - آگ کے اون خوفناک شعلون مین اونکی اچہل کود کرتے ہوئے مکانات کی اڑاڑ اڑا دہڑ یم اوازین - اپنے مال ومتاع کے جلنے پر جسکی حفاظت کا اختیار بہی نہ تہا اہل قصبہ کا نالہ و فریاد - عورتون اور بچّون کا بیقرار ہو ہو کر بلکنا اور اوس بے پناہ آگ مین جلنا ایسی ہیبت انگیز حکایت ہے جسکے سُننے سے انسان کے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین" - تنہا اس چہوٹے سے قصبے مین تین سو گہر سے زائد تہے جو جلکر خاک ہو گئے - اسی طرح بہت سے قصبات و دیہات مثلاً سگرد - بپکو - لوکا وکا وغیرہ کے نشانات قطعاً دُنیا کے پردے سے مٹا دیئے گئے اور بوڑہے - بابے - عورتین قتل ہوئین - سیکڑون زخمی جلائے گئے - سیکڑون کے بند سے بند جُدا کیے گئے - مورخین کا بیان ہے کہ پولنڈ کے صرف سنہ ۱۸۶۳ و ۱۸۶۴ء کے ہنگامے مین دس ہزار آدمی مقابلے مین کام آئے نو ہزار قید کیے گئے اور بارہ ہزار زن و مرد مختلف سن و سال کے جان سے مارے گئے - لیکن کل مقتولین کی تعداد پچاشی ہزار سے اور مقیدین کی ایک لاکہہ سے کم نہو گی -

پولنڈ کے قیدی جو سیبریا کو بہیجے گئے اونکی راہ کی اذیتین - قیدخانون کی عجیب و غریب تکلیفات اور مریض قیدیون کے شفاخانون کے حالات اس قابل نہین ہین کہ انسان اونکے بیان کرنے کی جرءت کرے -

لیکن ان مظالم مین زیادہ تر قابل نفرت اہل پولنڈ کی عورات کی بیعزتی ہے - ایک مورخ لکہتا ہے کہ "مستقومی حکام اور شخصون کے سوا باقاعدہ زنا بالجبر کے بڑے مشاق ہین ...... جہان کوئی معزز دار چہوکری خادمہ ہو یا بیوی سامنے آئی بس وہ نظر چڑہ گئی - پہر چاہے وہ کسی رتبے کی ہو - اوس لڑکی کے رشتہ دار کو قید خانے بہیجے گئے اور لڑکی اظہار لینے کے حیلے سے بلائی گئی اور اکثر وہین بیعزت کی گئی ان عورتون سے ابتدائی تحریک ولدہی اور تالیف کے ساتھ کیجاتی تہی اور اکثر اس

۱؎ بشمول دیگر اضلاع پولنڈ خارج از سلطنت روس -

بیعزتی کے خوف سے تہا ہین اونکے اعزا کی رہائی کا وعدہ ہوتا تہا.... چنانچہ لفٹنٹ گسٹ نے
ایک امیرزادے کی چھوکری کے ساتھہ جسکی عمر کل پندرہ برس کی تہی علانیہ ایسا فعل کیا
اور اوسوقت وہ خواہش نفسانی مین ایسا چور تہا کہ جب اوس لڑکی نے اپنی حفاظت مین
ہاتھہ پانون مارنا شروع کیے تو اوسنے دانتون سے اوسکے رخسارے کی ایک بوٹی اوتارلی
اگر تالیف اور تہدید سے کام نہین چلتا تہا تو کاسک بلائے جاتے تہے اور اونکی مدد
سے کارروائی کی جاتی تہی"

ان مہذب مظالم مین لفٹنٹ گسٹ - وان آف - ڈیمی ٹریف وغیرہ بڑے نامور
تہے - ان افسرون کے سامنے سے جوان عورتین بہاگتی تہین اور جہان ممکن ہوتا تہا
چھپ رہتی تہین اور اکثر یہ عورتین خودکشی کرلیتی تہین -

انہین دردانگیز حالات کے متعلق تاریخ لیتہوانیا کا ایک مورخ لکہتا ہے
کہ "ان مظلوم عورتون مین بعض کو مین بذات خود جانتا ہون - ان لوگون نے اپنی
بستر پرسے یا نزع کی حالتون مین اکثر اپنی بدنصیبی کے حالات مجہسے بیان کیے
یعنے کاسکون کے ذریعے سے وہ کیونکر گرفتار ہوئین - گہرون سے مسقوی افسرون
کے روبرو کیسے حاضر کی گئین کسطرح اونکو اذیتین دی گئین اور کیونکر اونہون نے
مقابلہ کیا اور آخرکار تہک تہکا کر کسطرح بیعزت ہوئین - مین نے ہرچند اونکی مصیبت
کو سبک کیا اور اونکے خیالات کے بلند کرنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف موت
کی خواہشمند رہین - بیعزتی کے صدمے مین وہ زندہ نہ رہ سکین اور جلد اون کا
خاتمہ ہوگیا" -

یہی مورخ لکہتا ہے کہ "مین ایک عورت کو اوسکے بچپن سے جانتا تہا جسنے بہی زنا بالجبر
کے صدمے سے خودکشی کی اس عورت نے قبل وفات حسب ذیل ایک دردانگیز تحریر لکہی" -
میرے مرنے کا زمانہ بہت قریب ہے لیکن مین مسقوی کی مان بننا نہین چاہتی ہون -
اس وقت دو مختلف حالتین میرے پیش نظر ہین - اپنے بچّے کی محبت کا داغ
بہلا دینا نہایت شاق ہے لیکن بچہ وہ ہے جو میری بیعزتی کا زندہ یادگار ہے -

مین محبت و نفرت کی ان دو حالتون کو اپنے دل مین یکجا نہین کرسکتی اور میرا سراوسکے تصور مین پھرا جاتا ہے اور زندگی دو بھر نظر آتی ہے - میری موت سے جو صدمہ آپ لوگونکو پہونچے اوسمین مجھے معذور سمجھیے اور اوس صدمے کو دل سے بھلا دیجیے - قادر مطلق ہمارے باپ دادا کے ملک پر رحم فرمائیے!

عورتون کے بیعزت کرنے کا ایک طریقہ اور بھی تھا جو روسی افسرون نے اختیار کیا اور اونکو خوب ہی پھلایا یعنے اکثر شریف عورتون پر یہہ لوگ پیشہ وری کا الزام قائم کرکے اونکا نام درج رجسٹر کرتے تھے اور جب دکھائی کے لیے اونکی طلبی ہوتی تھی تو منمانی رشوتین لیتے تھے -

لیکن انہین مظالم پر اہل روس نے اکتفا نہین کی بلکہ پولنڈ کی بکثرت رومن کیتھولک عبادت گاہون کو مسمار کر ڈالا - سیکڑون رومن کیتھولک پادریون کو پھانسیان دین سیکڑون کو جلاوطن کیا اور اکثر غریب کسانون پر یونانی چرچ اختیار کرنے کے لیے سخت بدعتین کین اور اگر رضامندی مین کچھہ بھی تامل ہوا تو وہ جان سے مارے گئے -

۳ - جولائی ۱۸۳۲ء کو ایک زمانے مین جب اہل پولنڈ پر بقاعدہ احکام اور مظالم کی بوچھار تھی - لارڈ پامرسٹن وزیر اعظم انگلستان نے ان غریبون کی سفارش تخفیف عذاب مین لارڈ ڈرہم سفیر متعینہ سینٹ پیٹرسبرگ کو ایک تحریر لکھی تھی جسکا انتخاب ہم ذیل مین درج کرتے ہین - وہ لکھتے ہین کہ "پولنڈ کے مروجہ* رنگون کی تبدیلی - قوانین عام مین روسی زبان کی قید - قومی کتب خانون کا خلاف شرائط ہبہ پولنڈ کے باہر لیجانا مدراس تعلیم وغیرہ کا بند کرنا - تعلیم کے حیلے سے بکثرت بچون کا روس مین بھیجنا - پورے پورے خاندانون کا روس کی جانب جلاے وطن کرنا - کثرت اور سختی کے ساتھہ فوج کی بھرتی - پولنڈ مین بے انتہا اہل روس کا تقرر - قومی گرجا مین اون کی دست اندازی ان تمام احکام کا منشاء صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ بالارادہ اہل پولنڈ کا قومی انتظام معدوم کیا جاے اور رفتہ رفتہ وہ بالکل روسی بنا دیے جائین -

اوس کے بعد لارڈ پامرسٹن نے ان احکام کے ناقابل عمل اور باعث ترقی ظلم ہونے کا

* پولنڈ کے قومی مروجہ رنگون کا استعمال پوشاک مین منع تھا -

تذکرہ کیا ہے اور یہہ درخواست کی ہے کہ اگر یہہ امور صحیح ہین تو ہماری گورنمنٹ کی جانب سے دوستانہ نہایت تمنا کے ساتھہ خواہش کیجاے کہ گورنمنٹ روس اس طرز حکومت کو کسیقدر نرم اور معتدل کردے۔ اس پیغام کا جواب نہایت معصومیت کے سلتہہ یہہ دیا گیا کہ یہ تمام اخبار پریشان شہنشاہ پر محض بہتان ہین۔

ہنوز اس غلط جواب کی روشنائی بہی خشک نہوئی تہی کہ ستمبر ۱۸۳۲ع کو افسران پولیس کے نام حسب ذیل سرکلر اہل پولنڈ کے خارج البلد کرنے کی نسبت جاری ہوا۔

"ضلع کیمینک سے ڈیڑہ سو خاندان لینا چاہیے۔ پرا سکروسے پچاس۔ لیچپوسی ایک سو وغیرہ وغیرہ..... اونہین شرفا کا انتخاب کرو جو صاحب خاندان اور مالکان آراضی اور زمیندار ہین یا وہ لوگ جو قصبات مین سکونت رکھتے ہین۔ اون لوگون سے ابتدا کرو جو بغاوت مین شریک ہوئے اور جنکا طرز زندگی مشتبہ ہے"۔

اس واقعے کے بعد لوسی مہینے مین مقام پوڈولیا کے لوگون نے شاہنشاہ کی خدمت مین ایک عرضداشت پیش کی جسکا انتخاب درج ذیل ہے۔

"آپنے روسی بہائی بندون کی طرح ہملوگون کی زبان بہی ایک جداگانہ زبان ہے وہ ہمارے حافظے مین بسی ہے اور صدیون سے ہم وہی زبان بولتے تہے۔ حضور کے بندگون نے اپنی کرورون دیگر رعایا کے مثل ہماری زبان کو بہی برقرار رکہا۔ باہمی معاشرت مین ہم اس وجہ سے اوسکو ترک نہین کر سکتے کہ ہمارے تمام معاہدات۔ اقرارنامجات اور کل تمسکات اسی زبان مین لکہے ہین۔ حضور نے خانقاہون کا بند کرنا اونکی جایداد ونکا ضبط ہوجانا مناسب خیال فرمایا لیکن انہین خانقاہون سے ہادی اور واعظ نکلتے تہے جنکی اب قوم کو بڑی ضرورت ہے۔ اگر مذہب کی پشتی نہ رہی تو ہم لوگون کے اخلاق اس قومی تنزل اور انقلاب کی حالت مین سخت خطرے مین پڑ جائینگے۔ ہم لوگ دست بستہ عرض کرتے ہین کہ حضور ان مخوف خرابیون کو دفع فرمائین۔ حضور یہہ بہی حکم دین کہ کوئی شخص مقدمہ سرودست ممالک مین خارج البلد نہ کیا جاے۔ ہر غریب سا غریب آدمی جو جاندار ہے زمین کے اوسی گوشے کو پسند کرتا ہے جسمین اوسکی پہلے آنکہہ کہلی ہو۔ اس

عبودیت نامے کی تعمیم جسکی تحریر مین بے انتہا خاندانون کے آنسو شریک ہین ہملوگون کو جرأت لاتی ہی کہ اپنی فریاد سے حضور کے رحم کو جنبش دین۔

اگست ۱۸۳۱ء[2] کو چھ برس کامل کے سکوت مین مظلوم اور دلشکستہ اہل پولنڈ کے قدیم ناسورون کا اندمال ذیل کے نہایت نرم حکم سے فرمایا گیا۔

۱۔ شہری اور قصباتی باشندگان پولنڈ کو اطلاع دیجاتی ہی کہ وہ آیندہ سے وارشا[1] اور کراکو کا قومی لباس نہ پہنین اسی وجہ سے جوگوشیہ گلنار ٹوپی۔ پرطاوس۔ چرا اوڈاب کا استعمال ممنوع کیا گیا اور نیلا۔ قرمزی اور سفید رنگ بھی منع ہوا۔ آخری رنگ کا استعمال صرف کرتون۔ دستی رومالون اور جانگھیون مین جائز ہے۔

۲۔ روس کا بھورا لباس آیندہ سے لباس قرار دیاجاتا ہے لیکن مستورات سبز اور سرخ بھی پہن سکتی ہین۔

۳۔ چونکہ روسی لباس نہایت کم قیمت ہے۔ لہذا حاکم صدر ایسی دو دکانون کے کھلنے کا بندوبست کردیگا جنمین روسی لباس غربا کو کم قیمت پر میسر آسکے۔

۴۔ جو لوگ فوراً اس حکم کی تعمیل کرینگے اونکو ایک سکہ روبل انعام دیا جائیگا اور حالت تاخیر مین سزا سے تازیانہ اور حالت انکار مین دونی سزا دیجائیگی

ایک عیسائی مورخ ترکون کے ان مظالم کا جنپر عیسائی دنیا مین نہایت زور شور سے واویلا ہو رہا ہی روسی مظالم کے ساتھ اسطرح مقابلہ کرتا ہی۔ وہ لکھتا ہی کہ ترک تعلیم کے دشمن نہین ہین۔ اونہون نے کوئی دار العلم کسی صوبے کا اپنی حکومت مین بند نہین کیا لیکن برخلاف اسکے روس نے پولنڈ اور لتھوا ینیا کے تمام کتب خانے اور اعلے درجے کے مدرسے بند کردیئے۔ اس سے پہلے پولنڈ مین سات دار العلم تھے لیکن اب صرف دو باقی ہین اور وہ بھی حکومت اسٹریا مین۔ ترک باشندگان سرویا و بلگیریا کو ترکی زبان بولنے پر مجبور نہین کرتے لیکن روس اہل پولنڈ کو پولش زبان بولنے سے روکتے ہین۔ یہہ لوگ اگر اپنی مادری زبان بولتے ہین تو اونپر سخت جرمانہ ہوتا ہے۔ ۔ ۔ شخصی آزادی۔ آزادی مطبع۔ آزادی تقریر یہہ اسطرح کی چیزین ہین جنکا وجود ہی شاہنشاہ زار کی

[1] وارسا اور کراکو پولنڈ کے دو بڑے شہر

[2] ۱۸۳۱ء مین یہہ حکم شہنشاہ نکلس نے صادر کیا

حکومت مین مطلق نہین ہے - دنیا مین ہر شخص کسی حکومت مین ہو یہان تک کہ قیدخانے مین بھی روس سے زیادہ آزاد ہے جسقدر اہل پولنڈ اپنے خاص گہرون مین - ترکی باشی بزوقون نے حال کی صدی مین صرف چند ہزار اہل بلگریا کو قتل کیا لیکن روسی باشی بزوقون نے اسی صدی مین کم سے کم دس لاکہہ[1] اہل پولنڈ مارے ..... ترکی باشی بزوق ایک بیقاعدہ فوجی فرقہ ہے لیکن روسی باقاعدہ سپاہی اور روس کے حکام ہین - اصلی مظالم جو بلگریا مین واقع ہوئے وہ بوجہہ ایک جوش کے ہوئے جو عام بغاوت کے خوف مین پیدا ہو گیا تہا لیکن روسیون نے یہہ مظالم امن کی حالت مین باقاعدہ طور پر نہایت سہولت کے ساتہہ جاری رکھے

"روس کا ایک مشہور اخبار "ثابت" اہل بلگریا کے مظالم کے تذکرے مین لکہتا ہے "وہ روسی گورنمنٹ جو جبر سے پانون تک اہل پولنڈ کے خون مین نہائی ہوئی ہے (اہل بلغاریا کے ساتھہ) برادرانہ اخوت کی مدعی ہے - وہ جلاد جنہون نے اہل پولنڈ - اہل قاف کی زبانین کاٹ لین - جنہون نے غیر ملک کی آبادی کو اپنی حکومت مین ایسا تباہ کر دیا کہ اسکے مقابلے مین ہرزیگونیا کے راجہ کی حالت فی الواقع حسد کے قابل ہے - یہہ حضرات ہین جو قومی ہمدردی کے اصول بگہار رہے ہین! وہ لوگ ہین جو یونی ئیرین[2] فرقے کو صرف اس وجہ سے سزا دہ کر رہے ہین کہ وہ اپنے باپ دادا کے طریقے پر عبادت کرنیکے خواہشمند ہین - اونکے معبدون کو مسمار کر رہے ہین - پولنڈ کے رومن کیتہولک فرقے کو آج تک سزائین دے رہے ہین - اونکے پیشوایان مذہب کو پہانسیان دیتے ہین یہہ حضرات ہین جو عیسائیت کے مدعی ہین"

۱۸۶۳ء کے ہنگامہ پولنڈ مین خود شاہنشاہ سکندر ثانی نے اپنی زبان مبارک سے [illegible] یوروپ کی دست اندازی کے تذکرے مین ارشاد فرمایا تہا کہ اگر کبہی مجہے پولنڈ [illegible] پر مجبور ہونا پڑا تو یورپ کو بغیر اہل پولنڈ کے صرف پولنڈ کی زمین ہاتہہ لگے گی" یہہ فقرے [illegible] احکام ہین جو ایک غاصب بادشاہ کی زبانی اس انیسوین صدی کے دوران مین ہم لوگ سن رہے ہین!!

[1] علاداری شہنشاہ مین بشمول کل ممالک پولنڈ

[2] عیسائیون کا ایک مذہبی فرقہ

اگر پولنڈ کے واقعات سے قطع نظر کیجائے تو سرکیشیا و لیتھوانیا مین بھی انھین مظالم کی بھرمار ہی۔ ایک سلطنت ٹرکی سے اسی ۱۹ وینوین صدی مین بکثرت لڑائیان ہوئین اور اگر سامان جنگ اور جنگ کے خمیازون پر غور کیجئے تو یہہ امر بلا مبالغہ صحیح ہے کہ روسی سلطنت کو اس آخری صدی مین صرف ٹرکی کی لڑائیون سے دم مارنے کی مہلت نہین ملی۔ مین ان لڑائیون مین سے آخر واقعی جنگ کی حالت پر ناظرین کو توجہ دلاتا ہون جسکے مفصل واقعات بعض لوگون کے حافظے مین ہنوز موجود ہونگے۔ یعنی ۱۸۷۷ء اور ۱۸۷۸ء کی لڑائی۔ اس لڑائی کے بعض ایسے واقعات کا تذکرہ اس موقعہ پر مناسب ہے جو بے طرفدار لوگون نے ذاتی تحقیقات سے قلمبند کئے ہین یا سرکاری ذریعون سے اونکی تصدیق ہوئی ہے۔

۱۲ اگست کو ٹیمس کا ایک بحری کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ مقام ہین بالی مین رستے سے ذرا ہٹ کر گیند کے فاصلے پر مین نے دیکھا کہ ایکسو بیس لاشین مرے پڑے ہین جنکو اہل بلگریا و کاسکون نے نہایت بیرحمی سے قتل کیا ہے۔ مقتولین مین زیادہ عورتین تھین۔ انھین سے ایک نہایت حسین اور جوان تھی اور یہہ مری ہوئی تالاب مین ننگی پڑی تھی۔ باقی لاشین جھاڑیون مین پڑی تہین۔ پیچھے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ بہت سے خاندانون کو بچون سمیت مار کر ایک کوئین مین جھونک دیا تھا۔ ان لوگون کی عمارات اور عمدہ کارچوبی پوشاکون سے یہہ معلوم ہوتا تھا کہ غالباً یہہ لوگ معزز اور امیر تھے۔ ایک مکان مین عورتین اور جوان لڑکیان بند کردی گئین اور وہ دس روز تک برابر اہل بلگریا اور کاسکون کی زیر مشق رہین۔

ایک بوڑھی عورت کی زبانی جو ہین بروس مین رہتی ہی مجھے دریافت ہوا کہ بعد کو اوس گھر مین آگ لگا دی گئی اور بیشمار عورتین جلکر مرگئین۔ جسوقت ٹرکی فوج کی آمد آمد کی خبر لوگون نے بازار مین معلوم ہوئی فوراً وہ لوگ تین برس سے تیس تک کے کل بچون اور عورتون کو لیکر بلقان مین بھاگ گئے۔ اسی اخبار کا ایک کارسپانڈنٹ ۳۰ جولائی کو اڈریانوپل سے لکھتا ہے کہ احمد پاشا کے گھر مین دو عورتین میری نظر سے گذرین جنکو اہل بلگریا نے زخمی کیا تھا۔ دو سال کی کائنات کا ایک بچہ تھا جسکو نیزے سے کسی کاسک نے مار ڈالا تھا اور ٹانگ گولی کے زخم سے جیتھڑے ہو گئی تھی۔

ڈیلی ٹیلیگراف کے کارسپانڈنٹ نے مقام بنی زیغرا سے اطلاع دی کہ بعد قبضہ اہل روس اس مقام کی جو خوفناک حالت ہو گئی ہے اوسپر نظر کرنا بھی مشکل ہے۔ تمام ملک ایک مرگھٹ یا ویرانہ ہو گیا ہے جانور اوس سبزے کی تلاش مین جو جلنے سے جا بجا بچ رہا ہے اپنے مالکون کی لاشون پر پڑے پھرتے ہین لیکن جو لوگ جانسے بچ رہے ہین اور نیز جو ظالم روسی ہاتھون سے ہوئے ہین وہ ایسے دردانگیز ہین کہ اونکا تصور بھی مشکل ہے۔ مجھے بھاگنے والون مین اکثرون سے بات چیت کی نوبت آئی علی الخصوص بعض یہودی خاندانون سے جنکو حملہ آورون نے بھگایا تھا جو لوگ اسکی زیغرا سے بھاگے ہین وہ بیان کرتے ہین کہ اوس ضلعے مین کوئی عورت کوئی چھوکری نہین بچی جسکو اہل بلگریا اور جنرل گرکو کے کامکون نے سخت بیرحمی سے بعزت نکیا ہو" لیکن مسٹر آرچی بالڈ فاربس نے رسالہ نینٹینتھ سنچری[۱] مین جو ایک مختصر حکایت اسی مقام کی لکھی ہے وہ اس سے بھی زیادہ عبرت انگیز ہو۔ اونہون نے لکھا ہو کہ ایک یہودی قوم کی لڑکی اسکی بہنین ایک ذلیل بلگریا والے کے ہاتھ سے اپنے زخمی باپ کے روبرو بعزت کی گئین!!۔

کرنیل اوبرتھوک ایک معزز انگریزی عہدہ دار نے ۲۳ جولائی کو شملے* سے اپنے احباب کو لنڈن مین یہہ اطلاع دی کہ دو دن کل بعض مصیبت زدہ مسلمان بھاگنے والون سے ملا اور ونکو مدد دی مین نے اٹھارہ عورتین ۷ مرد ۶ بچے فوجی اسپتال مین زخمی پائے۔ غضب ہے کہ لاوارث عورتین تلوار اور برچھی کے زخمون سے چور پڑی کراہ رہی ہین اور اوس سے ستم یہہ ہے کہ سات آٹھ برس کی لڑکیان اور اسی سن کے لڑکے اور کل نو مہینے کا ایک معصوم بچہ سب اسی طرح کے زخمی ہین — یہہ حرکات اہل روس سے بہ اتفاقاً کسی جوش غضب کی حالت مین صادر نہین ہوئے بلکہ فوج نے رستے مین (بشغلے کے طور پر) یہہ افعال بیگناہ عورتون اور بچون کے ساتھ کیے"

اسٹینڈرڈ کا کارسپانڈنٹ لکھتا ہے کہ قزنلک مین یہودیون پر بغیر ظلم ہوا کہ چھانٹ چھانٹ کر خوشحال یہودیون سے کل نقد روپیہ جو اونکے پاس تھا چھین لیا گیا اسکے بعد عورتون اور لڑکیون کا زیور طلب ہوا — ہنوز تعمیل کی نوبت نہ پہونچی تھی کہ ظالمون نے بیبا عورتون کے مجمع مین گھسکر زبردستی ہاتھ گلے کا سارا زیور نوچنا شروع کیا اور اکثرونکو

[۱] اونیسوین صدی نام ایک ماہوار رسالے کا ہے

* شملہ واقع ترکی

عجلت اور طمع مین مار ڈالا۔ اس واقعے کے پہر تیسرے روز یعنی اتوار کے دن جو زبردستیان اون کی بیرحمیان زن و مرد کے ساتھہ کی گئی ہین اونکی تفصیل مشکل ہے ۔ مختصر یہہ ہے کہ شام تک نو سو یہودیون مین آدہے باقی رہگئے تہے ۔ رات کا حال اس سے زیادہ مصیبت خیز تہا کاسکون نے شراب پی اور نہایت بیرحمی سے قتل شروع ہوا ۔ آہنی کہرون کی سیخون مین عورتین چہیدی گئین اور بچے نیزون سے چہید کر یہودی معبدون کے دروازون اور نشست گاہون پر جڑ دیئے گئے" !!

ٹرکی مصیبت زدون کے لیئے جو جلسہ ٹرکی مین قائم ہوا تہا اوسکے افسر نے اپنی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مقام آقلنڈی مین اوسنے دو سو بارہ بیوہ اور یتیمون کی مدد کی جنکے رشتہ دار ان ذکور کو اہل بلگریا نے قتل کر ڈالا تہا ۔ وہ لکہتا ہے کہ "مجہے لوگ ان غریبون کے مقتل پر لے گئے اور مین نے تہوڑی سی چوتہائی ایکڑ زمین مین پچہتر لاشین پڑی دیکہین ۔ اہل بلگریا کو کاسکون نے قتل کا حکم دیا اور آخر تک خود موجود رہے ۔ موضع مفلس مین ہرمن بغارز کے متصل مین نے ڈیڑہ سو عورتون اور بچون کی مدد کی ۔۔۔۔ اس مقام کے کل مقتولین عورتین اور بچے تہے اور سو کے قریب وہ تہے جو گاؤن سے علاوہ چند گہنٹون کی راہ پر بلقان کی گہاٹیون مین قتل ہوئے تہے ۔ یہہ غریب عورتین اور بچے پہاڑ دمین پہونچائے گئے اور انمین سے بعض عورتین قتل کرنے سے پہلے بیعزت کی گئین" ۔

جب ان مظالم کے طوفان نے زیادہ ترقی کی تو گورنمنٹ عثمانیہ نے سلطنت ہائے یورپ کو مختلف ذریعون سے اسکی اطلاع دی چنانچہ ۱۲ ۔ جولائی ۱۸۷۷ء کو سفیر متعینہ پیرس کو حسب ذیل اطلاع ملی ۔

"۷ ۔ جولائی کو روسی فوج مواضع کشتینا و ربلودن مین پہونچی اور اوسنے مسلمانون سے ہتہیار رکہوالیئے اور اہل بلگریا کو وہی ہتہیار تقسیم کیئے گئے ۔ اہل بلگریا نے حسب سابق مسلمانون کے ساتھہ یہہ سلوک کیا کہ اونکے مرد عورتین اور بچے سب قتل کر ڈالے اور گہر جلا دیئے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل روس کی غرض صرف یہہ ہے کہ راہ مین جتنے مسلمان ملین اونکو تہ تیغ کرین ۔ پس ہمارے بدنصیب ہم مذہب ایسے دشمن کے ہاتہ سے

سخت بیرحم اور خطرناک سلوک برداشت کرینگے جنسے اپنے آپ کو حقوق انسانیت
وسیلی اور ہماری کل رعایا کا بے طرفدار محافظ قرار دیا ہے - ہمکو یقین ہے کہ ان
مظالم کی شہرت سے یورپ کو غیرت اور غصہ ضرور معلوم ہوگا اور اوسپر ان امور
کا سخت اثر ہوگا"-

۲۳ - جولائی کو سلطنت عثمانیہ نے پھر اس مضمون کی خبر دی کہ روسی و اہل بلگریا
کے جن مظالم کی ہمنے سابق مین اطلاع دی ہے اونکی تصدیق ایک تاربرقی سے ہوگئی
جو گورنر ٹرنووا نے وزیر اعظم ترکی کو دیا تہا - ایک مسجد مین آگ لگائی گئی جسمین ساکنان
تیامسی کینی نے پناہ لی تہی اور وہ سب کے سب زندہ جلائے گئے - مقتول مسلمانون
اور جلے ہوئے مکانون کی ایک فہرست دیگئی ہے جسمین کئی سو عورتین بہی شریک
ہین اور یہہ اون دیہات کے متعلق ہے جنمین غنیم کا داخلہ ہوا - یہہ کہا جاتا ہے کہ بعض
مقامات مین ایک مسلمان بہی زندہ نہین بچا - چونکہ مقامات کے نام بہی لکہے ہین لہذا
ظاہری حالت صحت کی ایسی ہے کہ اوس سے انکار مشکل ہے - بعض مقامات گاؤن
کے گاؤن جلا دیے گئے اور اگر لوگون نے بہاگنے کا قصد کیا تو وہ زبردستی آگ مین جہونکے گئے -

مسٹر لیرڈ انگریزون کے سفیر متعینہ قسطنطنیہ نے ۲۴ - جولائی کو ایک
مراسلہ ارل آف ڈربی وزیر دول خارجہ انگلستان کو لکہا تہا جسمین اونہون نے ان
مظالم کی تصدیق کی ہے - اونہون نے لکہا ہے کہ اہل روس اور بلگریا کی کارروائیون نے
بلگریا اور رومیلیا کے مسلمانون کے ذہن نشین کر دیا ہے کہ روس کی مرضی صرف یہہ ہے
کہ تلوار کے زور سے مسلمانون کا خاتمہ کرنے یا اونکو ملک سے نکال دے - مسٹر لیرڈ
نے یہہ بہی لکہا کہ سلطان کی آرزو یہہ ہے کہ انگریزی گورنمنٹ اپنے دباؤ سے اوسکو
ایسے مظالم کے روکنے پر مجبور کرے -

اسوجہ سے کہ سلسلہ ریلڈ و نائپ اوسکی قرب و جوار کی مظلوم باشندے محض آوارہ اور خانہ بدوش ہوگئے تہے اور اہل بلگریا
کے مظالم سے اونکو اپنے اصلی وطن کیطرف رخ کرنیکی جرأت باقی نہ تہی سلطنتہاے یورپ نے تحقیقات
حال کے لئے بالفرض عقبا بالاتفاق ایک کمیشن مقرر کیا جسمین تمام سلطنتہاے یورپ کے

وکیل شریک تھے ـ اہل روس اس تحقیقات کے مخالف تھے اور اونہون نے کوئی دقیقہ کمیشن کی کارروائی مین ہرج ڈالنے اور شہادت کے دبانے کا اوٹھا نہین رکھا لیکن کمیشن نے اپنی کارروائی بلا تردد و توقف جاری رکھی ـ جو اہتمام کمیشن مذکور نے اس تحقیقات مین کیا ہے وہ خود اون کے الفاظ سے ظاہر ہے ـ وہ لکھتے ہین "ہمنے ایک مہینے کے قریب تک یہ کام کیا ـ اس عرصے مین ہمنے بلا توقف دسکون بہت سے اضلاع جنکی آب وہوا خراب تھی اور بہت سے دشوار گذار کوہستانی ممالک طے کیے اور دریاؤن و نہرون مین بارش کی کثرت اور جیٹھ بیساکھ کی دھوپ یا عالالت طبیعت کی وجہ سے جو تمام کمیشن پر یکسان موثر تھی اپنی متواتر اور مسلسل کارروائیون سے جاری رکھنے مین گھڑی بھر کی تاخیر نہین کی تاہم ہماری محنت بخوبی وصول ہے اگر وہ ان مصیبت زدہ لوگون کی مدد دہی مین جنکی تکلیفات ایسی بیحد رہی ہین کچھ بھی کام آئے"

شہادت جو اس کمیشن کے روبرو پیش ہو کر قلمبند ہوئی وہ عام طور پر اس مضمون کی تھی کہ بوڑھے ـ عورتین اور بچے بیگناہ قتل کیے گئے ـ گاؤن پر حملے اور آتش زنیان ہوئین اور بکثرت عورتین اور بچے آگ کے شعلون مین فنا ہو گئے ـ خالی مکانات جلا کر تباہ کیے گئے اور بہت سے غریب بپاتیون کو واپسی کی ترغیب دیکر ہتھیار اونسے چھینے گئے اور روسیون کے ہاتھ پر وہ بے موت قتل ہوئے ـ خوفناک اذیتین دیگئین اور بکثرت عورتین اور لڑکیان بری طرح بعزت کی گئین"

ایک مہینے کی کامل تحقیقات مین جو مطول رپورٹ اس کمیشن نے کیا ہے اوسکے بعض فقرات ہم ذیل مین بطور انتخاب ہدیۂ ناظرین کرتے ہین مقام زنتن کی تحقیقات مین جہان کمیشن نے مفرورین کی نسبت یہ تجویز کیا ہے کہ وہ سب کے سب مسلمان تھے اور سب بلگریا اور رومیلیا سے روسی فوجی کارروائی کی وجہ سے بھاگ آئے تھے وہ لکھتے ہین کہ "ان لوگون کے فرار کا زمانہ ہمیشہ وہی ثابت ہوا ہے جبکہ روسی فوج قریب پہونچی

ملہ کیسلس ہسٹری آف رشو ٹرکش وار ـ ملہ ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی تھے ـ

یا اوس مقام مین داخل ہوگئی - مفرورین مین بعض لوگ قتل - غارت - آتش زدنی اور جبر سے تو قبل کے
بھاگے جنکا اونہون نے اپنی آنکھ سے مشاہدہ کیا یا بالذات اوسمین مبتلا ہوئے اور بعضون کو فقط ہمسایون
ہم مذہبون کے مصائب اور مظالم دیکھکر ایک وحشت سی سوار ہوگئی - اس شہادت سے کہ وہ
جو ہزارون آدمیون کی زبانی ہمکو پہونچی یہہ معلوم ہوا ہے کہ فوج حملہ آور کو بضرورت خواہ اتفاقاً راستے
مین یہہ مجمع بھاگنے والون کا نظر پڑا جو پہاڑون (بلقان) پر چڑھ رہا تھا اور اپنے ساتھ اپنی
پر اپنے خاندانون کو لادے لئے جاتا تھا - ان لوگون مین بوڑھی عورتین اور بچے شامل تھے اور
اوسقدر اسباب بھی تھا جو فاتح قوم کی دست برد طمع سے وہ محفوظ رکھ سکتے تھے یہہ مجمع گولون
کے زور سے بھگایا جاتا تھا اور جب گردن کوہ ہرمنلی پر سارا مجمع پہنچا ہوا گولی اور تلوار سے قتل
کیا گیا اور دریاے ہبرز اور لوڈری مین ڈبو دیا گیا - دو ہزار بچے سے زیادہ ہونگے جنکو خود اونکی
ماؤن نے ہیبت اور اضطراب کی مجنونانہ حالت مین نذر دریا کر دیا یہہ سمجھکر کہ یہہ موت اوس موت سے
ہزار درجہ بہتر ہے جو غنیم کے ہاتھ سے انکو نصیب ہوگی -

اہل کمیشن کو ضلع ہرمنلی مین تحقیقات سے یہہ ثابت ہوا کہ تمام مسلمانون کی آبادی کم
سے کم ڈیڑہ سو مکانات اور مساجد کے جلا ڈالی گئی اور بہت سے گاؤن تباہ ہوئے اور ضلع [illegible]
مین کل ترکی دیہات قطعاً معدوم کر ڈالے گئے - اہل کمیشن نے اپنی رپورٹ مین لکھا ہے کہ ابتدا
اونکو ان واقعات کی صحت مین بہت شک تھا اسیوجہ سے اونہون نے تحقیقات مین نہایت
مبالغہ اور اہتمام کیا لیکن بعد تحقیقات وہ لکھتے ہین کہ انسانی آبادی اور روشن سرزمین مین سوا اسوقت کے
کچھہ دکھائی نہین دیتا البتہ اسکی زراعت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کچھہ پیشتر اسمین زندگی کی جان تھی
لیکن اب کوئی چیز باقی نہین رہی - یہہ امر قابل توجہ ہے کہ ملک کی تباہی مین توپخانہ صرف
دوسرے درجے کا آلہ تھا کیونکہ غیر متصل مکانات کے لئے مشعل اور ایندہن کی حاجت تھی یہ مکانات
بعضے باہم زیادہ متفرق بسے تھے اور بعض پروس کی پہاڑیون پر دور دور بنی تھین اور کہیت کئی کئی
کوس کے فاصلے پر تھے - یہہ ہر شخص سمجھ سکتا ہی کہ جو آدمی آگ لگا دینے پر قادر تھا اوسنے قتل و غارت بھی ضرور کیا
ہوگا - یہہ تباہی تقریباً سو میل [illegible] تک برابر پہنچتی چلی گئی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ روسی فوج
اسی طرف سے ہوتی ہوئی آگے نکل گئی ہے -

۱۸۷۸ء کی جنگ کی کہ یہہ مختصر واقعات ہین لیکن اس موقعے پر زیادہ تر قابل غور یہہ امر ہے کہ آخر اس جنگ عظیم
کی ضرورت کیا تھی - کیا سچ مچ بیکس و مظلوم عیسائیان بلگریا کی حمایت تھا اسکا جواب ہم اپنی زبان
سے کچھہ نہین دیتے بلکہ ایک روسی عالم کی مشہور تحریر سے چند فقرے نقل کر دینا مناسب سمجھتے
ہین - یہہ تحریر ۱۸۷۵ء مین ایم ڈرگمناف سابق پروفیسر دار العلوم قیف نے ایک دور مقام سے مشتہر
کی تھی اور غالباً یہہ وقت وہ تھا جبکہ صوبجات سرویا اور بلگریا وغیرہ روسی تحریک سے باغی ہو چکے
تھے اور سلطنت روس مین ترکون کے مقابلے مین دہوم سے مذہبی جنگ کا وعظ جاری
تھا - پروفیسر صاحب لکھتے ہین کہ ترکی مین جس بغاوت کے ہم شاکی ہین وہ خود روس مین موجود
ہے - اہل روس غیر واجب محصولات سے محتاج ہوگئے ہین - یہہ طریقہ تحصیل عائد کرنے کا
نہایت سخت ہے اور مدت سے اسکی شکایت ہو رہی ہے - اسکا نتیجہ یہہ ہے کہ سارا بار مصارف
سلطنت کا محض کاشتکارون کے سر ہے جو اب روسی رعایا ہے - افسران گورنمنٹ کو اختیارات
مطلق حاصل ہین اور وہ اُن اختیارات کو کام مین بھی لاتے ہین - رعایا کی آزادی اور حفاظت کی
کوئی ضمانت موجود نہین ہے علاوہ بران روس کو ایک مذہبی اور قومی جوش ایسا گھیرے ہوئے
ہے جو سلطنت ترکیا مین نہین ہے یہہ تمام خرابیان روس کی اتنی عام ہین اور ہم انکے ایسے عادی ہوگئے ہین کہ ہمکو انکی
مطلق پروا نہین ہوتی حالانکہ یہہ خرابیان ویسی ہی ہین جیسے بلگریا کے مظالم جنکا اثر ہم پر اسقدر زیادہ ہے
ایم ڈرگمناف نے اسی رسالے مین بیان کیا ہے کہ قانون آراضی مین ہرزیگوینا کی خرابیان اکثر ممالک
روس مین موجود ہین جنکے سبب سے اکثر کاشتکاری اضلاع مین سخت قحط پڑا - گذشتہ چند سالون مین ہزارون
آدمی کال کوٹھری مین قید کئے گئے یا دور دست ملکون مین جلاوطن ہوئے اور جرائم متعلقہ سلطنت
کے پاداش مین بکثرت وحشیانہ احکام کا نفاذ رہا - ۱۷ سال کی ایک چھوکری کو صرف اس جرم مین
معدنیات مین سخت محنت کی سزا دیگئی کہ اسنے فرقہ سوشیالسٹ کا ایک رسالہ فروخت کیا تھا
جو بلاد مغرب مین ہزارون کے قریب فروخت ہوتے ہین - پانچ اخبار بند بلکہ معدوم کئے گئے
حالانکہ بغاوت کریٹ کے زمانے مین شہزادہ گورچکاف نے یقین دلایا تھا کہ سلطنت روس مین مطبع آزاد
ہے - پولنڈ کی عدالتون سے اُنکی دیسی زبان قطعاً خارج کیگئی - قید خانے اُن لوگون سے معمور ہین
جو موجودہ قوانین سے ناخوش تھے - دار العلوم کے اختیارات سلب کئے گئے اور مسلمان مذہب

کی عورتین مدرسے کی آتون اور اوستانی بننے سے ممنوع ہوئین - غرضکہ ایڈورگمنا ف نے آنکہ اوٹہا
جدہر دیکہا ناخوشی اور ناراضی کے سوا کچہہ نہ پایا انکی راے مین سلطنت روس کو کوئی منصب نہین ہے
کہ وہ دوسری قومونکو زندگی بسر کرنے کے قاعدے تعلیم کرے بلکہ برخلاف اسکے انکو سلطنت روس
کی اس حرکت سے کہ وہ ٹرکی مین مذہب اور آزادی کے اصول پہیلاے سخت مخالفت تہی -
پروفیسر صاحب لکہتے ہین کہ "خلاصہ یہہ ہے کہ ایسی سلطنت مین جہان حکومت مطلق قائم کی گئی
کر رہی ہے جہان محصولات مین خونی رعایتین موجود ہین جہان روسی پلکیشیین ہر چیز کے شائع
کرنے کی فکر ہے - جہان مذہبی حکومت کی تائید پولیس کے ذریعے سے ہوتی ہے اور جہان شخصی آزادی کا
کوئی نشان نہین ہے ایسی سلطنت آزادی کی طرفدار نہین ٹہر سکتی - ایسی حکومت کا غلبہ
ان لوگون پر نہایت ناگوار ہوگا جو حکومت ٹرکی سے آزاد ہونگے اہل سرویا اور بلگریا وغیرہ کو ان حرکات سے
سخت نفرت روس کے ساتھہ ہوجائیگی اور یہہ نفرت خود گورنمنٹ روس کے ذاتی فعل سے اسکی قومی ذلت
کا سبب ہوگی" پروفیسر صاحب روس کے اس خفیہ جلسے کے بارے مین جو سرویا کی بغاوت اور
مدد دہی کے لیئے مقرر ہوا تہا لکہتے ہین کہ "روسی والنٹیرون کو انکی لاجواب بہادری کی عوض مین
شراب خوری بہی معاف تہی اور اسی وجہہ سے لوگ انکے بیقاعدہ اخذ و جبر کی معاملات سے چشم پوشی کرتے
تہے لیکن اور افعال و حرکات سے انکا سارا بہرم کہل گیا - بہت سے افسران لوگون مین وہ تہے
جو پولینڈ اور کوہ قاف مین خدائی فوجدار بننے کے عادی تہے - اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ چند ہی ہفتے کی
جنگ سرویا مین دریاے ڈینوب - سیوا ورمراوا مین زد و کوب کے وہ قاعدے جاری کیئے
جو خود سلطنت روس کے دوردست ممالک مین وجود نہین رکہتے - سپاہی - کاشتکار - طلبا
- اوستاد سرویا کے باشندے ہون یا بلگریا کے انہ سب پر انہین قواعد شائستگی کا عملدرآمد تہا
- اہل روس نے جنگ کی شاید یہی تعلیم تہی جو باشندگان سرویا اور بلگریا کو دی لیکن ہنوز ہمارے
فوجی افسر بلکہ ہمارے اخبار تک واقف نہین ہین کہ سرویا اور بلگریا کے رہنے والے ترکون
کی سخت حکومت مین ذاتی آزادی کا جوش اس سے زیادہ رکہتے تہے جو ہمکو حاصل ہے وہ لوگ نہین جانتے کہ
سلطنت عثمانیہ کی وہی حالت جابرانہ ہزارون شکایت کے قابل تہی جسمین آزادی و مساوات روس کی
بہ نسبت زیادہ تہی"

اسی صدی مین جب ٹرکی کے ساتھہ یہہ روز کی ہنگامہ آرائیان قایم تھین روس کے مضطرب
اجزاے سلطنت یعنے جنگی افسرون نے جنکو زار اور حکومت زار پر ہر دور مین غلبہ رہا وہی بسلسلہ
جنگ وسط ایشیا مین بیحیائی ۱۸۶۴ع مین تاشقند پر قبضہ کیا گیا اور ۱۸۸۵ء تک یعنے کل
۲۲ سال کے عرصے مین تمام ترکستان اور ترکمانون کا ملک ممالک محروسہ روس مین داخل ہو گیا
اور وہی حرکات حیوانی ان ممالک مین برتے گئے۔

روس کا مشہور اخبار "نابت" تاشقند کی فوج کشی کی نسبت لکھتا ہے کہ روسی جنرل
لکزانف نے تاشقند کی فوج کشی اور فتحمندی مین ٹری بلند نامی حاصل کی جسکے سامنے ٹرکی
باشی بزوقونکا قتل گمنامی مین ڈوب گیا۔ یہہ مغربی صوبجات کا روسی بنانے والا افسردہ شخص
ہے جس نے اپنی ساری عمر اہل پولنڈ کی قومی ہمدردی کے مٹانے مین صرف کر دی اور
جنکی بسر اوقات اہل پولنڈ کی غارت اور لوٹ پر آرہی تہی۔ یہ لوگ ہین جو اوس آزاد فوج کے افسر بنائے
گئے ہین جسکا کام مظلوم قومونکی حقوق کی حفاظت ہے"

بخارا مین جو مسلمانون کا قدیم دار العلم تہا ہی مظالم ہوئے۔ بخاری مسلمان بزرگون
کے قبرستان تک کھودے گئے اور وہ بیرحمی اور بیحیائی کے افعال کیے گئے کہ سیکڑون غریب مسلمان
جلا وطن ہو گئے۔ مجھے یاد ہے کہ جب ۱۸۹۸ع مین بضرورت تبدیل آب و ہوا کشمیر گیا تہا اوس
سفر مین مختلف مقامون پر ان خانہ بدوش مسلمانون سے مجھے اونکے حالات مصیبت کے متصل دریافت
کرنے کا موقع ملا۔ یہہ لوگ صرف روسی مظالم کی سہار سے اپنا گھربار عزیز و اقارب چھوڑ کر خانہ
بدوش ہو گئے تھے۔ جو حالات روسی مظالم کے ان لوگون نے مجھہ سے بیان کیے ہین
اونکی یاد سے اسوقت میرے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین۔

پروفیسر وامبری ساکن آسٹریا زمانہ حال کے ایک مشہور سیاح نے جنہون نے معلومات
وسط ایشیا مین بڑا اعتبار حاصل کیا مسٹر ہارون کی تایید کلام مین یہہ بیان کیا کہ اکتاپا مین [illegible]
ترکمان قتل ہوئے۔ جب یہہ غریب ترکمان مفرور ہوئے تو انکا تعاقب کیا گیا۔ انکا مال و متاع
چھینا گیا اور نہایت بیرحمی سے یہہ لوگ قتل کیے گئے۔ مقتولین مین سپاہی۔ بوڑھے۔ عورتین
اور بچے سب لوگ شامل تھے۔

گیوک ٹیپی کا واقعہ کچھہ اس سے کم دردانگیز نہ تھا - وہان بعد ختم جنگ دس ہزار ترکمان قطارون مین کہڑے کیئے گئے اور چند گہنٹونمین سبکے سب فنا کر ڈالے گئے - بیچارے مسلمان ترکمانون کی عورتین قتل کرنے سے پہلے خراب کی گیئن اور تین روز تک سر الخاری قتل و غارت کا اذن عام رہا یہانتک کہ چالیس ہزار باشندون مین کل بیس ہزار باقی رہگئے اخیوا کی سب سے آخر والی فوج کشی مین علاوہ معمولی مظالم کے جنکی نسبت مورخ لکہتا ہے کہ یہہ ایسی لڑائی تہی جو اس سے پہلے کبہی میری نظر سے نہین گذری اور جو موجودہ زمانے مین بہت کم دیکہی جاتی ہے" ایک ہلکا سا عجیب و غریب ظلم محض ایک خانہ بدوش نامد قوم پر یہہ ہوا کہ جنرل کفمین نے چار لاکہہ دس ہزار روپیہ جبراً اس فرقے پر جرمانہ کیا اور اوسکے وصول کے لئے پندرہ روز کی مہلت دی - غریب نامردون نے ناچار اس فتوے پر رضامندی ظاہر کی - ہرچند ایسے غربا سے جو محض کاشتکارانہ زندگی بسر کرتے تھے اور جنکی ساری دولت انکا غلہ اور مویشی تہا نقد روپیہ کا وصول ہونا قلیل سی مہلت مین ممکن نہ تھا تاہم جنرل کفمین نے خلاف معاہدہ اس مہلت کو بہی زائد از ضرورت خیال کیا اور قبل از وقت دفعۃً گولوٹکاف کو الفاظ ذیل مین حملے کا حکم دیا -

"تومدا اور اونکے متعلقات کو کلیتہً معدوم کر ڈالو اور انکی مویشی اور جایداد کو ضبط کر لو" جلاے وطن ہرگز مقصود نہین ہے بلکہ تم میرے حکم کی تعمیل اس غرض سے کرو کہ یہہ نافرمان فرقہ بالکل معدوم ہو جاے - مسٹر میک گاہن اس موقعے پر موجود تھے انکے روبرو جنرل کفمین نے گولوٹکاف کو حکم دیا کہ اس فوج کشی مین سن اور جنس کی تمیز نہین ہے ان سب کو مار ڈالو" کرنیل نے جواب دیا "مین بسر و چشم آپکے ارشاد کی تعمیل کرونگا - اسکے بعد کرنیل نے خود بیان کیا کہ ہمنے غلہ مکانات اور ہر چیز کو جو نظر آئی جلا ڈالا - ہر شخص کو مرد - عورت بچہ کوئی ہو مار ڈالا اور زیادہ تر ہمکو عورتین اور بچے ملے"

اس بیرحمی کے ساتھہ عورتون اور بچون کے قتل اور اس علانیہ عہد شکنی پر زار نے انکو کیا سزا دی؟ دوسرے درجے کا تمغہ سینٹ جارج عطا فرمایا! -

بعد فتح خیوا جو عہدنامہ گورنمنٹ روس اور خان خیوا کے باہم ہوا ہے اوسکے بعض شرائط ملاحظہ طلب ہین -

۱- خان خیوا بلا اطلاع روس کچھہ تعلقات دوستانہ ہمسایہ ریاستون کے ساتھہ قایم نہین کرسکتے۔

۲- بغیر اجازت روس اونکو اختیار نہین ہے کہ وہ کسی عہدنامہ تجارت پر دستخط کرین

۳- قرب وجوار کے ممالک مین وہ کوئی جنگ بغیر اجازت روس نہین کرسکتے۔

۴- دریاے آموئین گورنمنٹ اور عوام روس کے جہاز آزادانہ آمدورفت رکھنے کے مجاز ہین لیکن خان خیوا کو اپنے جہازون کے لئے اجازت کی ضرورت ہے۔

۵- گھاٹ حملو کہ خان خیوا پر تعمیر کا اختیار گورنمنٹ روس کو حاصل ہے لیکن اوسکی حفاظت کے ذمہ دار خان خیوا ہین۔

۶- تمام باشندگان روس کی رسدرسانی ریاست خیوا پر واجب ہے۔

۷- ریاست خیوا مین تمام روسی سوداگر ہر قسم کے محصولات سے بری ہین۔

۸- اگر اہل خیوا کیجانب سے کوئی دعوی ہو تو قبل فیصلہ حکام روس کے ملاحظے مین ایسی مثل کا گذرنا ضرور ہے۔

ان شرائط کو دیکھکر کون کہ سکتا ہے کہ خان خیوا کی بیتراج بخشی ہوئی لیکن گورنمنٹ روس نے کچھہ اسپر بھی حاشیہ لکھا اور ایسی چھوٹی ریاست پر دو کروڑ بیس لاکھہ خرچہ جنگ عاید کیا اور پانچ روپیہ سیکڑا سود اس رقم پر اور اضافہ ہوا۔ باستثناے خرچہ جنگ عہدنامہ بخارا کے شرائط بھی یہی ہین۔

روسی فوج کی تعداد سات لاکھہ ہے لیکن تنخواہ اسقدر کم ہے کہ معمولی حیثیت کی مزدوری سے زیادہ نہین پڑتی۔ غذا مین فوج کو موٹے اناج کی روٹی ملتی ہے اور زیادہ تر چاول اور کسیقدر گوشت بھی البتہ حالت جنگ مین تنخواہ ڈیوڑھی ہوجاتی ہے لیکن بااین ہمہ رائی کی شراب اور مال غنیمت کے نشے مین وہ نہایت بشاش ہے سفر مین سارا سامان جہالت۔ وردی تھیار اور گولی بارود اوسی پر لادا جاتا ہے اور حالت جنگ مین کل کام مزدورونکا وہ اپنے ہاتھہ سے کرتی ہے فوج کی وردی باستثنا بعض جھنڈون کے ایسی ناقص ہے کہ وہ کسی یورپین فوج سے میل نہین کھاتی۔ افسران فوج کی تعلیم مین ہرچند اب بہت کچھہ ترقی ہوئی ہے لیکن اسوقت تک اکثر روسی افسر جاہل اور گنوار اور وسط ایشیا کے

افسر بکثرت تند مزاج اور بد افعال ہین —

کاسکون کے ایک فرقے کی نسبت جو روسی فوجی طاقت کی جان و روح اور ان تمام افعال بیرحمی و سفاکی کے آلہ ہین ایک قدیم مصنف ار آئی ف ایم کارٹینی لکھتا ہے کہ یہہ فرقہ مختلف اقوام سے مرکب ہے جو محض غیر متاہل زندگی بسر کرتے ہین اور عورات کو اونکی صحبت مین دخل نہین — یہہ لوگ مردانہ مزاج عورت ہین اور سال کی معین فصل مین بعض جزائر ڈینیپر مین او تر جاتے ہین اور وہان مقامات معین پر سب لوگ اون جزائر کی عورات کے ساتھ جمع ہوتے ہین اور وہان اپنی کمائی سے بسر اوقات کرتے ہین اور زناشوئی کا کوئی قاعدہ مثل دیگر اقوام کے مروج نہین ہے — اس مجہول و غیر معین طریقہ زوجیت سے جو اولاد حاصل ہوتی ہے وہ اپنی ماؤن کے پاس سن مخصوص تک پرورش پاتی ہے اسکے بعد اولاد ذکور اونکے باپون کے سپرد کی جاتی ہے اور بالولد سر لابیہ یہہ لوگ بڑے ہو کر مثل اپنے آبا و اجداد کے جنگجو شکاری ہو جاتے ہین اور اولاد اناث اپنی ماؤن کے پاس رہتی ہے گو یہہ حالت اب تبدیل ہو گئی ہو لیکن اسمین شک نہین ہے کہ جارج کا ملک تبک صرف اپنے فرمان روا کو مان باپ بلکہ خدا سمجھتے ہین اور بلا شبہہ جو قوم ان اجزاے پاک سے مرکب ہوا ور جس نے خونریزی اور غارت مین آنکھہ کہولی ہو اور جوانی اور بڑہاپے کی پختگی اسی حالت مین ما حصل ہوئی ہو اور ابتدا سے ایک ہزار برس اسکی حملہ و حفاظت اور پہر قتل و غارت مین بسر ہو گئی ہو وہ ایک جنگجو لٹیری قوم سے زیادہ نہین ہو سکتی — یہی وجہہ تھی کہ سلطنت روس نے فوجی قوت کے بڑہانے اور اپنے ملک کو وسعت دینے مین بڑی ترقی کی — اسکی ترقی کی مجمل حالت ذیل کے نقشے سے ظاہر ہے —

سنین	میل مربع
سنہ ۱۵۰۵	۷۸۴۰۰۰
سنہ ۱۵۳۴	۹۹۶۰۰۰
سنہ ۱۵۸۴	۲۶۵۰۰۰۰
سنہ ۱۵۹۸	۳۳۲۸۰۰۰
سنہ ۱۶۷۶	۵۴۴۸۰۰۰
سنہ ۱۶۸۲	۵۶۱۸۰۰۰

سنہ ۱۷۲۵ء	۵۸۳۰۰۰۰
سنہ ۱۷۷۰ء	۶۲۳۲۰۰۰
سنہ ۱۸۰۰ء	۶۴۹۶۰۰۰
سنہ ۱۸۲۵ء	۶۶۷۸۰۰۰
سنہ ۱۸۵۵ء	۷۴۵۵۲۵۸
سنہ ۱۸۶۷ء	۷۵۳۴۹۲۰

کل رقبہ ۷۵۳۴۹۲۰ میل مربع ہے جسمین سے ۲۲۶۷۳۶۰ میل مربع یورپ مین اور ۵۲۶۷۵۶۰ میل مربع ایشیا مین یعنی رقبۂ ایشیا یورپ کے رقبے سے مضاعف۔* سنہ ۱۸۶۷ء کے بعد سے جو ترقی روس نے وسط ایشیا مین کی اسکا حساب ہمارے پاس موجود نہین ہے ورنہ ایشیا کا پلہ اور بہی گران ہوتا۔ پس یہہ لکہنا بالکل صحیح ہے کہ سلطنت روس نے رقبۂ حکومت کے بڑہانے مین عمدہ کامیابی اور ترقی حاصل کی لیکن اسوجہ سے کہ اکثر قوم کے خیالات اور اون لوگون کے زیادہ تر ذرائع ترقی کا پشتہا پشت تک ایک ہی جانب سمٹے رہنا علی الخصوص جب وہ جنگ سے خانہ خراب شغل کی جانب سمٹے ہون قوم کے لیے سخت بدنصیبی کا سبب ہے۔ اس ترقی کا نتیجہ لازمی یہہ ہوا کہ اہل روس نے دوسری حیثیت یعنے عقلی۔ اخلاقی اور تمدنی حالت اور حرفت وتجارت مین اگر یورپ کی دوسری قومون سے مقابلہ کیجیے تو اکثر ترقی معکوس کی۔ علاوہ دیگر نقصانات کے کوئی مستقل زمانہ اطمینان کا اونکو حاصل نہین ہوا اور جدید ومتواتر فتوحات نے ایک بڑی مشکل اور پیدا کی یعنے نئے مقبوضات مین وسائل ترقی کا بہم پہونچانا اور اونکو سلسلہ وار اپنے نیم ترقی یافتہ قدیم ممالک کے ہمشکل بنانا۔ پس جو نئے فتوحات غیبی حاصل ہوتے گئے وہ فی الحقیقت سلطنت اور جنگی کارپردازان سلطنت کے کاندہے پر ایک بار عظیم تہے۔ روسی فتوحات کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے کچہہ الہڑ چہوکریان اوسمین ملکر ہنڈکلہیا پکائین اور نا واقفیت سے بار بار پانی اور غلہ اوسمین ملاتی جائین اور آخرکار وہ ہوائی ہانڈی کچی پکی جنس کا ایک ملغوبا ہوکر رہجاے جسکا آب ونمک تک درست نہو۔ یہی حالت بعینہ روس کی اس وقت موجود ہے

* بعد تحریر مضمون ہذا ایک جرمنی مصنف کی مشہور کتاب "کنڈیشن آف نیشنس" کے مطالعے سے جو ابہی سنہ مین شائع ہوئی ہے یہہ معلوم ہوا کہ کل رقبہ ایشیا مین بشمول وسط ایشیا سنہ تک ۶۲۷۴۶۹۶ تہا۔

پچھلی تواریخ کے مفصل مطالعے سے یہہ امر ثابت ہے کہ قرب و جوار کی سلطنتہاے یورپ سے
جو شعاعین جدید ترقی یافتہ خیالات کی روس پر پڑتی گئین روس کو فی الواقع اون خیالات
سے روشنی حاصل کرنے کی بہی صلاحیت نہ تہی - ہمیشہ روس نے اپنی ہمسایہ اقوام کی دیکہا
دیکہی عجیب و غریب اصلاحات کا قصد کیا لیکن اسوجہ سے کہ وہ اصلاح کے فلسفی خیالات روسی
اخلاقی اور تمدنی حالات سے بدرجہا بلند تہے اکثر اون خیالات کا نفاذ عملاً ناممکن تہا - مسٹر
ڈیم نے بہت صحیح کہا ہے کہ کوئی جلسہ معقول طور پر نہین چل سکتا جبتک وہ ابتدائی تاریخی ترقی
کا نتیجہ نہو - اسی وجہ سے جو سرکاری جلسے پولیٹیکل (انتظامی) مباحثات کے یورپ کی
تقلید مین گرم ہوتے تہے اونکا نتیجہ بازیچۂ اطفال سے کبہی کچہہ زیادہ نہ تہا - نہ ان جلسون
کے ممبر لائق اور آزاد ہوتے تہے اور نہ اصلاح اور ترقی کے مسائل قوم کی تدریجی ترقی
کے لحاظ سے چہیڑے جاتے تہے - چنانچہ ایک لائق مورخ نے اس جلسے کا خاکہ مختصر
الفاظ مین خوب اوتارا ہے - وہ لکہتا ہے کہ اگر ایک شخص نے کہا کہ مطبع کے لیے آزادی
درکار ہے - دوسرے نے اوٹہکر جواب دیا اسمین کیا شک ہے ہر معنی مین آزادی درکار
ہے لیکن آخر کار یہہ طے ہوا کہ مطبع کی آزادی بالکل فضول اور بے معنی ہے جبتک
جرائم مطبع کی تحقیقات جوری کے روبرو نہو صحیح - جوری کے ذریعے سے لیکن بغیر سرکاری
وکیل کے جوری کیا ہوگا ؟ اور سرکاری وکیل بہی فضول ہے جبتک اسکو اس بات کی
پوری آزادی نہو کہ وہ جو کچہہ اپنے موکل کے حق مین کہنا مناسب سمجہے عدالت کی منظوری
سے فوراً بیان کر سکے اور جج بہی بیکار ہے جبتک حکومت کے دباؤ سے بے پروا نہو -
غرضکہ اسی طرح ایک سوال سے دوسرا سوال پیدا ہوتا تہا اور آخر کار ان لوگونکو سمجہنا پڑتا تہا
کہ سلطنت روس مین ایک محکمہ بہی درست نہین ہے اور مناسب اور جزوی ترمیم سے کام
نہین چل سکتا کیونکہ کل عمارت سلطنت کی مخدوش ہے -

مسلسل جنگی کارروائی اور جابرانہ حکومت کا ایک خراب نتیجہ یہہ بہی ہوا کہ قوم کے عام
جوش آزادی اور خودداری پر پانی پہر گیا اور عوام امراے شاہی کو اور امراے شاہی زار کو خداے مطلق
سمجہنے لگے اور ان حضرات کے احکام صحائف آسمانی سے کم واجب العمل اور قابل عزت

نہین رہتے۔

مین پیٹر دی گریٹ کے فوجی قانون سے جنکے نقش قدم پر اس وقت کے شہنشاہ چل رہے ہین ایک فقرہ نقل کرتا ہون جو ہیچ مچ ڈال کا ٹوٹا خدائی حکم ہے۔

"تمام سلطنت شہنشاہ کی ملکیت ہے اوسکا انتظام اوسی مالک مختار و مطلق کے حکم سے ہونا چاہیے اور وہ صرف خدا کو حساب دینے کا ذمہ دار ہے۔ اسی وجہ سے جو لفظ شہنشاہ کی بذات پر موثر اور جو راے اوسکے حکم یا آزادی کی مخالف ہو اوسکی سزا موت ہونا چاہیے۔"

انہین وجوہ سے اوسکی ترکیب تمدنی کا اصل اصول یہہ قرار پایا ہے کہ تمام اصلاحات کا بادی اور موجد بادشاہ رہے۔ مثلاً غلام[1] کاشتکارون کی آزادی کی نسبت گو یہہ مسئلہ تمام قوم کا متفق علیہ تہا لیکن اون لوگون کو علانیہ اظہار راے کی جرأت نتہی جبتک شہنشاہ نے اپنی مرضی ظاہر نہین کی۔ یہ ناممکن ہے کہ شہنشاہ اور امراے شاہی کی علی الرغم کوئی راے مطبع مین شائع ہوسکے آزادانہ مباحثے کی کسی طرح اجازت نہین اور جن کتابون مین ایسے اصول سے بحث کی گئی ہے کہ وہ شخصی حکومت روس کے مخالف ہین اونکی تو اشاعت بہی جائز نہین۔ ایسی کتابون کا فروخت کرنا اور اونکا اپنے پاس رکہنا دونون جرم ہین۔ اخبارات جو دیگر ممالک سے لوگون کے نام سلطنت روس مین آتے ہین وہ کہولکر پڑہے جاتے ہین اور جس مضمون کو پریس سنسر کا محکمہ ناپسند کرتا ہے وہ اخبار مذکور سے علیحدہ کرڈالا جاتا ہے۔ اخبارات کے صحیح و سالم اور بلا قطع و برید وصول کرنے کی صورت روس مین صرف یہی ہے کہ اپنے ملک کے سفیر کے نام اخبار طلب کرے اور خود جاکر وصول کرلائے"۔

شاہزادہ ڈلگوروسکی نے ۱۸۶۰ء مین شہر پیرس سے روس کی واقعی حالت پر ایک

[1] روس مین غلام کاشتکارون کا لقب اشخاص ذیل پر حاوی تہا۔ ۱۔ قیدی جنگ۔ ۲۔ وہ آزاد جو اپنے آپکو فروخت کرے۔ ۳۔ دوالیہ قرضدار یا بعض خاص جرائم فوجداری کا مجرم۔ ۴۔ کاشتکار۔ انکی بیع و شرا انکے تمام رشتہ دارون سے چہوڑا کر جاری تہی اور اٹھارہوین صدی تک اس دستور کا عملدرآمد تہا۔ مصنف کنڈیشن آف نیشنس غلامون کی کثرت مین لکہتا ہے کہ ایک امیرزادے کے ایک لاکہہ پچاس ہزار غلام تہے اور بیس ہزار۔ دس ہزار غلامون کے آقا تو متعدد تہے۔ کل غلامون کی تعداد ۲۳۰۶۹۶۳۱ تہی۔

کتاب شائع کی ہے جسمین وہ لکھتے ہین کہ یہہ ناممکن ہے کہ بے دوسری سلطنت مین بیٹھے ہوئے روس کی نسبت کوئی شخص کوئی کتاب شائع کرسکے - افسرون مین سب کے سب جھوٹے ہین اور اسوجہ سے اصلی حالات کے کھلنے سے بشدت خائف و نفور ہین - روس مین انصاف مفقود ہے اہل معاملہ پر واجب ہے کہ ہتھیلی ہاتھہ مین لیے ہوئے دس سررشتون سے گذرلین قبل اسکے کہ گیارہوین سے سابقہ کی نوبت آئے ..... سلطنت خرید و فروخت کی گہٹیا منڈی ہے جہان ہر چیز کی بیع و شرا ممکن ہے -

چونکہ ایسی رایون کا مطبع مین شائع ہونا ناممکن ہے اسلئے اکثر اظہار ناخوشی کے موقعے پر نظم و نثر کے مضحکات سے دل کا بخار نکالا جاتا ہے اور امرا از شاہنشاہ کی ہجو کمال مسرت اور پوری قبولیت کے ساتھہ پڑہی جاتی ہے - شاہنشاہ نکلس یعنے زار حال کے جد بزرگ کے عہد دولت مین ایک بڑی دہوم دہامی منظوم ہجو قلمی لکھی ہوئی مشتہر ہوئی تھی اور خاص و عام کے مقبول طبع ہونے سے ملک مین خوب پہیلی اور خوب پڑہی گئی - یہہ ہجو طوالت کی وجہ سے گوکسیقدر ملال انگیز ہے لیکن شاہ و رعایا کے باہمی تعلقات اور ملک کی اندرونی حالات کی ایک سچی تصویر ہے اسلیے ہم کسیقدر حذف زوائد کے بعد مسٹر ولیس کی تاریخ روس سے نقل کرتے ہین -

زار نے ہم لوگون سے کہا کہ خدائے قدیر نے مجھے تم سب پر حاکم کیا ہے اور میرا تخت سلطنت خدا کا قربانی گاہ ہے پس تم سب لوگ میرے قدمون پر سر جھکاؤ - ملکی مسائل مین تم اپنی تضیع اوقات نہ کرو کیونکہ مجھے تمہارے حقیقی ورحقیقت کا ہر لحظہ خیال ہے - میری دقیق نظر اندرونی خرابیان اور بیرونی دشمنونکی سازشین خوب تاڑلیتی ہے - مجھے مشیر کی احتیاج نہین کیونکہ خدا خود اپنی حکمت مجھپر الہام فرماتا ہے - پس اے اہل روس تم لوگ میری غلامی پر فخر کرو اور میری مرضی کو اپنا قانون سمجھو -

اُن الفاظ کو ہم سب نے نہایت ادب سے سنا اور راضی برضا ہوئے - لیکن اسکا نتیجہ کیا ہوا ؟ سرکاری کاغذات کے پہاڑون مین اصلی منافع ہول بھلیان مین پڑ گئے - قانون سفینے مین موجود ہے لیکن گناہ کی کوئی سزا نہین - عہدہ دار بیحجابانہ خیانت کرتے ہین

اور وزرا اور اعلیٰ عہدہ داروں کی خوشامد سے تمغے اور خطاب حاصل کرنے کے امیدوار ہین خیانت
ایسی عام ہوگئی ہے کہ جو زیادہ خائن ہے وہ زیادہ عزت دار ہے - فوجی جائزہ مین عہدہ دارون
کی قابلیت کا فیصلہ ہوتا ہے اور جو جنرل کے درجے پر پہونچ گیا وہ فوراً ایک لائق گورنر - عمدہ
انجنیر یا نہایت ہوشیار مقنن مقرر ہونے کے قابل ہوگیا ..... ایک اصطبل کا چھوکرا پرنس
مقرر ہوا - ایک شاہی مسخرا امیر البحر کے عہدے پر پہونچا !! غرضکہ سلطنت چند لٹیرون
کے رحم محض پر چھوڑی ہوئی ہے - لیکن ایسی حالت مین ہم سب کس کام مین
مشغول رہے ؟

ہم سب خواب خرگوش مین مشغول تھے - بیدلی سے کاشتکارون نے اپنا سالانہ لگان
ادا کیا - بیدلی سے مالکان آراضی نے اپنی بقیہ نصف جائداد رہن کی - ہم سب نے بیدلی
سے اپنے ذمے کے سخت محصولات افسرون کو بیباق کیے ...... لیکن ان سب امور
کے ساتھ ہمکو بھی ایک بات کی تسکین تھی اور اوس بات پر ہمکو فخر تھا - یعنے شاہون کے
مجمعے مین ہمارے شہنشاہ کی عظمت - ہمارا یہہ قول تھا کہ غیر قومون کی ملامت کی ہمکو پروا
کیا ہے کیونکہ ہم اون ملامت کرنے والون سے قوت مین زیادہ ہین - اور جب بڑے
جائزے کے بعد سرکاری فوج اس شان سے بڑھی کہ پھریرے نشان کے لہراتے ہین
خود اور سنگینین جگمگا رہی ہین اور فوج نہایت بلند آواز سے نعرہ خوشی مین شاہنشاہ کی
سلامی ادا کر رہی ہے تو ہمارے دل مین بھی قومی محبت کا جوش ہوا اور یہہ شعر زبان پر جاری
ہوگیا - ہمارا ملک نہایت عظیم اور زار روس نہایت قوی ہے -

ان تمام شیخیون کے بعد اچانک ہم پر حملہ ہوا جیسے کوئی ٹھگ اندھیرے مین آپڑے
.... ہماری لاکھون فوج کدھر گئی ؟ عمدہ میدان جنگ کیا ہوا ؟ حجاب اور
نقصان کے ساتھ قلعہ سلسٹریا سے ہمکو پلٹنا پڑا ....

اور روس بیدار ہوتو وہ شخص جو ہمکو بیرونی دشمن لگ رہے ہین اور غلامی جیسے ذاتی جرم افسرون اور جاسوسون دستار کہا ہی
اپنی جہالت اور بیحسی کے خواب گران سے بیدار ہوا تو بہت روز دن خان تاتار کی جانشینون
کا غلام رہا پس اب ظالم کے تخت سلطنت کے روبرو باطمینان استادہ ہوکر قومی تکلیفات کا

موافذہ کر سکتا ہے کہ تخت سلطنت خدا کا قربان گاہ نہین ہے اور خدا نے ہمکو غلامی کا طوق نہین پہنایا۔ سلطنت روس نے تجہکو عظیم اختیارات بخشے تہے اور تو زمین پر خدا کا مثل تہا۔ تاہم تو نے کیا کیا اپنی جہالت اور بہولے نفس مین حکومت کے پیچہے اندہا ہو گیا اور روس کو بہولا دیا۔ تو نے اپنی زندگی فوجی جائزے — فوجی لباس کی ترمیم مین صرف کر دی اور جاہل فضول گو مقننون کے مسودون پر دستخط ثبت کرتا رہا۔ تو نے پریس سنسر کا نفرت انگیز محکمہ اس غرض سے ایجاد کیا کہ فراغت سے پانون پہیلا کر سوئے اور رعایا کی حاجات اور نالہ و فریاد کی تجہکو خبر نہو اور راستی کی آواز تیرے کان تک نہ پہونچے۔ تو نے راستی کو زمین مین دفن کر دیا اور ایک بہاری پتہر قبر پر رکہکے ایک مضبوط پہرا اوسپر متعین کیا اور اپنے دل ہی دل مین یہہ کہتا تہا کہ اب دوبارہ اسکی زندگی کی امید نہین ہے۔ لیکن تیرا روز شروع ہو گیا ہے اور راستی بہی مرنے سے زندہ ہو گئی۔ "ہز ازتاریخ اور خدا کے میدان حشر مین سیدہا استادہ ہوا تو نے راستی کو بیرحمانہ پامال کیا تو نے آزادی کو مردود کیا اور ہمیشہ اپنی بہولے نفس کا بندہ رہا۔ اپنے غرور اور ضد مین تو نے روس کو بیجان کر ڈالا اور ساری خدائی کو ہمارا دشمن بنا دیا۔ اپنے بہائیون کے روبرو خمیدہ ہو اور عاجزانہ زمین پر فرش ہو جا! معافی کا خواستگار ہو اور نصیحت طلب کر! رعایا کے پانون سے چمٹ جا! اسکے سوا نجات کی کوئی اور تدبیر نہین ہے!—

شاہان روس نے اپنی قوم مین علمی ترقی کیجانب تہا دلچسپی جائز نہین رکہی بلکہ وہ اسی ترقی کی مانع اور مزاحم بہی رہے۔ ایک چہاپے کی کل جو شاہنشاہ **ایوان** کے عہد مین قائم ہوئی تہی وہ بہی پیٹر اعظم کی جابرانہ حکومت مین ٹوٹ گئی۔ ٹائپ و جلد بندی کا اوسوقت تک سلطنت روس مین وجود نہ تہا۔ شاہنشاہ نکلس کا مقولہ بعض تمدنی معاملات پر غور کرنے والون کے مقابلے مین یہہ تہا کہ اپنے فوجی فرائض کو ادا کرو لیکن فلسفے سے دماغ کو پریشان نہ کرو۔ مجہے فلسفیون کی برداشت نہین۔ نتیجہ یہہ تمام امور قطع نظر کم فرصتی اور بے امنی کے زیادہ تر اس خیال پر مبنی تہے کہ مبادا علمی ترقی سے قوم کو اپنے حقوق کا احساس اور شاہی اختیارات کے ساتہ مقابلے کی جرأت ہو لیکن اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اہل روس نے اگر اونکو قومی حیثیت سے دیکہو تو دیگر اقوام یورپ کے

مقابلے مین کوئی علمی ترقی نہین کی — وہ کسی عمدہ ایجاد پر قادر نہین بلکہ ہر چیز مین اورقومون کے کاسہ لیس اور ریزہ چین ہین — ایک مورخ لکھتا ہے —

"اس سلطنت کی خصوصیت ترکیب سے علوم اور صنعت قوم کے خیال مین محض ادنی مشغلے ہین — اُمرا ہتھیار کے سوا کسی پیشے کو معزز نہین سمجھتے — نہایت کم حوصلگی کی بات سمجھی جاتی ہی اگر کسی نے قلم کمانی قلم یا پنسل سے ناموری حاصل کرنے کی خواہش کی — اسی وجہ سے ذہین اور معزز آدمی ان امور کی جانب متوجہ نہین ہوتے — انکا مقصود صرف فوجی فتحمندی ہے اور اسکے ساتھہ ہی اگر کوئی ہلکا سا تہذیبی ہاتھہ مین ہوا تو کچھہ مضائقہ نہین — ...... باقی دستکاری اور علوم کا حاصل کرنا غلام یا آزاد شدہ غلامون کا کام ہے — اور چونکہ یہ بدقسمت لوگ ذلیل قوم سے پیدا ہین — اسلیئے وہ کسی کوشش سے فطرت کی فیاضی یعنے ذہانت کے جزو غیر منفک کو علانیہ ظاہر نہین کر سکتے" —

اگر اعلے درجے کی تعلیم اور ایجاد و اجتہاد سے قطع نظر کرو تو تعلیم عام مین بھی روسی قوم کی حالت دیگر اقوام یورپ کے مقابلے مین نہایت قابل افسوس ہے — سلطنت جرمن — پرشیا — فرانس اور گریٹ برٹین مین فی صدی پندرہ — تیرہ اور بارہ اشخاص تعلیم یافتہ ہین لیکن شاہنشاہ زار کی مہذب حکومت مین صرف فی صدی دو یعنے ہمارے غریب ہندوستان سے بھی (اگر بلحاظ رواج ملک عورتون کو اس حساب سے خارج کرو) تو کچھہ کسرات کم — حالانکہ خود ہندوستان مین تعلیم عام کی ہنوز ابتدا ہے —

اس طرز حکومت نے پشتہا پشت کی غلامی اور جہالت کی وجہ سے آزادی اور حقوق انسانیت کے عمدہ اصول کو مطلقاً قوم کے دل سے بھلا دیا اور اہل روس کی اخلاقی حالت نہایت تنزل کی حالت ہوگئی —

تمام تاریخ روس مین جسکے مصنف خود اہل روس اور بکثرت معزز اہل یورپ ہین قوی شہادت اس بات کے یقین دلانے کی موجود ہے کہ اکثر جلیل القدر روسی عہدہ دار بھی رشوت خوار ہین* —

ایک غریب کسان اور چھوٹے عہدہ دار سرکاری سے لیکر اعلی درجے کے تاجر اور

* مصنف کنٹدیشن آف انگلینڈ لکہتا ہے کہ حکام (روس) کی طرز کارروائی سے لوگ نہایت نفور ہین اور اس نفرت کا زیادہ تر سبب اونکی بددیانتی اور رشوت خواری ہے —

بیرسٹر تک ایسے ہی امراض مین مبتلا ہین — ادنیٰ درجے کے لوگ مثل کاشتکار وغیرہ کے زیادہ تر جرائم قتل و ضرر رسانی مین آلودہ ہین — اور اکثر اہل روس اس رائے پر مطمئن ہین کہ تجارت کامیابی کے ساتھہ نہین چل سکتی ہےجبتک کچھہ فریب اور چالاکی اوسمین شریک نہو — اسی وجہہ سے یہہ لوگ فریب کو ایک گناہ جائز خیال کرتے ہین — اگر وہ روپیہ جو بطور ناجائز حاصل کیا گیا مالک کو واپس کردیا جائے تو یہہ سمجہہ لیا جائیگا کہ گویا اوس گناہ کا ارتکاب ہی نہین ہوا — فرض کیجیے کہ ایک گرجا کا افسر (والسٹ الڈر) عوام کا روپیہ ہضم کرگیا تہا لیکن قبل سماعت مقدمہ وہ روپیہ واپس کردیا پس وہ یقیناً رہا ہو جائیگا اور دوبارہ اوسکا انتخاب جائز ہوگا —

یہہ واقعہ کہ جوری اکثر اقراری مجرمون کو بہی رہا کردیتے ہین نہایت صحیح ہے اور بلاشک سخت توجہ کے قابل ہے " ایک قیدی کسی جرم سنگین کا مجرم قرار پایا تہا لیکن اتفاق سے وہ شام ایک بڑے مذہبی تہوار کی شام تہی لہذا اہل جوری نے یہہ خیال کیا کہ قید معاف کرنے اور رہائی کا فتوے دینے سے وہ بلکے عیسائی کے طور پر داخل حسنات ہونگے " [2]

علی ہذا روسی بیرسٹرون کی اخلاقی حالت اونکے پیشے کے متعلق محض بچپن کی ہر کیونکہ ان سب لوگون مین بلا استثنا روپیہ بنانے کی طمع غلیظ موجود ہے —

عام طریقہ روپیہ حاصل کرنیکا ایک یہہ ہے کہ بیان کی رنگ آمیزی سے موکل کو ڈرا دیا یا جن خطرات مین وہ مبتلا ہوسکتا ہے اونکو مبالغے سے بڑہا دیا — دوسرے مقدمے کی دوران مین ایک مقدار کثیر خفیہ کارروائی کے نام سے وصول کرلی یعنے عہدہ داران ذی اختیار کی مٹھی گرم کرنے کے لیے — کونسلی اور موکل کے باہمی معاہدات خفیہ ہوتے ہین اور اگر کہین ہی جاتے ہین تو کچھہ تعجب اور بدنامی کا باعث نہین ہوتے — اس معاملے مین عام راے ایسی کمزور ہے کہ جن امور سے انگلستان مین بیرسٹر ہمیشہ ممنوع اور بدنام ہین وہ روس مین اونکی ناموری پر موثر نہین ہوتے ہین —

شیلر صاحب لکہتے ہین کہ " یہہ امر مسلمہ ہے کہ یورپین روشیا مین تقریباً ہر ایک اہل پولیس اور انتظامی عہدہ دار اپنی اوس مختصر آمدنی کو جو وہ جائز طور پر گورنمنٹ سے پاتا ہے دونا تگنا اور کبہی کبہی دس گنا کرلیتا ہے " [3]

[1] تاریخ مصنفہ مسٹر ولیم ہوٹ سکریٹری لارڈ دفرن گورنر جنرل حال [2] تاریخ ایضاً — [3] تاریخ ایضاً —

پس جب روسی گورنمنٹ اور روسی رعایا کی عام اخلاقی حالت خاص ممالک یورپ کی
ہمسایگی اور دارالحکومت مین یہہ ہے تو دوردست ممالک کو پوچھتا ہی کون ہے ۔
مثلاً ممالک ترکستان وغیرہ مین اول تو حکومت اون فوجی افسرون کے ہاتھہ مین ہے
جنکی علمی اور اخلاقی ترقی کا اندازہ خود اونکے بیرحمانہ افعال سے بخوبی ہوسکتا ہے دوسرے
اونکو فتوحات جدیدہ کے افکار اور سرحدی سازشون سے فرصت ہی نہین رہتی ۔ علاوہ
بران سلطنت روس مین ایشیائی حکومتون کی طرح عہدہ دارون کی تنخواہ خدمات اور
اختیارات کی حیثیت سے نہایت قلیل ہے اور جنرل کفمین کی رائے یہہ ہے کہ زیادہ تر
بددیانتی کا باعث یہی ہے ۔ مسٹر ولیس یہہ کہتے ہین کہ "زیادہ ہوشیار اور ایماندار افسر
دوردست ملکون کی خلاف وطنی ناپسند کرتے ہین اور دارالسلطنت ہی مین اونکو باسانی ملازمت
ملجاتی ہے ۔ اسکا نتیجہ یہہ ہے کہ دوردست ممالک کی حکمرانی اکثر بدلیاقت اور بدنام افسرون کے ہاتھہ مین ہے"۔
بہرحال ان ممالک کی بدنظمی کا سبب جو کچھہ بیان کیا جاے لیکن اس امر مین اکثر مورخ وسیاح اور خود
عہدہ داران روس متفق اللفظ ہین کہ ایسی بدنظمی کا وجود ضرور ہے ۔
ایک معزز روسی افسر متعینۂ وسط ایشیا نے سنہ ۱۸۷۱ء کی سرکاری رپورٹ مین لکھا ہے
کہ "وسط ایشیا مین اکثر ہمارے عہدہ داران حکومت اپنی بدچلنی سے بدنام ہوگئے ہین
ان حضرات نے اپنے عیش مین سرکاری روپیہ ضائع کیا ۔ . . . . . اہل ملک ان افسوسناک
واقعات کو آنکھہ سے دیکھہ رہے ہین اور اپنی زبان مین یہہ رائے قائم کرتے ہین کہ روسی
توقندیون سے اچھے کیا ہین ؟ روسی ہم لوگون سے ہماری جورو لڑکیان چھین لیتے
ہین ۔ نذرین قبول کرتے ہین اور ہمارا روپیہ فضول ضائع کرتے ہین . . . . . . ہر شخص
اپنی ترقی کی راہ جلد طے کرنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ ایک فائدہ مند عہدہ حاصل کرے
اور درجے مین اوسکی ترقی ہوجاوے اور کوئی شخص یہہ نہین خیال کرتا کہ اوسکے فرائض
منصبی کیا ہین اور یہہ کہ وہ روسی سلطنت کا ایک افسر ہے جسنے وسط ایشیا مین تہذیب پھیلانے
کی سفارت اختیار کی ہے"۔
اسی کے بعد ایک دوسرے عہدہ دار نے جو خود ناظم تہا سنہ ۱۸۷۲ء کی سرکاری رپورٹ

مین حسب ذیل تحریر کیا ہے "یہہ امر صاف ہے کہ جس دن سے یہان روس کی حکومت ہوئی ملک کی حالت صرف یہی نہین ہوا کہ دعدون کے لحاظ سے بہتر نہ ہوئی ہو بلکہ روز بروز بدتر سے بدتر ہوتی گئی - لوگ متحیر ہین کہ یہہ اضافہ محصولات کا علی الاتصال کبتک ہوتا رہیگا - ایسی حالت مین کچھہ تعجب نہین اگر خوف زدہ اہل ایشیا نے پچھلے حسابات کے دیکھنے سے یہہ خیال کیا ہو کہ سلطنت روس کی خواہش یہہ ہے کہ اونکی ساری جائداد پر قبضہ کرلے" -

شیلر صاحب نے اپنی مشہور تاریخ ترکستان مین روسی افسرون کی رشوت خواری اور بددیانتی کے تذکرے مین نہایت واضح طور پر بیان کیا ہے کہ جب ان علانیہ رشوت خواریون کی اطلاع گورنر کو ہوتی تھی تو وہ عہدہ دار مجرم کو بغیر کسی سزا کے بری کر دیتے تھے اور اگر سزا دینے کی کبھی نوبت ہی آئی تو محض تبدیل مقام ایسے جرائم کی مناسب سزا تھی - اونہون نے ۱۸۷۳ع کی ایک چشم دید حکایت بیان کی ہے کہ ناظم کراما نے بکثرت رقوم سرکاری کا تغلب کیا اور رعایا سے بہت کچھہ رشوت لی - عرصے تک رعایا شکایت سے بجبر روکی گئی لیکن جب تمام شکایت اور شہرت سے جس پر لینا مشکل ہو گیا تو مجبوری ناظم مذکور کے لیئے اس بیان سے سزاے تبدیلی تجویز کی گئی کہ وہ بڑے کام کا آدمی ہے -

اسی ذیل مین مسٹر شیلر نے سنہ مذکور کا ایک واقعہ نقل کیا ہے جو روسی اخبار گلوس نمبر ۲۷ مین مشتہر ہوا تھا - یہہ واقعہ ضلع تکمک کے متعلق تھا جسمین ناظم ضلع نے تئیس (۲۳) ہزار سکۂ روبل رقم سرکاری تغلب کی اور اس جرم مین وہ صرف تبدیل کر دیا گیا - گلوس اس موقع پر دوسری حکایت یہ لکھتا ہے کہ صیغۂ تعمیرات کے ایک افسر نے جعلی احکامات بنا کر پندرہ ہزار سکۂ روبل وصول کر لیا اور گورنر نے بجاے گرفتاری کے ابتداءً اوس روپیے کی واپسی اور حساب کی درستی اور آخرکار بہ مجبوری اوس مجرم کے بھگا دینے کی کوشش کی -

غرضکہ مسٹر شیلر نے اسی سلسلے مین بہت سے عجیب و غریب واقعات کا تذکرہ کیا ہے اور آخرکار اونہون نے لکھا ہے کہ جب شہر کے اخبارات اور سرکاری حلقون مین ان بدنامیون کا چرچا حد سے زیادہ ہوا تو جنرل کفمین نے ۱۸۸۲ع مین بعد واپسی تاشقند نظر ثانی انتظام کی غرض سے تحقیقات کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا - ہرچند اس کمیشن کے اختیارات نہایت محدود

تھے اور عبوامغائنہ کتب کے اوسکو جابرانہ محصولات کی نسبت رعایا کے اظہار لینے کا بھی
اختیار نہ تھا تاہم اہل کمیشن نے اپنی رپورٹ مین اور ذیل تسلیم کیے ہین - وہ لکھتے ہین
۱۸۶۷ء کے ساتھہ اگر مصارف حال کا مقابلہ کیا جاے تو چگنی ترقی نظر آتی ہے لیکن
اس وجہ سے فضول سمجھی جاتی ہے کہ ضروریات رعایا سے ان مصارف کو کوئی سروکار نہین
مصارف مرمت سڑک اور تعمیرات اور پل کی جانب توجہ خاص دہا رہتے جسمین پانچ ہزار
سکہ روبل سے زیادہ خرچ ہوا - باقی یہہ امور کہ آیا اسقدر مصارف کی ضرورت کیا تھی آیا
مرمت واقعی ہوئی اور ضروری وقیمت مندرجہ حساب واجبی ہے یا نہین - یہہ ایسی باتین
ہین جنکا حساب سے کوئی پتہ نہین چلتا . . . . . فوج دیسی بھرتی کرنا جو فقط کاغذ پر موجود رہے
ایک لاکھہ پچاس ہزار آدمیون کی آبادی مین صرف چار پلنگ بھر کا اسپتال بنوانا اور دو ہزار
سکہ روبل اس ایک کمرے کی مرمت مین خرچ کرنا - ناظم ضلع کے لیئے ایک عالیشان عمارت
کی تعمیر اور اعلی درجے کی اوسکی آرائش جسمین اٹھائیس ہزار سکہ روبل سے کچھہ زیادہ خرچ ہوئے
سرکاری تعمیرات کا فضول طور پر چار ہزار سکہ روبل کے صرف سے بنوانا ایسی حالت مین
جبکہ فقط ایک ہزار سکہ روبل کافی سمجھا جاے - چھہ ہزار سالانہ سکہ روبل کی تنخواہ پر انسپکٹر
تعمیرات کا نوکر رکھنا جو اپنے اوقات فرصت مین ناظم صاحب کے گھر بار دربان کا کام بھی دے -
یہہ سب ایسے مصارف ہین جنکو نہ مقامی ضروریات سے کوئی علاقہ ہے نہ کفایت انتظام
سے سروکار - پس ہمکو نہایت تعجب ہے کہ گورنر فوج نے ایسے تخمینہ جات محصول کسطرح
منظور کیا جنکے سبب سے محصولات مین ایسی عجیب و غریب ترقی کی گئی -

اہل کمیشن نے یہہ بھی تحریر کیا ہے کہ بہت سی چیزون کا کوئی حساب کتاب نہین پایا جاتا
مقامی فنڈ سے جو روپیہ ناظم اور گورنر نے وصول کیا اوسمین حسب قاعدہ محکمہ رنجبسی کی
راے نہین لی گئی اور بہت سا روپیہ بموجب حساب مسلکہ بغیر رسید کے صرف کیا گیا -
کاغذات حساب جسقدر موجود ہین وہ عہدہ داروں کی فضولی اور بے انتظامی کے
شاہد حال ہین -

اسکے بعد مسٹر شیلر لکھتے ہین کہ اس طرز حکومت نے بعض اضلاع اجنت وغیرہ مین عام

ناراضی سے بلوے کی صورت پیدا کردی اور کل عہدہ داران سرکاری اور روسی رعایا کو حفاظت کے لیئے ہتھیار تقسیم ہوئے اور بغیر مسلح ہوئے ان لوگون کو باہر جانے کی اجازت نہ تھی۔ کاشغر کے ایک معزز افسر کی تحریر سے دریافت ہوا کہ اکثر باشندگان تاشقند وغیرہ یعقوب خان کو عرضیان دیتے تھے کہ وہ اون مقامات کو افغانستان مین شامل کرے۔ لیکن باوجود ان تمام حالات کے وہ لکھتے ہین کہ ان معاملات کی صورت سے جس شخص نے عوام کو واقف کرنے کا قصد کیا وہ فوراً سزایاب ہوا اور اخبارات کے کارسپانڈنٹون کو بھی اسکی سخت ممانعت تھی"۔

پس غور سے اگر روسی گورنمنٹ اور روسی رعایا کے حالات جو خیالات و رسم و رواج پر نظر کرو تو روس ایک عجیب معجون مرکب قوم نظر آئیگی۔ اگر اوسکی اندرونی عقلی اور اخلاقی ترقیات کی حیثیت سے بحث کیجائے تو وہ ایک جاہل خونخوار قوم سے زیادہ نہین قرار پاتی اور اگر یورپ کے خارجی اثر سے ظاہری آب وتاب پر نظر کرین تو روس ٹھیکے کی وہ انگریزی عمارت ہے جسکے اندر بالو بھری ہو اور ساخت کے ولایتی پن اور ولایتی سجاوٹ نے اوسکو اک ذی محل کردیا ہو۔ اہل روس کی ترقی ملک اور اوسکی عقلی۔ اخلاقی اور تمدنی ترقیون کا ایک سرسری لیکن نہایت صحیح نقشہ یہہ ہے جو ناظرین کے پیش نظر کیا گیا اور جو امن و جنگ دونون حالتون سے یکسان متعلق ہے۔ یہی شائستگی پھیلانے کی سفارت ہے جو گورنمنٹ روس نے وسط ایشیا مین اختیار کی ہے اور جسپر روسی قوم اور افسران گورنمنٹ روس کو بڑا ناز ہے۔

بہرحال وسط ایشیا مین اب گورنمنٹ روس کی ترقی اس حد کو پہونچ گئی ہے کہ وہ مطمئین انگریز جنہون نے روسی ترقی پر بحث کرنے کا نام "کابوس روس" رکھا تھا سرحد کی نازک حالتون کو تردد کی نگاہ سے دیکھ رہے ہین۔ انگلستان اور ہندوستان کے عام جلسا ور تخلیے کی صحبتین اور اخبارون کے کالم اور وہ وقت سرحدی مباحثات کے لیئے اکثر وقف ہین۔ ہم اس مباحثے مین روسی گورنمنٹ پر بدعہدی اور بے ایمانی کا الزام قائم کرنا نہین چاہتے کیونکہ دنیا مین کوئی گورنمنٹ شاید ہی اس الزام سے مستثنے ہوسکتی ہو لیکن غور طلب امر صرف یہہ ہے

کہ آیا ہماری گورنمنٹ نے ہماری حفاظت جان ومال کی کون سی قطعی سبیل اختیار کی ہی۔ لائق وفائق مدبران سلطنت انگریزی کی پروزن رایون کا تخطیہ ایک ہندوستانی کی زبان سے ہرچند واقعی گستاخی سمجھا جاے لیکن گذشتہ واقعات پر نظر کرنے سے مجھے اس امر کے تسلیم مین چارہ نہین کہ شاید اسوقت تک پارلیمنٹ کے بڑے سے بڑے مباحثے کا نتیجہ اس معاملے مین سخنے چند سے زائد نہین ہوا۔

سنہ ۱۸۶۵ء تک روسی ترقی صرف ترکستان مین محدود تھی اور مدبران انگریزی کے خیال مین ہندوکش کا سلسلہ آیندہ ترقی کے لیے قدرتی سد راہ تھا۔ لیکن سنہ ۱۸۶۹ء مین روس نے اوس سلسلے کو منقطع کیا اور وہ ترکستان سے تکی ترکمانون کی جانب متوجہ ہوا۔ اسی زمانے کے عنقریب جب روسی خیوا کی جانب بڑہنے پر آمادہ تھے پروفیسر ویمبری وسط ایشیا کے مشہور سیاح نے وسط ایشیا کے سفر سے یورپ مین مراجعت کی اور وہ انگلینڈ مین گئے اور وزیر اعظم انگلستان سے ملے۔ لارڈ پامرسٹن جو اوسوقت کے وزیر اعظم تھے جنکی دہوم قومی شان وشوکت کے برقرار رکہنے مین بہت کچہہ تہی۔ پروفیسر ویمبری نے روسی ترقی کی حالت بیان کی لارڈ پامرسٹن نے ہنسکر جواب دیا کہ جناب وسط ایشیا مین روسیون کی ترقی اور انگریزی دنیا کی نسبت ایک خوف کی حالت جنکا تذکرہ آپ کر رہے ہین یہ ایسے امور ہین کہ بہت نسلین ختم ہو جائین گی تب شاید یہ واقع ہون گے۔

لارڈ پامرسٹن کے بعد متعدد وزارتین تبدیل ہوئین اور لبرل اور کنسرویٹیو کا کئی بار پہیر بدل ہوا۔ روس نے اپنے معمولی سلسلہ ترقی کو برابر جاری رکہا اور ہر قدم کی ترقی تعجب اور خوف کی نگاہ سے دیکہی گئی۔ لیکن کبہی درمیان کے باقی ماندہ جنگجو فرقون کی مزاحمت سے دل کو تسکین دیگئی اور کبہی روس کے وقع الوقتی جوابات پر اطمینان ظاہر کیا گیا۔ مثلاً فروری سنہ ۱۸۸۲ء کے پانچ ہفتے بعد ایم ڈی جیرز نے مسٹر تھارنٹن کو اطلاع دی کہ سلطنت روس ہرات یا سرخ کی جانب بڑہنا نہین چاہتی اور نہ اوسکا ارادہ ہے کہ موجودہ ملک سے زیادہ کسی حصے پر قبضہ کرے گی۔ اسی سلسلے مین پہر اونہون نے بیان کیا کہ بغرض رفع احتمال نزاع اوس ملک کی سرحد کا قطعی طور پر مقام خواجہ صالح سے ایران اور قرب سرخ تک معین ہو جانا

مناسب ہے"۔ لیکن ۱۶۔ مارچ ۱۸۹۳ء کو [illegible] پر فقط اس معقول عذر سے قبضہ کر لیا گیا کہ [illegible]
تو وہ ہماری اطاعت کے خواہشمند ہیں [illegible] کے قبضے نے ہرچند ہرات انگریزی کی آ[illegible]
زیادہ کھولدین لیکن اس سے پہلے ہی قبضہ خیوا کے بعد گورنمنٹ لارڈ لٹن نے سرحد افغانستان
کی جانب توجہ خاص کی تھی۔ لارڈ لٹن کی حکمت عملی گو ایک [illegible] وقت کی نظر میں متاثر ہونے
کی جگہ بظاہر موثر معلوم ہوتی ہو لیکن [illegible] حکمت عملی [illegible] مقررہ حکمت عملی یہ تھی
گورنمنٹ لارڈ لٹن کی ابتدائی خواہش صرف اسقدر تھی کہ ایک انگریزی سفیر کابل میں رہے
اور سلسلہ کوہ کے اوس جانب دیکھنے اور سننے کو آنکھیں اور کان ہو جائیں۔ پس اگر امیر
خواہش کو منظور کر لیتے اور نتیجہ جنگ نے گورنمنٹ کو شیر علی خان کے فرار سے قبضہ قندہار کیجانب
مائل نہ کیا ہوتا تو اس حکمت عملی کا یقین پر خاتمہ تھا۔ علاوہ بریں خود اشتہار جنگ میں لارڈ لٹن
نے اس امر کو تسلیم کیا تھا کہ اہل افغانستان نے چونکہ کوئی تکلیف نہیں دی لہذا گورنمنٹ
انگریزی اونکی خودمختاری کا لحاظ رکھے گی۔ پس یہ سمجھنا بالکل غلط ہے کہ اوس وقت گورنمنٹ
کی حکمت عملی یہ تھی کہ قندہار یا کسی جزو افغانستان پر قبضہ رکھا جاوے۔ یہ توجہ اسوقت جو
انگریزی گورنمنٹ کو روسی پیش قدمی کی جانب ہوئی وہ بھی غالباً اس وجہ سے ہوئی کہ
روس نے آخرکار اپنا دلی منشا گورنمنٹ برطانیہ پر ظاہر کر دیا تھا۔ چنانچہ جولائی ۱۸۸۴ء کو
مسٹر [illegible] کے اس قول سے لارڈ ڈربی وزیر دول خارجہ انگلستان کو سینٹ پیٹرس برگ سے
اطلاع دی گئی کہ اگر انگلستان بجز افغانستان کا ممالک محروسہ میں شامل کر لینا مناسب سمجھا
تو گورنمنٹ روس کو نہ کوئی شکایت ہوگی اور نہ وہ اوسمین مزاحمت کریگی۔ پس گورنمنٹ روس
کی سمجھ میں نہیں آتا کہ بخارا اور خوقند کا قطعی شمول سلطنت روس میں انگریزی گورنمنٹ کو
کیوں ناگوار ہوگا۔ ایسی رایوں کے اظہار کے بعد خود افسران سرکاری کی تحریرات سے
ظاہر ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے روسی پیش قدمی کی حد سرحد افغانستان تک جائز سمجھ لی
تھی اور مئی ۱۸۷۶ء کو مسٹر ڈزریلی نے ہوس آف کامنس میں بیان کیا تھا کہ وسط ایشیا میں
روسی ترقی کو ہم آنکھ سے دیکھیں گے اور شائستگی کو اس سے نفع پہونچے گا۔[1]

بہرحال اب انگریزی گورنمنٹ کی تمام تر توجہ افغانستان کی جانب مصروف ہوئی لیکن [illegible]

[1] از تقریر مسٹر ڈزریلی۔

لارڈ لٹن کی آخری حکمت عملی کا نتیجہ ناکامی کے سوا کیا ہوا۔ بدقسمتی سے وہ غضبناک حکمت عملی بھی نہایت کمزوری سے برتی گئی اور افغانون کے قومی جوش کا اندازہ غلط کیا گیا اور ایک وحشی اور خونخوار قوم کے مقابلے مین تھوڑی سی فوج بھیجی گئی۔

علی ہذا افغانستان کی دوستی ہمیشہ مشکوک بنی رہی اور اس مشکوک دوستی پر تنہا اعتماد نہین کیا گیا بلکہ بکثرت روپیہ اوس دوستی کے قائم رکھنے مین ضائع ہوتا رہا۔ پس یہہ سمجھنا غالباً صحیح ہے کہ یہہ کل رائین چاہے وہ لبرل فرقے کی ہون یا کنسرویٹیو کی بظاہر موثر معلوم ہوتی ہون یا ستائر لیکن فی الحقیقت وہ کسی طرح قطعی اور یقینی نہ تھین۔ ہماری حکمت عملی روسی فوٹوگراف کی عکسی تصویر تھی جو اپنے ارادے سے اپنی ہیئت کی تبدیلی پر قادر نہ تھی۔ ہم روس کے قہر اور مہر کی نظرون کو ہمیشہ تاڑا کیئے اور ہمیشہ اوسکے نقش قدم اور حرکت وسکون پر ہمارا خیال جما رہا لیکن روسی خیالات سے علیحدہ ہوکر ہمنے ایسی رائے کبھی نہین قائم کی جسکی روسے اطمینان قلب کے ساتھہ ہم یہہ کہہ سکتے کہ روس چاہے جس حالت مین ہو اور وہ جو چاہے کرے ہملو تو یہہ کرنا ضرور ہے۔

کسیقدر روسی وعدون کا آسرا۔ کچھہ اوسکی روز افزون پیش قدمی کا وغدغہ۔ کروڑون کے صرف سے افغانستان کی مشکوک دوستی قائم رکھنے کی تمنا۔ اور اوسکے ساتھہ ہی ایک وہمی اور وحشی فرقے کے ساتھہ جنگی حکمت عملی کا برتاو اور بحالت سکوت وتسلیم قندہار پر قبضہ رکھنے کی خواہش۔ یہہ متفاو خیالات تھے جنکو ہمنے اپنے دماغ مین جگہہ دی تھی اور جنکا نام ہمنے اتفاقی حکمت عملی کی جگہہ قطعی حکمت عملی رکھا تھا۔

غرضکہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ پچھلی غلطیون کی اصلاح جدید حکمت عملی کے بدلنے سے ممکن نہین معلوم ہوتی ہے۔ فرض کیجیے کہ صرف افغانی روسی سرحد کے مضبوط رکھنے پر اطمینان ظاہر کیا جاے لیکن بہت عرصے تک اس حالت کے قائم رہنے مین کسقدر مشکلات کا سامنا ہے۔ مشکل ہی کہ کینہ ور افغانون کی دوستی پر جو پہلے ہی بہت کچھہ مشکوک تھی اور جسکو افغانستان کی آخری جنگ نے قومی اور مذہبی نفرت کے ساتھہ بدل دیا تھا پورے طور پر اعتماد کیا جاے اور مشکل ہے کہ جب روس افغانستان کے ڈانڈے پر کھڑا ہے تو ایسے نازک وقت مین افغانستان کے کسی حصہ ملک پر قبضہ رکھنے کے لیئے کوئی لڑائی افغانون سے لڑی جاے۔

علاوہ بران اگر یہہ قبضہ رضامندی کے ساتہہ ہی ممکن ہو تو بغیر کسی آمدنی کے اوسکے دائمی مصارف کہانسے آئینگے اور پہر روس کو افغانستان کی ترغیب اور تخویف کے ذریعے کیا کم حاصل ہین خصوصًا جبکہ امیر حال روسیون کا قدیم وظیفہ خوار رہے —

اگر ان تمام حالات پر نظر کیجاے تو اس سوال کا حل کہ افغانستان کی آخری قسمت کیا ہے ؟ بالکل روسی نقل وحرکت اور انگریزی قوت پر موقوف نظر آتا ہے — جب گورنمنٹ روس کا ڈانڈا افغانستان سے ملگیا اور ظاہری تعلق سرحد کا اوسکو بہی ویسا ہی حاصل ہوگیا جو انگریزی گورنمنٹ کو حاصل ہے تو سوا چند نزاعات لفظی کے جو معمولًا عہدنامون کی بنا پر قائم ہوا کرتی ہین کوئی ترجیح حسبی دونون گورمنٹون کے استحقاق مین باقی نرہیگی —

اوسوقت یہہ کہا جا سکتا ہے کہ ریاست افغانستان کی نسبت جو فی الحقیقت گورنمنٹ انگریزی سے دوستانہ تعلق رکہتی ہے اور کوئی خراج گذار ریاست نہین ہے — روسی گورنمنٹ کا استحقاق اوس استحقاق سے بہت زائد ہے جو انگریزی گورنمنٹ کو مصر مین حاصل ہے — پس سرحدی نزاعین اور سازشین جاری رہینگی اور غالبًا امیر کابل جو دونون حریفون کو یکسان دشمن ملک اور دشمن اسلام سمجہہ رہے ہین دونون سے یہی کہینگے کہ کابل کے لوگون کو اس امر کا خوف ہے اور یہہ بخوبی اونکے دماغ مین ہے اور اونکے دلپر نقش ہوگیا ہے کہ اگر انگریز یا کسی دوسری یورپین قوم نے ایک بار بہی ہمارے ملک مین قدم جمایا تو کبہی نہ کبہی ملک ہاتہہ سے نکل ضرور جائیگا — اس امر مین اونکا کسی طرح اطمینان نہین ہو سکتا اور نا ممکن ہے کہ یہہ خیالات اونکے دل سے دور کیے جا سکین — اور آخرکار جسقدر روس افغانستان کے اوس حصے مین بڑہیگا انگریزی گورنمنٹ اس طرف بڑہیگی یہانتک کہ دونون سلطنتون کی قوت کے لحاظ سے افغانستان دو حصون پر تقسیم ہو جاے — اس تقسیم کا نفع عام یورپین نظر سے اوسوقت یہہ سمجہا جائیگا کہ ایک جزوی حصہ دنیا کا جو بذات خود شائستگی حاصل کرنے کے قابل نہ تہا اب یورپین سلطنتون کے ہاتہہ مین شائستہ ہو جائیگا اور وسیع نظر سے قطع نظر نفع

ــہ تقریر نور محمد خان وزیر شیر علیخان بمقابلہ سر لوئس پلی سفیر انگریزی —

تجارت کے جسکی جانب چند روز سے گورنمنٹ روس کسیقدر متوجہ نظر آتی ہے [illegible]

تعلقات کا یہہ ہوگا کہ علے العموم تمام نزاعات مین گورنمنٹ روس کو گورنمنٹ انگریزی [illegible]

اور مخالفانہ دباو رکہنے کا موقع خوب رہیگا۔ یہہ دوسرے امر کی آخری شق [illegible]

کی سمجہہ مین مشکل آسکتی ہے اور اوسکو وہی لوگ بہت زیادہ باوقعت سمجہینگے [illegible]

سے سابقہ رہتا ہے اور جدید معاہدات مین انہین کوششون سے کاربرار [illegible]

الحاصل روس کی اس پیش قدمی کا نتیجہ میری راے مین جبتک [illegible]

کی خودمختاری کا خاتمہ نہوجاے اس سے زیادہ کچہہ نہین ہوسکتا۔ اور [illegible]

عرصہ درکار ہے۔

لیکن یہہ امر ہنوز جواب طلب باقی ہے کہ اہل ہند کی حفاظت جان و مال کی کیا سبیل ہوگی مین سر نہری رالنسن کے ہمخیال حضرات کی اس راے سے اتفاق نہین کرسکتا کہ جسقدر ترقی روس نے وسط ایشیا مین کی ہے اوسکا مقصود ابتدا سے صرف یہہ تہا کہ ایک وقت مین ہندوستان پر حملہ کیا جاے۔ بلاشبہہ گورنمنٹ روس نے بلحاظ رقبہ ملک مفتوحہ کے ان فتوحات مین نفع کم حاصل کیا اور اوسکو بکثرت روپیہ اور جانین اس پچیس برس کے عرصے مین تلف کرنی پڑین لیکن جب یورپ مین تمام راہین روسی ترقی کی ہتیارون کی [illegible]

ترقی طلب۔ جنگ دوست فوجی افسرون کی اظہار لیاقت کے لئے وسط ایشیا سے زیادہ [illegible]

میدان کون قرار پاسکتا تہا کیونکہ ان لڑائیون مین شہر یار ریفلون کا قدیم زنگ آلود توڑا دار بندوقون سے مقابلہ۔ اور اکثر چند ہی مہینون کی جہڑپا جہڑپی مین فیصلہ تہا پس ترقی کا میدان محض [illegible] تہا اور ہر قدم کی ترقی دوسرے قدم بڑہانے کی ترغیب دیتی تہی۔ علاوہ بران وسط ایشیا کی روسی ترقی پر بخوبی غور کرنے سے یہہ امر ثابت ہے کہ وحشی قومون کی بلیرہ وی اور بعض [illegible] مقبوضہ کی ترکیب خاص بہی کبہی کبہی آیندہ ترقی کا سبب ہوجاتی تہی۔

اسی طرح مین اس راے سے بہی اتفاق نہین کرتا کہ انگریزی گورنمنٹ روسی گورنمنٹ کی قوت کے مقابلے مین محض ہیچ ہے۔ بلاشبہہ روسی گورنمنٹ فوجی بری قوت مین ہم سے زیادہ قوی ہے لیکن اوسی طرح بحری قوت مین ہم روس پر غالب ہین بلاشبہہ روسی گورنمنٹ کی آمدنی

ضروریات ملک کی جگہ زیادہ تر متعلقات جنگ مین صرف ہوتی ہے لیکن شایستہ قومون کی مسلسل ترقی مین روپئے پیسے کا بڑا کھیل ہے اور اگر روس کی آمدنی سوا ارب روپیے کی ہے تو قطع نظر قومی اتفاق اور قومی تمول کے انگریزی گورنمنٹ کی کل آمدنی تین ارب کے قریب ہے نہ تمام مملکت روس کی آبادی دس کرو آدمیون سے زیادہ نہین ہے اور کل انگریزی مقبوضات سلطنت مین ۳۶ کرور آدمی آباد ہین جنین سے آبادی بکثرت ہے علمی اور اخلاقی قوت مین ہر طرح انگلستان روس پر فائق ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے میری راے یہ ہرگز نہین کہ پارلیمنٹ کی فریقی مخالفتون کا کچھ اثر ہے اور جبکہ روسی شخصی سلطنت مین تمام ارکان سلطنت کے مخفی ہین یا باہمی مخالفت مین ہمارے ہر ایک امر کی دھجیان اوڑائی جائین ان مخالفتون کا زمانہ گذر گیا ہمدردی و حالات کی حالت اب آئندہ کو ایک صحیح راے کا قایم کرنا بھی چندان مشکل نہین رہا پس اب تجربہ کار ولیسے ہی دانشمندی اور اونکی اعلے درجے کی پولیٹیکل قابلیت سے امید ہے کہ گورنمنٹ انڈیا فوراً تمام فریقی اختلافات سب سے علحدہ ہوکر ایک سیدھے طرفدار قطعی ورشل پذیر حکمت عملی ضرور قائم کریگی اور اتفاقی حکمت عملی کی تائید عرصے تک جائز نہ رکھیگی

میری راے مین جو احتیاطی کارروائی گورنمنٹ باطمینان اور بلا خطرہ اس معاملہ مین کرسکتی ہے وہ شاید یہی ہے کہ سرحد ہندوستان کی حفاظت کیجاے اور سب سے ضروری امر یہ ہے کہ تدریجا گورنمنٹ آف انڈیا کی فوجی تمدنی اور اخلاقی قوت زیادہ بڑھائی جاے فوجی قوت کا روپئے کے زور سے ایسا بڑھانا کہ روسی گورنمنٹ کے ساتھ موازنہ قوتین قائم ہوسکے بلاشبہہ ایک ایسا بار ہے جسکا تحمل غریب ہندوستان ہرگز نہین ہوسکتا زراعت پیشہ ہندوستان کی آمدنی بلحاظ آبادی اور رقبہ ملک دیگر تجارتی ممالک سے بہت کم ہے اور ملک ہر قسم کی ترقی مین کچھہ نہ کچھہ گورنمنٹ کی اعانت کا محتاج ہے پس ضروریات گورنمنٹ اور اصلاح حال رعایا سے بچاکر جسقدر روپیہ اس وقت بھی فوجی مصارف مین صرف ہورہا ہے وہ خود ایک بہت بڑا بار ہے لہذا اس معاملے مین مناسب تجویز یہہ ہے کہ تعلیم یافتہ شرفا کے گروہ سے کسیقدر احتیاط کے ساتھہ وہ لوگ منتخب ہوتے رہین جنکی وفاداری کیوجہ قابل اطمینان ہوا اور وہ فوجی تعلیم مین بخوشی شریک کئے جائین اسطرح ہندوستانی ریاستونکی وہ فوجی قوت جو سنہ ۱۸۵۷ کے غدر مین انگریزی

سنبھالنے مین کوئی دقیقہ کوشش کا اُٹھا نہین رکھا زیادہ تر اعتنا کیا جاتا تو بہتر ہوتا کہ اونکا دست ... نہ دیکھی جاے -

ضبطی اسلحہ سے کسی وقت مین ایک فوری اطمینان بلاشک ہوتا ہے لیکن میری راے مین ایک عظیم قوم کے لئے ایسے عجیب اصول کا قائم کرنا جسکا نشان دنیا کی تاریخ مین کہین نہو اور اوس اصول پر قائم اور مستقل ہوجانا گورنمنٹ آف انڈیا کی محض کوتہ اندیشی و حکمت عملی تھی جو فی الواقع خود گورنمنٹ کے لئے نہایت کمزوری کا سبب ہوگئی - ہرگز گورنمنٹ اپنی جاہل رعایا کی اخلاقی قوتون کے معتدل کرنیکی مجاز ہے لیکن اوسکو ایسی تجویزات سے ضرور احتیاط لازم ہے جس سے کوئی خلقی قوت ایک عظیم قوم کی بالکل معدوم ہوجاے - وہ شرفاء ہند جنکے بچے زیور کے ساتھہ ہتھیار کا استعمال کرتے تھے اور جنہون نے فوجی فتحمندی اور ناموری کے افسانے میراث مین پائے تھے اور اون افسانون پر اونکو بے انتہا ناز تھا وہ لوگ تنہا ہتھیار اور لڑائی کے نام سے بیگانہ محض نہین ہوئے بلکہ راستی اور دلیری کی جگہ بیجا خوشامد اور بے غیرتی کے عادی ہوتے جاتے ہین - یہہ لوگ اب اس بات کے محتاج ہین کہ انکی ذاتی حفاظت کے لئے دیگر ممالک کی مستورات کی طرح غیر ملک کے مرد بلائے جائین -

اس مسلہ بحث پر زور دینا غالباً بالکل فضول ہوگا کہ شرفاء ہندوستان سنہ ۵۷ کے غدر مین اُس ہندوستانی باغی فوج کے شریک نہ تھے جو اب بھی انگریزی فوج مین بھرتی ہے اور جسکی تعداد یوروپین فوج کی دوچند ہے لیکن باین ہمہ گورنمنٹ کو اب ادہر اتنا اطمینان ہے کہ قانون اسلحہ کی سخت قیود کے ساتھہ ہتھیارون پر ایسا عجیب و غریب محصول لگایا گیا ہے کہ گویا عملاً انکا استعمال بند کیا گیا -

گورنمنٹ کی تمدنی اور اخلاقی قوت مین ترقی دینے سے میرا مقصود یہہ ہے کہ گورنمنٹ کے طرز حکومت اور بعض اینگلو انڈین حکام کے طرز سلوک سے جو ناخوشی اہل ہند کے قلوب مین ترقی کرتی جاتی ہے اوسکے علاج کی جانب توجہہ کیجاے - گو انگریزی حکام کے روبرو جی حضوری بولنے والے حضرات مجھے اپنا قومی بدخواہ خیال فرمائین لیکن اس امر واقعی کے ظاہر کرنے مین مجھے کچھہ باک نہین کہ اہل ہند مین انگریزی گورنمنٹ سے ناخوشی کا مادہ کم وبیش موجود ہے - بلا شبہہ اہل ہند کے طرز شکایت اور تدبیر رفع شکایت مین مراتب علم و تہذیب کے لحاظ سے فرق ہے لیکن کوئی شخص یہہ نہین کہہ سکتا کہ ... دل بھی ایسی شکایات سے خالی ہے

اعلی درجے کا تعلیم یافتہ فرقہ جسکے غور و عمل کا دائرہ ہی جدا گانہ ہے اور جسکے پاس تمیز و تو ت
اسقدر کافی ہے کہ اصول سلطنت کے مسائل جدیدہ کو کچھہ کچھہ سمجھہ سکے اس بات کی شکایت کرتا
ہے کہ انگریزی قوم نہایت مغرور ہے اور اوسکا قومی غرور اہل ہند کی خاص شکایت اور بہت
سے مظالم کا سبب ہے۔ غرور کے وجود سے انکار کرنا تو انگریزی قومیت کے ہنسی ٹہٹے کی کوشش کرنا
ہے لیکن بلا شبہہ میرا خیال اس غرور کی نسبت یہہ البتہ ضرور تہا کہ دنیا مین ایک شائستہ قوم نا شائستہ
قوم کے مقابلے مین ضرور مغرور رہے ایک تعلیم یافتہ بامذاق شہری وقصباتی ایک عامی دیہاتی گنوار
کے مقابلے مین ضرور مغرور رہے لیکن غور کرنے سے یہہ مثالین انگریزی غرور سے متعلق نہین
قرار پاتین — اونکا غرور ایک فاتح قوم کی حیثیت سے ہے اور فی الواقع مین گویا اہل ہند کو
لیے اس امر کی بد ترغیب ہے کہ جبتک تم اپنی مفتوحہ حیثیت کو تبدیل نکر دوگے ہم اپنے غرور
کی حالت کو بدل نہین سکتے۔ اونکا غرور تہذیب و شائستگی سے متعلق نہین ہے بلکہ ہماری قوم
کے معزز تعلیم یافتہ اور شائستہ یہان تک کہ خود والیان ملک کے ساتہہ ایک بے حقیقت
آدمی اور کار سپاہی اخبار کا وہی مغرورانہ سلوک ہے — وہ اپنے فتاحی کے نشے مین چور
ہین اور قومی اتفاق سے اونکو اپنے مغرورانہ افعال مین مدد ملتی ہے — وہ ہماری خوشی اور
ناخوشی کی ذرہ برابر بہی پروا نہین کرتے ہا —

غریب ہندوستان مین والیان ملک اور متمول رئیسون کے علاوہ بکثرت ایسے بہلے مانس موجود
ہین جنکے باپ دادا بڑے اولوالعزم نامور فوجی یا مذہبی پیشوا گذرے ہین اور جنکے پاس اب زمانے
کے متواتر انقلابات سے اگر ایک پیرہن نظر سے دیکہیے تو آثار شائستگی یعنے تمول کا کوسون
نشان نہین ہے لیکن قومی عزت کے آثار اونمین بدستور موجود ہین — دولت اور شان و شوکت
نے اونسے کنارہ کیا لیکن شرافت اور شائستگی کی جان یعنے اخلاقی ترقی — راستی اور ایمانداری
اونمین ہنوز باقی ہے — وہ دولت کی پروا نہین کرتے لیکن ذاتی عزت کا اونکو انتہا لحاظ ہے —
لیکن ایک صاحب میم صاحب — آیا صاحب — خانساماں صاحب کا برتاو اونکے ساتہہ کیا ہے —
وہی فتاحی کا غرور اور حکومت کا نشہ اور اوسکی لین ڈوری دنیا بہر کی ذلت و خواری۔

یہہ غرور تنہا طرز معاشرت مین اہل ہند کا دلشکن نہین ہے بلکہ صاحب او میم صاحب کی ذرا سی

ناخوشی اکثر عاملانہ اختیارات کے ذریعہ سے بڑے بڑے جرائم کا سبب ہوجاتی ہے جو غریب ہندوستانیون کی جان اور عزت پر موثر ہوتے ہین - اسی وجہ سے اہل ہند کا قول ہے کہ غلامی کا بھوت ہمارے گھر سے دفعہ نہین ہوا بلکہ زمانے کے انقلاب سے اوس نے ولایتی برم راکشس کا جنم لیا ہے -

ہندوستان کے چھوٹے چھوٹے انگریزون کو ہر بات مین اپنے قومی امتیاز کے قائم رکھنے کا ایک کمینہ جوش ایسا گھیرے ہوے ہے کہ وہ ہماری ہر ترقی اور اصلاح کو جو ہمکو اونکا ہمپایہ بنا سکتی ہے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور اونکا قومی اعتبار اونکا منصب ہمیشہ اس بات کا اونکو موقع دیتا ہے کہ وہ اعلیٰ عہدہ داران گورنمنٹ کے کان غلط خیالات سے بھرین اور ہمارے قومی جوش کو اپنے حاکمانہ اختیارات سے دبائین غرضکہ حتے المقدور ہماری ترقی مین سدّراہ ہون - یہی وجہ ہے کہ رعایا کی باہمی معاملت اور زراعت و تجارت کی جھگڑون مین یہہ لوگ جسقدر نیک نیت اور آزاد ہین قومی حقوق کی مخالفت مین اوتنے ہی ہٹ دہرم اور خود غرض ہین -

البرٹ بل کے قیامت انگیز ہنگامے مین کوئی دقیقہ اہل ہند بلکہ قائمہ مقام ملکہ معظمہ و گورنمنٹ آف انڈیا کی ذلت اور حقارت کا اوٹھا نہین رکھا گیا ! خود ہی تو قومی امتیاز اور فتّاحی استحقاق کی بنا پر بغاوت کا ایک محض خیر مترقب طوفان برپا کیا گیا اور پھر خود ہی بعض باغیرت اینگلو انڈین ایک عجیب و غریب منطق سے اسوقت تک یہہ ثابت کر رہے ہین کہ اوسکے بانی لارڈ رپن تھے - لیکن کسی نے ان انگریزون کا کیا بنا لیا ! انیگلو انڈین حکام کی انہین بد آموزیون اور عیاریون نے بعض وطن دوست اہل ہند کو اس جانب متوجہ کیا تھا کہ ملک کے اعلیٰ تر مناصب مین حصہ لیکر اپنے ملک کی حکومت مین رفتہ رفتہ دخل پیدا کیا جاے لیکن اس ترقی مین بھی ہی فراحمتین در پیش رہین - سات سمندر اوس پار سول سروس کا امتحان قرار پایا اور اوسپر بھی سن کی سخت قید اور انگریزون کے ساتھہ اونکی مادری زبان مین ایک غیر قوم کا امتحان دینا اور ان سب و قتونکا جھیل کر ترقی مین اوسکی انتہائی پرواز ؟ اسسٹنٹی !!

یہہ سمجھنا بڑی غلطی ہے کہ اب منبع فیاض نے ہند کے مردم خیز ملک مین جو کبھی شائستگی کا

پھر تھا فیضی اور بیربل کا پیدا کرنا یکقلم بند کر دیا - خود ہمارے وقتون مین سر سالار جنگ مرحوم اور سر ٹی مادہو راو
اوسی پایہ کے مدبر ثابت ہوے لیکن افسوس یہہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ کو سستے دامون اس جنس
کی خریداری منظور نہین - سیکڑون فیضی اور بیربل گذر گئے لیکن بے پروا گورنمنٹ نے آنکھ پھیر کر نہ دیکھا!
مسٹر سید محمود اور میجر علی خان آفن کا مقابلہ تو تب صحیح ہوتا جب عاملانہ صیغے مین کوئی ذمہ داری کا معزز
عہدہ اونکے سپرد ہوتا - کوئی ہندوستانی فارن آفس مین یا کسی معزز اور مخصوص عہدے پر مامور کیا جاتا -

بہر حال ہندوستان مین انگریزی طرز حکومت کے قاعدے تغیر حالت سے ایسے ردی ہو گئے
ہین کہ اب نہایت مستعدی اور عجلت کے ساتھہ اونکی ترمیم اور اصلاح کی ضرورت ہے - دنیا
مین حکومت مطلق (ڈسپاٹک گورنمنٹ) کی حاجت اوسی وقت تک ہے جب تک قوم کو اپنے
حقوق کا حس نہو قوم کے مونہہ مین زبان نہو لیکن کوئی وجہہ نہین کہ چند خود غرض انگریزون کی رائے
اب بھی اندہے کی لکڑی بنائی جاے اور غریب سکرٹری آف اسٹیٹ ناواقفیت سے ساڑہے
۲۵ کڑور ہندوستانیون کو اوسی ایک لاٹھی سے ہانکین اور کوئی چون نہ کرسکے!
شخصی حکومت کی جگہ قومی حکومت کا وجود دنیا مین بڑی نعمت ہے لیکن ایک قوم کی حکومت دوسری قوم پر ایسی
حالت مین جبکہ قومی حقوق کا احتمالات چند خود غرض حاکمون کو ہر وقت محکوم کی ترقی روکنے
پر مجبور کر رہا ہو زیادہ تر خطرناک ہے کیونکہ شخصی حکومت مین اگر ایک خود رائے غاصب اور ظالم سے
سابقہ ہے تو اس صورت مین ایک گروہ بیرحم لٹیرونکا موجود ہے -

غرضکہ تعلیم یافتہ فرقے کی شکایتین اسی قسم کی ہین لیکن ان سب شکایت مین اس فرقہ کی
خواہش صرف یہہ ہے کہ ہندوستان کے طبعی نمو مین فاتح فرقے کیجانب سے جو قدرتی غیر مستحق رکاوٹین پیدا
ہین وہ اوٹھا لیجائین اور ایک روز کا کام دس برس تک نہ بڑہایا جاوے - وہ موجودہ نقصانات
کا شاکی اور اصلاح کا متمنی ہے لیکن جو فوائد انگریزی گورنمنٹ سے پہونچے ہین اونکا شکر گذار بھی ہے
- اوسکا بیان ہے کہ انگریزی گورنمنٹ کی بدولت ستی اور دختر کشی کے وحشیانہ مراسم جنکو ہندوستانیون
کے مذہب اور غیرت نے مدتون سے مستحسن قرار دے رکہا تھا قطعاً ترک ہوگئے ڈاکہ زنی اور
ٹھگی کا انسداد سختی کے ساتھہ کیا گیا اور ان کامون کے لئے گورنمنٹ کی جیب خاص سے
جداگانہ محکمے مقرر ہوے - وہ آئے دن کی خانہ برانداز خونی جنگیان کہ انسے او گھمارنے تلوارونکا

اوگل پڑنا۔ صوبہ داروں اور زمینداروں کی گورنمنٹ سے بغاوتیں اور قتل و غارت کے ہنگامے۔
تغیر حکومت سے تمام اصول مملکت کی بیخ - اور ایک فیل نشین کی عبرت انگیز خاک نشینی اور گدائے
غیر مستحق کا عروج - یہہ تمام پچھلی حکومتون کے اضطراری افعال کے نتائج جنہون نے سلسلۂ نظام
عالم کو محض ایک بیہودہ عورت کا غیر منتظم گھر اور کاہلی کو تقدیر الٰہی ثابت کر رکھا تھا فنا ہو گئے —
باقاعدہ حکمرانی سے ملک مین اطمینان اور امن و امان کی ایک مستقل حالت پیدا ہوئی اور تجارت
و حرفت کی جانب لوگ جھکنے لگے - تعلیم مین جو انسان کی ترقی کا جزو اول ہے گورنمنٹ نے بڑی
توجہ کی - علم ادب کے بوسے عاشقانہ خیالات - فحش مضامین اور فضول تکلفات اور حکمت
قدیمہ کے ہیولے اور جزو لا یتجزی کے غیر مفید مباحث تعلیم سے جدا کئے گئے اور کارآمد علوم
و فنون کا رواج ہوا - آدم اسمتھ کی جدید تحقیقات دولت اور مساوی تقسیم دولت کے مسائل
اور ڈاکٹر مل اور اسپنسر وغیرہ کی پولیٹیکل اکانومی اور سوشیالوجی (فلسفہ سیاست مدن) کی عجیب
و غریب تحقیقاتون نے ہماری جماعت تمدنی (سوسائٹی) کے خیالات کا رخ پھیر دیا - آزادی استحقاق
- فرائض و ہمدردی کی صحت بخش ہوا نے ہمارے مردہ قلوب اور بوسیدہ ہڈیون مین ایک تازہ
روح پھونک دی - ہندوستان اوٹھہ کھڑا ہوا اور وہ مردہ ہزار سالہ جو فقط گذشتہ حرکتون کا ایک
ڈھیر تھا اپنے پدر شفیق بربہا کیطرح قومی جلسون اور اخبارون کی ہزار زبانون سے بولنے لگا -
انگریزی اصول حکومت کے روشن کرنون نے اپنی ہمسایہ ریاستون کو بھی بے لو نہین
چھوڑا - تعدد ازدواج - قتل و زہر خورانی کی خفیہ سازشین اور ایک غفلت محیط کا ملک مین
سناٹا بہت کچھ موقوف ہوا اور انگریزی قاعدون پر مشق کرنیکا شوق اونکو بھی پیدا ہو گیا -
انگریزی قوم کی نسبت گو لوگونکا اعتقاد یہہ ہے کہ دنیا مین کوئی فرقہ شاید اس قوم سے
بڑہکے رحمدل اور آزاد نہین - مظلوم غلامون کی آزادی مین کرورون روپیہ اور ہزارون جانین
اسی قوم نے خرچ کین اور اسی طرح ملکی بہت سی اصلاحون کا باعث دنیا مین یہی قوم ہوئی - ہندوستان
کی جابرانہ حکومت مین بھی بکثرت نیک نیت انسان انہین انگریزون مین ایسے گذرے ہین
جنہون نے ہمیشہ ہمارے حقوق کے لئے اپنے ہم قوم فرقہ کی اہانت و ملامت اور سوختہ برداشت
کی جب نہ ہمکو اپنی حالت کا حس تھا اور نہ ہم غور فکر اور انتشار دان مین بھی اوس حالت کے

اظہار پر قادر تھے اور اونکی اوسوقت کی ہمدردی پر بعینہ وہی مثل صادق تھی "سوتے لڑکے کا منہہ چوما نہ باپ خوش نہ ماں خوش"

یہہ تعلیم یافتہ فرقے کی مختصر شکایت اور شکرگذاری ہے لیکن اس فرقے کے تحت مین ایک دوسرا فرقہ ہے جسکی شکایات کا سلسلہ نہایت طویل ہے اور ہم اصولاً ان تمہیداً ان شکایات کو ذیل مین بیان کرتے ہین -

ان لوگون کا قول ہے کہ انگریزون نے نوکری سے ہمکو محروم کیا - تجارت ہماری مٹا دی ٹیکسون سے ہمکو زیر بار کیا - مقدمات مین ہمکو لوٹا غرضکہ مختصر الفاظ مین ہمکو کوڑی کوڑی کا محتاج کر دیا

ہم ان شکایات کے سلسلہ وار بے طرفدارانہ و مناسب قیود کے ساتھہ جانچنے کی کوشش کرتے ہین - اولاً بادشاہ اور رعایا دونون کے فرائض اور حدود عمل کی تفریق کیجاتی ہے دوسرے خطائے مشترک اور غیر مشترک مین الزام کا بار صحیح طور پر ملزم واقعی کے سر ڈالا جاتا ہے

اول نوکری - اس بحث مین پنچایتی ڈگری تو صرف اسیقدر ہے کہ اس زمانے مین نوکری عنقا ہے "نوکری کا بیج مارا گیا" لیکن ہم دیکھتے ہین کہ یہہ ڈگری کہانتک صحیح ہے -

سرکاری نقشہ جات اور مردم شماری کی آخری رپورٹ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کل صیغہ جات سرکاری کے ملازمون کی تعداد پونے چودہ لاکھ کے قریب ہے - اس تعداد مین منجملہ ایک لاکھ نوے ہزار فوج کے تریسٹھ ہزار یعنی تقریباً ایک ثلث یورپین ملازمین ہین اور باقی ہندوستانی - دیگر صیغہ جات مین یورپین ملازمین کی تعداد بہت کم ہے کل صیغون کے یورپین چند ہزار سے زیادہ نہین ہو سکتے پس اس حساب سے ظاہر ہے کہ کل پونے چودہ لاکھ ملازمین مین اگر فوجی یورپین ملازمین کو اس تعداد سے خارج کیجئے تو تیرہ لاکھ سے زیادہ ہمارے ہموطن ہندوستانی ملازم موجود ہین اور یہہ وہ تعداد ہے جس سے زیادہ ملازم رکھنے کی گورنمنٹ کو حاجت نہین - پس یہہ سمجھنا تو صریحاً غلط ہوگا کہ انگریزی گورنمنٹ مین ہندوستانی ملازمون کی تعداد کم ہے

لیکن اس بحث مین شکایت کی بنیاد اور ہے - نوکری پیشہ ہندوستانیون کو یہہ شکایت نہین ہے کہ گورنمنٹ کسقدر ملازم مقرر کرسکتی ہے بلکہ اونکی شکایت صرف یہہ ہے کہ جب گورنمنٹ ہمدرد رعایا کی پرورش کے ذمہ دار ہین تو انگریزی گورنمنٹ کل بیکار ہندوستانیون کا کم سے کم

بیکار بہلے مانسون کو کیون نوکر نہین رکھتی - اس شکایت کا اصل چشمہ یہہ ہے کہ ہندوستان بلکہ دنیا کی قدیم تہذیب مین تمام ایسے پیشہ ور جنکی محنتون کا تبادلہ بازار مین ناممکن تہا امرا و سلاطین کے رحم محض پر جسکا نام اون لوگون نے قدردانی رکہا تہا زندگی بسر کرتے تھے - چنانچہ قدیم صناعون کے سوانح عمری - بہادرون کے عجیب و غریب کرتب اور شاعرون کے مدحیہ قصائد اور نثرنگارون اور امرا و سلاطین کے گرانبہا صلے اس امر کے شاہد حال ہین - علیٰ ہذا القیاس تعلیم اوس زمانے مین ایک فرقہ مخصوص یعنی شرفا پر محدود تھی اور جسطرح دنیاوی تعلیم کا اصلی مقصود عموماً نوکری تہا لکھنے پڑہنے کی نوکری کے وہی لوگ مستحق سمجھے جاتے تھے پس اس وجہہ سے کہ پشتہا پشت تک اس عہدی ڈہنی پڑہو فرقے نے بہی صرف دوسرون کے رحم اور قدردانی کے سہارے زندگی کے دن تیر کئے یہہ اصول عادتہً اونکے ذہن نشین ہوگیا کہ گورنمنٹ رعایا کی پرورش کی ذمہ دار ہے - یہی وجہہ ہے کہ علی العموم شریف اور خاندانی اہل ہند اس امر مین انگریزی گورنمنٹ کے زیادہ شاکی ہین -

لیکن ہم کہتے ہین کہ اول تو یہہ اصول کہ گورنمنٹ بیکار آدمیون کی پرورش کی ذمہ دار ہے صریحاً لغو ہے دوسرے عملاً ایسے اصول کا نفاذ کہان ممکن ہے ہندوستان کی مردم شماری مین چار کرور آدمی وہ ہین جنکے پیشے کی کوئی تصریح نہین ہے انمین سے بکثرت بیکار اور بیکارون مین کم سے کم چند لاکہ بہلے مانس نوکری کے امیدوار ہونگے پس فرض کیجیے کہ گورنمنٹ نے کل بیکار آدمیون مین بیکار بہلے مانسون کو نوکر رکہ لیا لیکن یہہ روپیہ کہان سے آئیگا؟ کیا بلا ضرورت جدید ٹکسون کی حاجت نہوگی؟ اور کیا یہہ کہنا صحیح نہ ہوگا کہ گورنمنٹ غصباً ایک شخص سے چہین کر دوسرے غیر مستحق کی پرورش مین خرچ کرتی ہے؟ یہہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف ہم گورنمنٹ کے اون تمام ٹکسون کے شاکی ہین جو اکثر ہماری ہی تہذیب اور ترقی مین خرچ ہوتے ہین اور دوسری طرف ہم اوسکی پرورش کے نہایت تک محتاج ہین! ہمکو یہہ شکایت ہے کہ وہ ہمارا علاقہ عمدہ انتظام کے لئے کیون فرق کرتی ہے لیکن اسکے متمنی ہین کہ گورنمنٹ ہماری خانہ داری کا انتظام کرے!!

علاوہ برآن ہماری سمجہ مین نہین آتا کہ جب گورنمنٹ ایک مستری ایک کاریگر کے معاوضہ خدمت کی ذمہ دار نہین ہے اور نہ اونکو گورنمنٹ سے کوئی شکایت ہے تو وہ ایک

منشی یا محرر کے نوکر رکھنے کی ذمہ داری کیون نہ سمجھی جاتی ہے۔

البتہ اس نوکری کی بحث میں ایک شکایت ہماری واجبی ہے یعنی باوجود مستواتر و عہدون کے کیون گورنمنٹ ہمکو ذمہ داری کے اعلے عہدون پر ذاتی قابلیت کے لحاظ سے مامور نہین کرتی۔ لیکن اس شکایت سے ہمارا مقصود صرف یہہ ہے کہ اعلے عہدون کے ذریعے سے اپنے ملک کی حکومت مین ہمکو مداخلت ہو اور کسیقدر مصارف حکومت مین تخفیف ہو جاسے ورنہ بالفرض گورنمنٹ نے کل چند ہزار انگریزون کو موقوف کرکے انکی جگہین بہی ہندوستانیون کو دیدین تو اسکا نتیجہ کیا ہوگا؟ کروڑون یا لاکھون آدمیون مین صرف چند ہزار کی پرورش بس یہی نتیجہ ہے جسکے حاصل کرنے پر اسقدر داویلا ہے۔

اب ہم اس بحث سے قطع نظر کرکے ناظرین کو دوسری طرف توجہ دلاتے ہین۔ ہم فرض کرتے ہین کہ گورنمنٹ نے خلاف امکان تمام نقصانات کے ساتھ کل بیکار ہندوستانیون کو نوکر رکھ لیا لیکن کون شخص ہے جو اسکو ترقی کی حالت کہیگا؟ یہہ امر بہت صاف ہے کہ نوکری کے ذریعے سے قومی ترقی ناممکن ہے۔ تجارت ہی ایک ایسا پیشہ ہے جو مستقل اور غیر محدود ترقی کا سبب سمجھا جاسے۔ دنیا کی کوئی ترقی ایسی نہین جسکے لئے تمول کی حاجت نہو اور تمول مین اعلے درجے کی عام ترقی کا کوئی ذریعہ تجارت کے سوا ہو نہین سکتا پس بلا شبہ قومون کی انتہائی ترقی تجارت پر موقوف ہے۔

نوکری اور تجارت کا تفرقہ مالی حیثیت سے مختصراً حسب ذیل ہے۔ نوکری کی آمدنی محدود ہے لیکن تجارت کی آمدنی غیر محدود۔ نوکری کے ذریعے سے دولت کا جمع کرنا اس وجہ سے مشکل ہے کہ اس پیشے کی حیثیت مین جمع کرنے کی کوئی ترغیب نہین بلکہ حکومت کے لگاؤ سے فی الحقیقت اسراف کی زیادہ ترغیب ہے لیکن برخلاف اسکے تجارت کی ذاتی ترقی کفایت شعاری پر منحصر ہے۔ اوسکا اصل اصول یہہ ہے کہ راس المال پر جو منافعہ حاصل ہوتا جاسے اوسکو راس المال پر بڑھاتے جاؤ۔ نوکری سے اگرچہ دولت جمع بہی ہوئی تو اوسکی آئندہ ترقی مفقود ہے لیکن تجارت کے لئے کوئی دائرہ ترقی کا معین نہین ہو سکتا اور ان سب امور سے قطع نظر کرکے اگر نوکری کے ذریعے سے کوئی حالت اطمینان کی حاصل بہی

کیجا سے تو نوکری اوس عظیم نقصان کا علاج کیا کر سکتی ہے جو غیر قومون کی تجارت سے اہل ہند کو پہونچ رہا ہے - پس اہل ہند کے ہاتھون مین کوئی ذریعہ قومی ترقی کا تجارت کے سوا نہین ہو سکتا

لیکن اہل ہند کو یہہ شکایت ہے کہ انگریزی قوم نے اونکی تجارت کو مٹا دیا - وہ اپنی زندگی کی روزمرہ ضروریات مین بھی انگریزون کے دست نگر ہو گئے اور اس ذریعے سے انکی دولت ہندوستان کی ہر سال نکلتی گئی کہ اب وہ دنیا کے بازار مین بالکل دوالیا ہو گیا - اوسکو اپنی ذاتی پرورش کی قوت نہین رہی -

ہم ان واقعات سے لفظاً متفق ہین لیکن اس امر مین ہمکو اتفاق نہین ہو سکتا کہ اسکے بانی انگریز ہین - کسی دوسری قوم نے ہماری صنعت کو نہین مٹایا بلکہ اوسکا سقوط محض ہندوستان کی اندرونی تجارت اور اہل ہند کی خوشحالی سے متعلق تھا اور ہم نے کبھی غیر قومون کے مذاق طبیعت کے لحاظ سے اوسکے ترقی دینے کی کوشش نہین کی - غیر ملک کی صنعت پر ترس کھا کر ہم نے کوئی قدردانی نہین کی بلکہ اون چیزون کی ضرورت - ارزانی - اور خوش وضعی نے خود ہمکو ایک غرضمند خریدار بنالیا -

پس ان دونون حالتون مین جو کچھ شکایت ہو سکتی ہے وہ اپنی ذات سے - اپنے ملک سے - اپنی قوم سے - دوسری قومین محض بیگناہ ہین - یہہ خیال بالکل غلط ہے کہ ہندوستان کی قومی تجارت مین مال کی درآمد بہ نسبت برآمد کے زیادہ ہے - کمیشن قحط کی رپورٹ اور دیگر کاغذات سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۶ء مین درآمد کی تعداد اٹھاون کرور (کچھ زیادہ) اور برآمد کی چھیاسٹھ کرور (کچھ زیادہ) تھی - پس اس حساب سے ظاہر ہے کہ ہم دوسرے ملکون سے ۹ کرور روپیہ سالانہ زیادہ وصول کرتے ہین لیکن افسوس یہہ ہے کہ جسقدر روپیہ اس طرح حاصل ہوتا ہے اوس سے بہت زیادہ دوسری طرح پر ہماری جہالت اور ہماری کاہلی سے تنہا ایک انگلستان مین نکلا جاتا ہے - ہمارے ملک سے جو چیزین ولایت جاتی ہین وہ اکثر زمین کی پیداوار ہین مثلاً غلہ روئی وغیرہ جو بہت ارزان قیمت پر وہ لوگ خرید کرتے ہین اور اونہین چیزون کو اپنی صنعت سے بہت زیادہ قیمتی بناکر پھر ہمارے ہی ملک مین بھیجتے ہین کالائے بد بریش خاوند علاوہ بران ہمارے ہی ملک کی جتنی چیزین دوردست ملکون مین جاتی ہین

اونمین مزدوری اور شکل تجارت کا منافعہ تو ہمکو وصول ہوتا ہے اور بقیشت کی تجارتین اکثر انگریزونکے ہاتھہ مین ہین - کپڑے کی کلین اسوقت تک کل ہندوستان مین ڈیڑھ سے کم ہونگی جنمین ستر ہزار آدمی کام کرتے ہین اور روز بروز انہہ کارخانون کی ترقی ہے - اسیطرح جوٹ - کاغذ اور برف وغیرہ کے کارخانے متعدد ہین لیکن ان سب کارخانون کے مالک یا منتظم کون ہین ؟ انگریز اریلوے - نیل اور شکر وغیرہ کے بڑے کارخانون مین حصہ دار کون ہین ؟ انگریز الیس بلاشبہہ انکارخانون مین اکثر حقوق کاشتکاری اور مزدوری سے زیادہ ہماری قسمت کا کچھہ نہین - لیکن یہہ کیون ؟ ہماری ہی جہالت اور پست ہمتی سے !

بہرصورت انگریزی قوم نے فی الواقع ہمکو کوئی نقصان تجارت مین نہین پہونچایا جسکی شکایت بجا طور پر ہماری جانب سے ہوسکے بلکہ اصول تجارت کی تعلیم اور اعلے درجے کی تجارتون کی جانب اہل ہند کی ترغیب فقط انگریزونکی ہمسائگی سے ہوتی جاتی ہے - لیکن ایک شکایت اہم اور لاجواب ہے جو انگریزی گورنمنٹ سے ہمکو پہونچتی ہے یعنی افیون اور شراب کی تجارت - اس آمدنی سے دخلی مالگذاری کرنیکی کوئی وجہہ معقول اسکے سوا نہین ہوسکتی کہ گورنمنٹ نے محض طمع اور خود غرضی سے ان دونون معقول رقمون کو شامل مالگذاری کرکے محاصل ملک کو بڑہا لیا - لیکن اس وجہ سے کہ ملک کی آمدنی اوسکے مصارف کے لیئے بدقت کافی ہوتی ہے اس بات کی امید نہین ہوسکتی کہ جب تک دیگر وسائل سے یہہ آمدنی بڑہائی نجائے ان آمدنیون سے گورنمنٹ دستبرداری کرسکے -

ٹیکسون کی نسبت عام خیال اس فرقے کا یہہ ہے کہ وہ تعداد مین بہت زائد ہین اور اونکی نظر مین علے العموم وجہ افلاس اور زیرباری کی یہی ٹیکس ہین پس ہم غور کے ساتھہ ذیل مین اس امر کے جانچنے کی کوشش کرتے ہین -

سرکاری مالگذاری کی تعداد جو کمیشن قحط نے پارلیمنٹ کے مرکزی حسابات سے نقل کی ہے بائیس ۲۲ کرور سے کچھہ زائد ہے اور جلال الدین اکبر کے عہد مین جبکہ ملک بہت تھوڑا تھا ابو الفضل نے مالگذاری کی تعداد سولہ ۱۶ کرور لکھی ہے پس اوسوقت کی تعداد سے انگریزی مالگذاری چھہ کرور روپیہ سالانہ زیادہ ہوئی - لیکن یہہ تعداد سنہ ۱۸۷۰ع کے قریب سے مختلف سلاطین مغلیہ کے وقت مین بڑہتے بڑہتے شاہجہان کے دور تک بائیس ۲۲ کرور (انگریزی مالگذاری کے برابر) ہوگئی

اورنگ زیب عالمگیر کے وقت مین ترقی مقبوضات شاہی اور بادشاہ کی سختی اور تنگ وزری سے اس مالگذاری نے اور ترقی کی اور ۱۷۰۷ء کے قریب اسی بادشاہ کے عہد مین اڑتیس ۳۸ کروڑ کے قریب نوبت پہونچ گئی - علی ہذا شاہ عالم کے عہد حکومت مین جو حساب سرکاری طور پر احمد شاہ ابدالی کے روبرو پیش ہوا تھا اوس سے دریافت ہوا ہے کہ سخت بے انتظامی اور تنزل کی حالت مین بھی یہہ تعداد چونتیس ۳۴ کرور روپیہ سے کم نہ تھی یعنی سرکاری مالگذاری سے تقریباً ایک ثلث زاید -

اسی طرح اگر سرکاری مالگذاری کا مقابلہ اسوقت کی ہندوستانی ریاستون سے کیا جاتا ہے تو ریاست ہاے راجپوتانہ - بمبئی - ریاست نظام اور ٹراونکور کے قرب وجوار کے ایسے اضلاع مین انتہائی مالگذاری سرکاری فی ایکڑ ۱۲ اور فی کس ۱۱ سے زیادہ نہین ہے لیکن برخلاف اسکے ہندوستانی ریاستون کے اضلاع ملحقہ مین بہی نرخ سے زاید یعنی فی ایکڑ ۱ درعلی ہذا ۱ اور ۱ فی کس تک ترقی کر گیا ہے - اب اگر اس مالگذاری آراضی مین کل محاصل شاہی شامل کر لیے جائین تو سرکاری محاصل کی مجموعی تعداد ۱۸۰۹ء تک ننانوے ۹۹ کرور روپیہ سے کسیقدر زاید ہوگی لیکن یہہ تعداد جلال الدین اکبر کی حکومت مین بہی بیالیس ۴۲ کرور سے کم نہ تھی اور اورنگ زیب عالمگیر کے عہد مین پچاس کرور سے ترقی کرتے کرتے اسّی کرور تک پہونچ گئی تھی -

اس بادشاہ کے عہد بعد لت مہد مین جس سختی سے عموماً محصولات سرکاری وصول کیے جاتے تھے اونکی مجمل حالت اوس عرضداشت سے ظاہر ہے جو محصول جزیہ پر انا راج سنگہ والی اودے پور نے ۱۶۷۷ء مین بادشاہ کو لکھی تھی اور بخوف طوالت جسکی چند ہی سطرون کا ترجمہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین - وہ لکھتا ہے :-

"حضور کے عہد مین اکثر ممالک سلطنت سے جاتے رہے ہین اور اس وجہ سے کہ تباہی و مصیبت بلا مزاحمت عالمگیر ہین دیگر ممالک کا نقصان اور عاید ہوگا - آپکی رعایا پامال ہوگئی ہے اور آپکی سلطنت کا ہر ایک ملک تباہ و مفلس ہوگیا ہے - ویرانی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور آفتین بڑہتی جاتی ہین - جس حالت مین خود بادشاہ اور شہزادونکے گہر دن کو افلاس نے جا گہیرا تو امیرونکا خدا جانے کیا حال ہوگا - سپاہ نالان ہے - تاجر مستغیث ہین - مسلمان شاکی ہین - ہندو تباہ ہین

اور کمبخت مصیبت زدہ لوگون کے گروہ کہ نان شبینہ کے محتاج ہین دن بہر غم اور غصے سے بہرے بیٹھتے ہین مجو بادشاہ ایسے آفت زدہ لوگون سے خراج گران وصول کیا جاے وہ اپنی عظمت اور شان کو کیونکر قائم رکہہ سکتا ہے''۔

بلا شبہہ جزیے کی واجبیت یا غیر واجبیت سے اس موقعہ پر بحث کرنا نامناسب ہے کیونکہ وہ ایک مذہبی مسئلہ ہے لیکن مین یہہ دریافت کیا چاہتا ہون کہ جب بادشاہ اسلامی اصول کے خلاف عشر سے بہت زیادہ وصول کرتا تہا تو ایسی حالت مین اوسکے یکجا جزیہ ٹکس کے اضافے کا منصب کیا تہا؟

جو محصولات ہمارے کاری مختلف پیشہ ورون پر بشتر کا ومنفرداً ہندوستان مین لگائے جاتے ہین ہم ذیل مین ایک لب لباب اوسکا ناظرین کے روبرو پیش کرتے ہین اور دو نقشے کل آمدنی اور خرچ ہندوستان کے شامل کئے دیتے ہین جس سے اصلی حالت ان محصولات کی ظاہر ہو جاے اور محض بونسون بالغیب پر شکایت اور شکر گذاری کی بنیاد نہ رہے۔

نام اشخاص	تعداد ٹکس سالانہ
اشخاص متعلق اراضی بابتہ کل محصولات	[illegible]
الضاً - بلا شمول مالگذاری	۱۶ار
کاریگران	عہ
پیشہ وران	عہ۱۰
محل بلا تفریق پیشہ بلحاظ کل آبادی	عما

کل آمدنی گورنمنٹ ہندوستان بابت سال ۱۸۷۸ء لغایت مارچ ۱۸۷۹ء	
مالگذاری	۲۰۰۲۶۰۳۰
خراج وغیرہ	۶۶۵۱۲۰۰
جنگل	۶۲۳۱۰۲۰
مسکرات	۲۴۵۷۰۶۵۰
محصولات متفرقہ	۸۶۱۱۰۰
محصولات صوبہ جات	۲۳۰۵۰۴۰
چونگی	۲۶۲۳۳۶۶۰
نمک	۶۴۵۰۰۸۳۰
افیون	۹۱۰۳۷۲۳۰
اسٹامپ	۲۹۹۳۴۸۳۰
ٹکسال	۴۴۳۸۵۹۰
ڈاکخانہ	۸۴۷۶۹۲۰
تار برقی	۳۵۸۴۳۰۰
آمدنی جرمانہ وغیرہ	۸۱۳۲۲۱۰
عمارات عامہ (معمولی)	۳۷۱۵۲۹۰
آبپاشی	۶۹۵۱۳۰
ریلوے سرکاری	۵۴۸۵۳۸۰
ریلوے کمپنی (منافع)	۱۱۳۶۲۳۵۰
متفرقات	۳۵۵۵۵۵۳۰
میزان	
کمی آمدنی بمقابلہ خرچ	۱۰۳۹۹۸۸
	۳۵۴۳۰۸۷

اخراجات گورنمنٹ ہندوستان ابتدا اپریل ۱۸۷۸ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۸۷۹ء	
خرچہ تحصیل وصول متعلقہ اراضی	۲۶۳۱۳۳۰۶۰
خرچہ تحصیل وصول متعلقہ نمک	۶۰۶۸۵۸۰
خرچہ تحصیل وصول متعلقہ افیون	۲۰۱۱۲۶۹
خرچہ تحصیل وصول متعلقہ متفرقات	۲۳۳۰۹۰۳۰
وظائف بموجب معاہدات	۱۶۴۲۰۹۳۰
سود قرضہ	۵۰۴۹۳۱۸۰
اخراجات متعلق انتظام ملک	۱۸۰۵۳۶۸۰
اخراجات متعلق عدالت	۳۰۱۹۶۰۳۰
اخراجات کچہری	۵۴۴۳۰۲۰
اخراجات متعلق گرجا	۱۵۱۱۳۶۰
اخراجات متعلق شفاخانہ	۶۱۱۸۱۹۰
اخراجات پولیٹکل ایجنسی	۲۲۶۹۹۵۰
اخراجات پولیس	۲۱۵۸۳۴۷۰
اخراجات تعلیم	۷۴۳۸۰۲۰۰
سائر خرچ فارغ خطابہ	۲۳۵۶۷۴۰
نقصان تبادلہ زر	۱۹۵۳۳۷۷۰
اخراجات فوج	۱۶۶۳۹۷۶۱
امداد قحط	۵۴۳۸۵۷۷۵۰
اخراجات منجانب گورنمنٹ سیکرٹری	۳۳۸۰۳۳۰
تعمیرات عامہ (معمولی)	۳۶۴۶۳۷۴۰
تعمیرات متفرقہ	۶۹۱۲۰۱۰
ایضاً سود و اصل زر منافع	۹۵۰۴۹۵۵
متفرقات	۲۶۱۹۸۷۳۰
میزان	۶۲۵۱۲۳۸۸۰

۱۸۷۷ء کے بعد سے محاصل ہندوستان سے اب تک بہت زیادہ ترقی کی ہے یعنے غالباً ۸ کروڑ کے قریب ہے لیکن اوسکے ساتھ خرچ بھی سال بسال بڑھتا گیا ہے اور نسبت کمی آمدنی کی ہنوز وہی باقی ہے۔

لیکن کسی گورنمنٹ کے محصولات پر اعتراض کرنا اس امر پر موقوف ہے کہ اون محصولات کی ضرورت اور زیادہ تر اونکے مصرف پر لحاظ کیا جاے - پس ہم پوری قوت کے ساتھہ کہہ سکتے ہین کہ ایشیا کی کوئی گورنمنٹ ان امور مین انگریزی گورنمنٹ کا مقابلہ نہین کرسکتی - سلاطین دہلی کے وقت مین ہندوون کے مذہبی میلان پر - درختون پر - کسانون کے گھرون اور جانورون پر - عقد نکاح پر شاہی ٹکس مقرر تھے - ان ٹکسون کا شمار اکثر چالیس کے قریب تھا اور کل روپیہ ٹکسون کا بحیثیت واجب داخل خزانہ ہوتا تھا - متعدد ٹکس ایسے تھے اور اب بھی اسلامی اور ہندو ریاستون مین مروج ہین جو مختلف فرقون سے وصول کیے جاتے ہین اور صرف ایک فرقہ مخصوص کے فائدے مین خرچ ہوتے ہین - ہندوستانی ریاستون مین بہت سے بے بنیاد ٹکس اس وقت تک ایسے چلے آتے ہین جنکو سنکر ایک غیر کو یقین ناممکن ہے کہ مرقومہ حیرت نہو جاوے - مثلاً ایک ہندوستانی ریاست مین عجیب وغریب محصولات کا ایسا شوق ہے کہ پیشہ ور عورتون مین غسالون پر ٹکس لگایا گیا ہے - اسی ریاست مین کشتی کی درستی پر مالک کشتی سے درستی کا پلیتین ایک ٹکس وصول کیا جاتا ہے - اسیطرح کشتی پل کے نیچے جاتی ہے اور کشتی بان اوس پل سے کوئی فائدہ نہین اوٹھاتا لیکن پل کے قریب پہونچکر اوس سے ٹکس لے لیا جاتا ہے - چنگی کے وصول مین وہ تشدد ہے کہ اکثر پہلے مالسون کی تلاشی ہوتی ہے اور مین نے خود اپنی آنکہ سے دیکھا ہے کہ مستعمل پارچہ جات تن پوشی پر - اون چھوٹے چھوٹے ٹکڑون پر جو گرسنت عورتون کی بقچیون سے نکالے گئے ہین ٹکس لگایا گیا ہے - اسی چنگی کی بابتہ ابھی چند روز ہوئے ایک اعلے تر ریاست ہندوستانی مین ہندوستانی اخبارون نے عجیب وغریب شور وغل مچایا تھا اور ریاست نیپال مین تو جو کچھہ کارروائی کل محصولات اور علے الخصوص محصول چنگی کی نسبت ہو رہی ہے وہ قابل دید ہے اور اوسپر کچھہ مثل صادق ہے - دمڑی کی بلبل ٹکا ہشکائی - ایک ریاست مین تعمیر مکان کا ٹکس مقرر ہے اور وہ مکان کی منزلون پر لگایا جاتا ہے - اکثر ہندوستانی ریاستون مین رئیس کی خاندانی شادی اور غمی اور اونکے مذہبی تہوارون کے ٹکس معین ہین لیکن بعض ریاستون مین اس سے زیادہ اندھیر ہے کہ سگہہ بھلائی نے پرنس آف ویلز اور گورنر جنرل کی دعوت کی گئی ہے اور مصارف دعوت غریب رعایا سے وصول کرائے گئے ہین - یہہ باقاعدہ اور ضروری ٹکس ہین جو ایشیا مین بالعموم رعایا سے وصول کیے جاتے ہین اور اونکا مصرف

اونکی ذات سے زیادہ خوبصورت ہے یعنی کوئی جزوی حصہ تو رعایا کی بعض لابدی ضرورتون مین خرچ کیا جاتا ہے اور باقی رئیس کی ذاتی جایداد قرار پاتا ہے اور اوسکے محض خانگی مصارف تعیش و تقریبات مین صرف ہوتا ہے جو فی الواقع تعصب و خیانت سے زیادہ بدتر ہے۔ لیکن برخلاف اسکے انگریزی گورنمنٹ سوا اوس روپئے کے جو قومی حیثیت سے چند ہزار انگریز ملازمون کی تنخواہ مین اور اونکے ثلث یوروپین فوج مین خرچ ہوتا ہے ملک کا روپیہ ملک کی حفاظت آرام اور ترقی مین صرف کرتی ہے۔ پھر رعایا کی جہالت اور بے پروائی سے گورنمنٹ آف انڈیا کا فرض تنہا یہہ نہین ہے کہ وہ محصولات کا روپیہ وصول کرکے حفاظت جان و مال مین خرچ کرے بلکہ اوسکے طرز حکومت کی بنیاد اس راے پر ہے کہ گویا پدرانہ اختیارات مطلق سے کل ملک اوسکے اختیار مین ہے اور اوسکا فرض یہہ ہے کہ ایک متمول اور روشن ضمیر مالک و تجی کے مثل مختلف خدمات کو انجام دے ۔ "انگریزی گورنمنٹ اپنا لگان وصول کرتی ہے وہ اپنی تحصیل دے سہولت آبپاشی ۔ وسائل آمدورفت ۔ تعمیرات عامہ ۔ مدارس اور اسپتال وغیرہ مہیا کرتی ہے اور اوسکو مالک ریلوے اور دستکار بھی بننا ہوتا ہے" قحط کے واسطے بلاشبہ ایک جدید ٹکس لارڈ لٹن نے عائد کیا تھا لیکن ۱۸۷۶ اور ۱۸۷۷ کے قحطون مین پندرہ کرور روپیہ خرچ ہوگیا۔ اسیطرح ریلوے کی تعمیر اور آبپاشی کی بابتہ دس سال کی مدت مین ۲۹ کرور روپیہ صرف ہوا تعلیم رعایا کے مصارف مین جو بلند نامی گورنمنٹ انگریزی نے حاصل کی ہے وہ ہندوستان مین کسی گورنمنٹ کو نصیب نہین ہوئی ۱۸۷۸ مین کل مدارس ہند کی تعداد** ۶۶۲۰۴ تھی جنمین ۱۸۱۶۹۲۴۲ طلبا پڑہتے تھے۔ بہرحال علاوہ مصارف فوج و پولیس وغیرہ کے بکثرت روپیہ چھوٹے چھوٹے عام اور مقامی معمولی وغیرہ معمولی فوائد رعایا مین ہر سال خرچ ہو جاتا ہے۔

بلاشبہ انگریزی گورنمنٹ جو باوجود اختیارات مطلق کے اپنے قومی اصول سے اپنے آپ کو رعایا کا جواب دہ اور ذمہ دار سمجھتی ہے یہہ کبھی نہین کر سکتی کہ ایشائی خیالات کے مطابق وہ روپیہ جو رعایا سے ٹکس مین وصول کیا جاتا ہے بلاوجہ معقول خلعت و انعام اور جاگیر

امپیریل گزیٹیر ۔ ** خود روس مین جو ایک یورپین ملک ہے کل تعداد اسکولون کی ۱۹۶۵۸ ہے جنمین فقط ۷۶۱۱۲۹ طلبا پاتے ہین۔

منصب کی جھوٹی شیخی اور جھوٹی فیاضی مین صرف کرے لیکن وہ کروڑہا روپیہ رعایا کی باقاعدہ فایدہ رسانی
اور مدد دہی مین صرف کرتی ہے جو آیندہ کے لئے اوسکی بے انتہا رفاہ و فلاح کا سبب ہو سکتا ہے۔
میرا مطلب یہہ نہین ہے کہ انگریزی گورنمنٹ کے کل محصولات مداخل و مخارج کے لحاظ سے
ایسے ضروری اور معتدل ہین کہ اونمین اعتراض کی گنجایش نہین۔ بلاشبہ غور اور تحقیق کی حالت
مین ایسے نقص بھی نکلین گے کہ بعض قوم زکو مجموعی تعداد محصولات کی بنظاہر زاید ہو نخلاف مناسب
اور بعض حالتون مین رعایا پر زیادہ سخت ہون یا مثلاً صیغہ تعمیرات فوج مین بعض مصارف ترمیم طلب
قرار پائین۔ ابھی ۱۸۸۱ کی کمیشن قحط نے نمک کے محصول اور اوسکے آزاردہ نتیجے پر بحث کی تھی
اور گورنمنٹ لارڈ رپن کو پوری توجہ صرف کرنا پڑی۔ پس اسیطرح عام راے کی قوت سے جب رعایا
شاہی خزانے کو بیت المال یا خزانہ عوام سمجھنے لگے گی اور وہ بادشاہ کی فضولخرچی کی اوس سے
بیپاس بچھانیکی امید وار نہ رہیگی تو معتدل نکتہ چینی سے یہہ نقصانات رفتہ رفتہ دفع ہو جائینگے
لیکن میرا مطلب یہہ ضرور ہے کہ جس بیپروائی اور اندھا دھند سے بالعموم انگریزی گورنمنٹ کے
محصولات پر بحث کیجاتی ہے اور جو اعتقاد اونکی عام خودغرضی کا قایم کرلیا گیا ہے وہ زیادہ تر اہل ہند
کی ناواقفیت کا سبب ہے۔

۴۔ عام قوانین انگریزی پر تفصیلوار بحث کرنے کی نہ فرصت ہے نہ ضرورت کیونکہ جسطرح
کوئی شخص یہہ نہین کہہ سکتا کہ انگریزی گورنمنٹ کا قانون خداوندی قانون ہے جو اعتقاداً تمام
نقصانات سے مبرا ہے۔ اوسیطرح کوئی شخص اس سمجھنے کی بھی جرأت نہین رکھتا کہ ایک دانشمند
عالم اور تجربہ کار قوم کا تمام مجموعہ قوانین ناقص ہے علی الخصوص جبکہ وہ قوانین قبل نفاذ مشتہر
مشتہر ہوتے ہون اور واجبی نکتہ چینیون پر ایک جماعت قانونی کچھ غور بھی کرتی ہو اور بعد نفاذ بھی
ایک سلسلہ ترمیم و تنسیخ کا جاری رہتا ہو۔ پس ایسی حالت مین یہہ سمجھنا اور بھی لغو ہوگا کہ جو قوانین
ایسے عظیم اہتمام سے بنوائے جاتے ہین اور جنکی تیاری مین ایک معقول رقم سالانہ ملک کی
آمدنی سے خرچ ہوتی ہے اونکے وجود کا مقصود دنیا مین صرف اسقدر ہے کہ برخلاف انصاف
اور احقاق حق کے رعایا پامال کیجاے اور نیز اسلئے کہ اسٹامپ کی آمدنی بڑہا کر مصارف عدالت
مین وہ کل آمدنی خرچ کرڈالی جاے۔ تاہم انگریزی قوانین مین بعض قدرتی نقصانات ایسے

بھی ہین جو بلا غور اونکے برا سمجھنے کو کافی ہین - مثلاً وہ ایک بیگانہ قوم کا خانہ ساز قانون ہو اور لامحالہ بعض
مقامات پر ہندوؤن اور مسلمانون کے مذہبی اصول مسلمہ سے مختلف ہے - لیکن اس موقع پر معترض
کو زیادہ تر اعتراض قانون پر نہین ہے بلکہ اوسکے نتیجے پر - اونکو اسکی فرصت اسکا دماغ کہان ہے
کہ وہ قدیم اور موجودہ مختلف قومون کے قوانین کو دیکھین - اپنے ملک کے مسودات قانون پر باقاعدہ
نکتہ چینی کے لئے غور کرین اور اپنی ذاتی واقفکاری سے اونکو اپنی حالت کے مناسب بنانے
مین کوشش فرمائین - اونکا محض اعتراض یہہ ہے کہ انگریزی عدالتون مین بڑا اندھیر ہے اہل معاملہ
لٹتے ہین اور تباہ ہوتے ہین - پس مجھے اس اعتقادی فیصلے کی موجودہ حالت سے اتفاق نہین ہو سکتا
بلاشبہہ انگریزی قوانین مین بسبب سے نقصانات کا موجود ہونا ممکن ہے اور بعض حالتون
مین وہ ضرر رسان بھی ضرور ہوتے ہین - اور بلاشبہہ لیجسلیٹیو کونسل (جلسہ واضع آئین و قوانین)
کا موجودہ انتظام جسمین ہندوستانی آواز نہایت پست ہے کسی طرح اطمینان کے قابل نہین لیکن
یہہ سمجھنا بڑی غلطی ہے کہ مقدمات مین تباہی کا اصلی سبب صرف انگریزی قوانین ہین - میری راے
مین بعض موقعون پر ہم اتفاق اور غلطی سے یہہ نقصانات اوٹھاتے ہین اور اکثر اپنی ذاتی
بداخلاقی سے -

ہم تسلیم کرتے ہین کہ انگریزی عدالتون کی کارروائی نہایت طویل ہے اور اخراجات از حد
کبھی کبھی عجیب و غریب نتیجے پیدا ہوتے ہین لیکن شائستہ انسانون مین کون شخص ایسا ہے جو
آزادی راے کا مخالف ہو - بلاشبہہ قسمت نے ہمکو ایسی قوم کا محکوم بنایا جو تمول اور تہذیب
مین ہمسے اسقدر بلند ہے کہ اوسکے قانونی و انتظامی وسائل کار ہمارے ملک کی سیدھی
اور سادگی حالتون سے کسی طرح میل نہین کہاتے لیکن آخر اس مرض کا علاج کیا ہے ؟ یہہ ناممکن
ہے کہ کوئی قوم عالم اور شائستہ ہو اور نظر کی دقت و وسعت اوسکو حاصل نہو اور جب چند دقیق
اور وسیع نظر والے جنکا مذاق و دماغ ہی کچھہ مختلف ہو اوسی ایک مسئلہ پر غور کرینگے تو لامحالہ عجیب و غریب آئین پیدا ہونگے
ہندوؤنکی شائستگی کے زمانے مین اگر اوس وقت کی آزادی راے کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے
تو فلسفہ ایسا [illegible] اور معتقدات کی مختلف [illegible] شاستر کے [illegible]
کسقدر [illegible] مسلمان جو اپنی [illegible] آزادی راے کے بادشاہ تھے

اونکا قانون مذہبی تمام دنیا کی قومون سے زیادہ وسیع ہے - اسلام مین بہت سے مذہب ہین اور ہر مذہب
مین علاوہ مذہبی کی متعدد شاخین ہین اور اس مسئلے مین تو اونکا مذہبی تمغا یہہ ہے "اختلاف العلماء رحمۃ"
پھر یہہ اختلافات اون قوانین کے مسائل سے متعلق ہین جنکے بہت سے اصول صریح و صاف ہین اور
وہ مذہبی اعتقاد کے شکنجے مین ایسے جکڑے ہوئے ہین کہ اونکی نسبت اختلاف کا تصور بھی ممنوع ہے -

اسیطرح ایک قوم پر دوسری قوم کے تسلط اور فاتح و مفتوح کی انتظامی اور اخلاقی حالتون کے
اختلاف سے ایک تہلکۂ عظیم کا برپا ہونا انسان کا خاصۂ طبعی ہے - لیکن اگر فاتح قوم کے جدید اصول
انتظامی صحیح اور عقلی ہین تو چند روز کے توقف مین مفتوحہ قوم کا اوسی ڈہرے پر آرہنا اور اون اصول
کی برکتون سے فائدہ اوٹھانا بھی ضروری ہے گو کسیقدر نقصان کے ساتھ ہو - مثلاً آج کل کی تمام شائستہ
دنیا مین کاشتکارون کے ایک مفتوحہ فرقے کو جو سیکڑون برس سے صاحبان آراضی کی غلامی مین
زندگی بسر کر رہا تھا آزادی دیدیگئی - یا ایسے ملک مین جہان غریب آزاری عام تھی اور ہر زبردست
اپنے گھر مین کوس لمن الملکی بجا رہا تھا - عدالت کا دروازہ ہر شخص کے منھہ پر کھول دیا گیا اور قانون
نے جماعت تمدنی (سوسیٹی) کے وہ بند جو فریاد بیجا کے مزاحم تھے اوٹھا لئے پس ایسی حالتون مین ابتداءً
باہمی نزاعات کا طوفان ممکن نہین کہ نہایت جوش و خروش اور بے تمیزی کے ساتھ برپا نہو اور
فریقین کو اوس قدرتی نقصان سے محفوظ رکھنے کی کوئی فکر کیجا سکے - گو فی الحقیقت یہہ دونون اصول
عقلی اور انصافی ہین جو سطرح فلسفے کی کامل تحقیقات نے ان اصول کو مفید ثابت کیا ہے تجربے
نے بھی یہہ متواتر ثابت ہو چکے ہین - ایسی حالتون مین گورنمنٹ کبھی ان اصول سے محض اس بنا پر
دست برداری نہین کر سکتی کہ وہ چند روزہ مضر ہین - کیونکہ یہہ کرنا اس کرنے کے برابر ہے کہ حالت
موجودہ کے ترقی دینے کا کبھی خیال نہ کیا جاوے اور چند روزہ نقصان کے لئے دائمی تنزل گوارا کر لیا
جاوے - پس گورنمنٹ اس معاملے مین جو کچھہ کر سکتی ہے وہ صرف یہہ ہے کہ وہ قوم کو ترقی یافتہ اصول
کیجانب بڑہانے کی رفتہ رفتہ کوشش کرے -

علاوہ برین جبکہ باہمی جنگ و جدل اور عدالتہاے فوجداری نزاعات کی کثرت سے ہم جنگجو قومونکی بد اخلاقی
کا اندازہ کرنیکے عادی ہین تو کوئی وجہ نہین ہے کہ وہی اصول ہم اپنی دوسری قسم کے نزاعات سے متعلق
نہ کرین - اس موقعے پر مین ایک چہوٹی سی مثال پیش کرتا ہون - سنہ [illegible] سے [illegible] مین جب دیوانی

اودھ کے ایک مختصر سے قصبے مین ایک حاکم مال تحقیقات کے واسطے آیا جو دوسرے مقامات مین وہی کارروائی کرچکا تھا اور اوسنے دیکھا کہ بندوبست کے بعد سے اس وقت تک بہت سے انتقالات بیع ورہن اور میراث کے ہوچکے ہین اور انمین بکثرت انتقالات نا باقی ہین لیکن اکثر حصہ دارونکی غیر موجودگی مین حقوق واجبی کا ہر حصہ دار نے از خود اقرار کیا ہے تو وہ حیرت مین رہگیا - لیکن مین اپنے اہل وطن کی نسبت فخریہ یہی کہونگا کہ یہ صرف اونکی اخلاقی کرامات کا نتیجہ تھا — بلا شبہہ دیگر قصبات اودھ کے لحاظ سے اون لوگون مین جماعت تمدنی کا دباؤ ایسا ہے کہ لوگونکو بے ایمانی کی جرأت نہین ہوتی اور اگر کوئی نزاع اتفاقاً پیش بھی آئی تو اکثر فریقین باہمی فیصلے پر راضی ہوجاتے ہین - پس انگریزی قانون نے ہمکو عدالت جانے پر مجبور نہین کیا بلکہ اونہین جذبات نے جو کبھی ضعف سلطنت سے باہمی خانہ جنگیون مین نکلتے تھے انگریزی عدالتون مین مہذب ہوکر دعوے اور دلیل کی صورت اختیار کی ہے -

بہرحال قانون گو کیسے ہی عقلی اور انصافی اصول کے مطابق بنے ہون لیکن اگر ہماری تمام جماعت تمدنی کی ترقی اون خیالات کے مناسب نہین ہے تو جو دقتین ہر وقت اون قوانین کے عملدرآمد مین درپیش ہین وہی نتائج مطلوبہ کے پیدا ہونے مین - فرض کیجئے کہ ایک افسر پولیس یا جماعت تمدنی کا کوئی ممبر مجرم واقعی کی گرفتاری مین جو اونکا فرض ہے بپابندی سے اپنے فرض کو بیرحمی یا فضولی خیال کرتا ہے یا کسی مجرم اقبالی کو اوسکے ظلم کی نسبت مشتاق ہو اور نہ ایسے فعل سے جماعت تمدنی کے تحقیر آمیز سلوک یا زجر و توبیخ کا اوسکو اندیشہ ہو - ایسی بعض حالات کو کوئی ہو - اور مجسٹریٹ کی ہمدردی بھی ہو تو قانون کسقدر بے اثر ہوتا ہے -

ہندوستان مین جہانتک آبادی ہے بہت ہی کم آدمی ایسے ہین جو جماعت تمدنی کے فرائض صحیح طور پر سمجھتے ہون اور جو عدالت مین ادا سے شہادت کی غرض سے حاضر ہوتے ہون اور اونکا خیال یہ ہوتا کہ بیگار مین پکڑے گئے -

قانون ہماری بداخلاقی کو معدوم نہین کرسکتا وہ فقط اوسکو باقاعدہ بنا سکتا ہے - مجرم سمجھ لیجئے - لوگ اراد سے پر قدرت کا اوسکو اختیار نہین وہ صرف اپنے حدود ظاہر سے مجرم کو علیحدہ رکھنے کا ذمہ دار ہے - وہ انسان کو منافق بنا دیتا ہے لیکن اوسکی طبیعت

تبدیل نہین کرسکتا۔

۷ انگریزی قانون اور انگریزی عدالتون [illegible] سے جو لوگ زیر باری کے شاکی ہین وہ [illegible] سے پوچھتے ہین کہ وہ خرچ عدالت سے [illegible] وکیلون کی نذر کرتے ہین اور بعض حالتون مین اکثر روپیہ کچہری کے عملہ اور سررشتہ دار و ناظر کی دعوت اور خود اپنے گواہون کی رشوت اور جعلی دستاویزون کی طیاری مین خرچ ہوجاتا ہے۔ [illegible] سے جو حالات مختلف ہین اور تماشا [illegible] کے خود انگریز بیرسٹر ہندوستان مین کرتے ہین وہ ولایت کے رسم و رواج کے لحاظ سے سخت ملامت کے قابل ہین اور ہندوستانی وکیلون کی خفیہ معاملت اوس سے زیادہ نفرت انگیز ہے۔

[illegible] یہ بالکل [illegible] انگریزی قانون و انگریزی اصول حکومت مین [illegible] انگریزی قانون [illegible] حکومت کی تبدیلی سے مفتوحہ قوم کو [illegible] طور پر پہنچے ہین [illegible] کے صحیح طور پر سمجھتے ہین ہماری [illegible] اسلئے ہم خود [illegible]

تجارت پیشہ لوگ باوجود [illegible] انگریزی [illegible] مین نہایت خوشحال اور فارغ البال ہین [illegible] شاکی نہین لیکن بدقسمتی سے ہندوستان کی آبادی کے لحاظ سے [illegible] ہم اس پیشے کیجانب متوجہ نظر آتے ہین۔ کاریگرون اور دستکارون کی حالت ہندوستان مین [illegible] کی باقی نہین رہی اور اونکی اجرت روز بروز ترقی پر ہے۔ مزدوری پیشہ آدمیون کی خوشحالی [illegible] ہوسکتا ہے کہ اگر ہمکو ایک دایہ۔ ایک ماما۔ ایک خدمتگار کی تلاش ہو تو [illegible] معمولی اجرت سے کچھ زیادہ پر بھی دشوار ہے۔ یہان اونے درجے کے پیشہ ور [illegible] ایک فرقہ دستکارون کا البتہ بدحال ہے لیکن قطع نظر بعض دیگر وجوہ کے اونکی تباہی [illegible] وجہ ہے کہ جب یورپین صناعی نے ہندوستانی صنعتون کو بیقدر کردیا تو بکثرت [illegible] ایک پیشے کیجانب متوجہ ہوگئی آخری مردم شماری سے [illegible] ہے جو کچھ نہ کچھ تعلق [illegible] دستکاری [illegible] آدمیون کی ضروریات

زندگی کا بار زمین اوٹھا سکے۔

ہندوستان کی قومی ترقی نے اول تو ہمکو اسکا عادی کر رکھا ہے کہ ابتک بخت مجبوری کے پیش بینی اور مآل اندیشی سے اپنے آبائی پیشہ کو ترک نہین کرتے۔ دوسرے ہمارے جہالت نے تنگئی کے مذاق۔ ضرورت۔ سبب اور نتیجہ پر ہماری نظر نہین رہتی۔ مثلاً ہمارے ملک کی اتنی بڑی کپڑے کی تجارت کو مینچسٹر اور لورپول کی صناعی نے مٹا دیا اور وہ قوم جو ایک صدی قبل ہماری دست نگر تھی اب ہماری کل ضروریات کی کفیل ہے لیکن ہمارے ملک کے جاہل جولاہون کو ابھی اسکا حس بھی نہین ہوا۔ یا مثلاً یہ کہ ہندوستان کے تمام شرفا پیشہ وکالت کو ایک [illegible] ذریعہ معاش سمجھتے ہین اور ہر سال کئی ہزار نوجوان امتحان مین پاس ہوتے ہین لیکن ایک نفر بھی اسکا [illegible] کی ضرورت پر لحاظ نہین کرتا اسکا نتیجہ لازمی یہہ ہے کہ ایک وقت مین عنقریب یہہ کل لوگ اپنی جہالت کا نتیجہ پا جاتے۔

بلاشبہہ بعض ہندوستانی ریاستون کی رعایا بعض مقبوضات انگریزی کی رعایا سے کسیقدر خوشحال ہے لیکن اوسکی وجہہ بہت صاف ہے۔ روز کے انقلابات سلطنت سے جو نقصانات ہندوستان کو پہونچے اونکا نشانہ وہی ممالک زیادہ رہے جو خاص شہنشاہ ہند کی ملکیت تھے۔ پس جو حالت افلاس کی انگریزی مقبوضات مین اس وقت موجود ہے وہ فی الحقیقت مختلف انقلابات کا نتیجہ ہے۔

غرضکہ یہہ وہ [illegible] کی محل شکایتین تھین لیکن اسی گروہ مین بعض لوگ ایسے بھی ہین جنکی ناخوشی حد بغاوت کے قریب پہونچ گئی ہے اور انہین اون کے مزید اگر [illegible] تین قسم لوگ ہین ۱ وہ لوگ جنکی جایدادین یا ملازمتین [illegible] سے ضبط ہو گئین یا عدالت انگریزی نے اونکے [illegible] مقدمات [illegible] ہین اور اب انکے جایدادون کی واپسی کی کوئی صورت سوا انقلاب حکومت کے نظر نہین آتی۔ ۲ وہ لوگ جو ایسی زبردست حکومت مین اپنی کینہ ور اور [illegible] آزار عادتون کی تسکین نہین کرسکتے۔ ۳ وہ لوگ جو بیکار ہین اور اپنے خیالات کے موافق گورنمنٹ کو اپنی ذاتی کاہلی اور حماقتون کا ذمہ دار سمجھتے ہین۔ ۴ وہ لوگ جنکے علاوہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین شامل ہوئے اور جنکے قریبی اعزا نے بغاوت مین سزائین بھگتین ۵ اور سب سے آخر مین وہ بدمعاش ہین جو انقلاب حکومت سے لوٹ مار کے منتظر ہین۔ یہی حضرات ہین جو [illegible] قدم کے متمنی ہین۔

لیکن اس روسی پیش قدم کے انتظار اور روسی گورنمنٹ کیجانب رغبت کی وجہہ یہہ نہین ہے کہ وہ روسی گورنمنٹ کی عمدگی کا کوئی تجربہ رکھتے ہین بلکہ وہ انگریزی گورنمنٹ اور بعض حالتون مین وہ مطلقاً گورنمنٹ سے ناخوش ہین - وہ فی الحقیقت روسی گورنمنٹ کیجانب راغب نہین ہین بلکہ وہ انگریزی گورنمنٹ سے ناخوش ہین - وہ تبدیل حکومت کے خواہشمند ہین گو کسی نقصان کے ساتھہ ہو -

پس ایسی حالتون مین سطالیشیا مین روسیون کی عجب انگیز پیش قدمی سے ایک تعلیم یافتہ اور دور اندیش ہندوستانی کی [illegible] کا اندازہ وہی شخص خوب کرسکتا ہے جسکے ہمسائے مین کبھی آگ لگی ہو - اون گھرون مین [illegible] ہوئے ہون بال بچون کی بے بسی اور بیقراری - مال و اسباب کا [illegible] خوفناک شعلون مین آنکھہ کے سامنے جلکر فنا ہونا - آگ کے فرو کرنے مین تشنگان خانہ کی ہزارہا [illegible] والون کا ہجوم اور اوس ہجوم مین [illegible] غدر بڑے عیون کی لوٹ کھسوٹ اوس نے اپنی آنکھہ سے دیکھی ہو اور پھر اوس دریائے آتش کا لہرا لہرا کر آگے بڑھنا اور ہمسایہ تماشائی کا اپنی حفاظت کی فکر مین آپ گھبرانا اسکو یاد ہو -

تبدیل حکومت کا خیال ہی ہم لوگون کا ایک قدیم اور بے پروا خیال تھا جو دنیا کی دوسری قومون کی نظر مین ایک ہمارا خاصہ طبعی سمجھا جاتا ہے اور ہماری کمال بے اعتباری کا سبب ہے ہندوستان کی پچھلی تاریخ مین بکثرت نظیرین باہمی خانہ جنگیون کی ملین گی لیکن ذاتی اغراض سے [illegible] ایک نظیر بھی اندرونی جنگ و جدل کی ایسی نہ ملیگی جس سے ثابت ہوتا ہو کہ فرقہ محکوم نے بالاتفاق اپنے قومی حقوق جائز کی بنا پر جابر حکام وقت کی مخالفت کی ہو - ہماری پست ہمتی ہمیشہ اسی کی مقتضی تھی کہ گو ظالمانہ حکومت کا جوا ہماری گردن سے نہ اوترے لیکن حکومت تبدیل ہو جاے [illegible] زبردست حاکم غیب سے ایسا پیدا ہو جو موجودہ حکومت سے زیادہ [illegible]

[illegible] شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

ہماری تہذیب [illegible] اخلاقی حالتون نے متواتر انقلابات حکومت سے عجیب و غریب نقصان اوٹھائے - ہر فاتح قوم نے قطع نظر لوٹ کھسوٹ کے اپنی زبان - اپنا فلسفہ - یہان تک کہ اپنا مذہب ہم پر [illegible] مین [illegible] - ہمارے قدیم علوم - ہماری صنعت و حرفت مٹ گئی اور ہر انقلاب مین اصول حکومت اسقدر بدلے کہ کروڑون آدمیون کا اون سے واقف ہو کر اون جدید اصول کے

موافق ترقی کرے گا اور ایک کل اجنبی رستے پر قدم [illegible] ہونے کا نام ہو گیا - فلسفہ سیاست تمدن مین
ہم اعلے درجہ کی ہماری ترقی تھی اور اسی [illegible] ہم ہمیشہ مبتلا رہے - د
[illegible] وزہرہ کے اصول سعایت و
[illegible] خراب کیا [illegible] خوشامد اطاعت اور زیر دستون
پر سختی [illegible] ہو گیا اور ہمارے بچے اور عورتین بھی اسی مضر آب و ہوا مین
پرورش پانے لگین [illegible] کی خفیہ شکایتین اور اون
[illegible] اصلاح حال کی کوشش یا امید
کے بغیر ایسی مصیبت بھری [illegible] زندگی [illegible] شرافت کا تمغا ہو گیا بچون کی ابتدائی
تربیت جو فی الحقیقت اونکی سوانح عمری کا دیباچہ [illegible] عورتون کے ہاتھون خراب ہوئی
یہ مشہور ہے کہ ہندوستان کی بہو بیٹیان [illegible] سسرال کے گوشے سے اور
جنکا شغل عمر [illegible] علم [illegible] آمیز گیتون پر منحصر رہا وہ بلاشبہ
اپنے وقت مین ایک [illegible] زیادہ نہین ہو سکتی اور جب انہین بہو بیٹیون کے
مجموعے کا نام خاندان اور [illegible] کا نام قوم ہے تو جس مجموعے کے افراد
ناقص [illegible] وہ مجموعہ [illegible] ناقص رہتا ہے - بلاشبہ ہمارا گھر خود ایک چھوٹی سی سلطنت
ہے [illegible] رحم و انسانیت - ہمدردی و
مساوات کے اصول تعلیم کیے ہین [illegible] اب وہ اخلاقی کمزوری باقی نہین رہی کہ غلطی
یا زبردستی کو دیکھکر بغیر اصلاح کے [illegible] ہماری قوم جابرانہ حکومت سے آزاد ہوگی
قانون اور سلطنت صرف ہماری اخلاقی اور تمدنی حالتون کے نتائج ہین اور یہ ناممکن
ہے کہ ہماری حالت مستغنی ہو کر کام [illegible] سکین - اگر قانون یا اصول سلطنت ہماری اخلاقی
اور تمدنی حالتون کے لحاظ سے نرم ہین ضرور ہے کہ جرائم کی کثرت ہو اور جماعت تمدنی کے
انتظام مین خلل عظیم پڑے - اگر وہ زیادہ سخت ہین [illegible] ہماری اخلاقی اور تمدنی ترقی [illegible]
ہے تو وہ [illegible] قانون یا اصول [illegible] ایک قوم دوسری قوم پر [illegible]
نہین کر سکتی [illegible] میدان کا [illegible]

ہندی قوت سے حکومت کرنا مہنگا ناممکن ہے

۷. پس جو نقصانات انگریزی حکومت میں اب تک موجود ہیں وہ فی الحقیقت ہمارے ذاتی نقصانات کا نتیجہ ہیں اور انکی اصلاح ہماری ذاتی اصلاح پر منحصر ہے۔ بغیر اصلاح حکومت کے اصلاح حکومت کی امید محض بے سود ہے کیونکہ حکومت ایک قومی لباس ہے جسکے بدل جانے سے انسان کی ذات نہیں بدل سکتی۔ غلام اپنے صفات غلامی کے ساتھ جہان جائیگا غلام سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

ہمارا فرض ہے کہ دوسری قوموں سے بدظنی [illegible] اور قوم کے اون ذمہ دار رہنماؤں سے جو اپنا عزیز وقت تمدنی مباحثات میں صرف کر رہے ہیں بالالحاح درخواست کرین کہ آپ قوم کے علمی و اخلاقی ذرائع ترقی کے بہم پہونچانے اور صنعت و حرفت سے قوم کے تمول کا ذریعہ پیدا کرنے پر تاثیر زبان و قلم سے زیادہ کام لیں۔

گورنمنٹ پر واجب ہے کہ ہماری عقلی و اخلاقی ترقیوں کے لحاظ سے اصول حکومت کی ترمیم و اصلاح کرے اور جو مزاحمتیں ہماری قوم کی [illegible] میں پیش آتی ہیں وہ اوٹھا لے۔ اب تک جو حقیقی انگریزی حکومت سے اہل ہند نے حاصل کیں وہ علمی [illegible] خیالات سے زیادہ نہیں لیکن اون خیالات کے لئے وجود خارجی درکار ہے۔ [illegible] بہت کچھ کہا گیا لیکن ثابت ہے کہ بچہ بغیر [illegible] اپنے حقوق لئے بغیر چین نہیں لے سکتا۔

انگریزی اہل مطابع کو مناسب ہے کہ اپنی [illegible] زبانیں بند کریں اور ہندوستانی [illegible] اور اخبارونکو چاہیئے کہ سوالات کی ایسی نازک حالت میں قومی خیالات کی حفاظت کریں۔ [illegible] روکیں اور اونکو ایک مناسب سانچے میں ڈھالیں۔

بلاشبہہ ہم لوگ انکو انگریزوں [illegible] قومی [illegible] پیش ہے اور ہماری قومی حمیت اسکی مقتضی ہے کہ اوس معرکۂ عظیم میں فتح حاصل کرنے کے لئے طیاری کریں۔ قومی اتفاق دور اندیشی اور [illegible] جنگ میں [illegible] اور گو کسی نقصان کے ساتھ ہو اپنے مقصود جائز کے حاصل کئے بغیر آرام نہ کریں لیکن یہ جہاد قومی دنیا کی جنگجو قوموں کیطرح بدنی اور خونی جنگ نہیں ہوگی ہم اون کی علمی اور عقلی ترقیوں پر جہاد کرینگے۔ اونکی صنعت و حرفت کو بیقدر بنا دینگے اور اونکے قومی غرور کو توڑینگے اور اس معرکے میں ہندوستان ہندوستانیوں کے لئے ہمارا قومی رہبر ہوگا۔